فقیہ غلات

اثر
علی شرف الدین

دار الثقافۃ الاسلامیہ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

فقیہ غلات

گروہ مصنفین ومولفین

ردنقدات ناقدین

علی شرف الدین

الحمدالله رب العالمين و نصلی
و نسلم علی سیدنا و نبينا خاتم
النبيين و الذين تسابقوا فی دعوة و
هجرة و حروبه و سلمه فی
الشدائد و الضراء و علی الذين
حاموه و نصروه معه فی الشدائد و
الغزوات و السرايا

حسبنا القرآن العظیم

وَ إِنَّا أَوْ إِيَّا كُمْ لَعَلى

هُدىً أَوْ فى ضَلالٍ

مُبين

نقد خطراحیون پر قدحات

اِنَّہُ نِعُمَ الُمَوُلی وَ نِعُمَ النَّصیر

نام کتاب............... فقیہ غلات

مولف .... علی شرف الدین

گروہ مولفین و مصنفین

ناشر.................. دارالثقافۃ الاسلامیہ پاکستان

www.sibghatulislam.com

فقیہ غلات پاکستان آقای محمد حسین نجفی (دام بقاۂ)

علی شرف الدین کے عقائد و نظریات تالیفات پر نقدات

کتاب ھذا کے پہلے حصے میں علی شرف الدین کی شیعیت کے لئے تعلیم و تعلّم اور خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جبکہ حصّہ دوئم میں اِن کی زندگی کے اس حصّے کا ذکر ہے جس میں بقول محمد حسین نجفی انہوں نے مسلّماتِ شیعہ اثناء عشری سے روگردانی اختیار کر کے گمراہی اختیار کی۔ یہ وہ مرکزی نقطہ ہے جس کے ذریعے علامہ محمد حسین نجفی نے از تبئیں عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے اور اس سلسلے میں سب سے پہلے رائج عزاداری پر تنقید کو کو نشانہ بنایا ہے۔

اخراج از مذہب شیعہ اپنے زعم کی ایک سزا ہے مجرم کا مذہب سے اعلان برائت ہے ولی مجرم کو سزا دے سکتا ہے جس طرح اطاعت کا حق صرف مالک کو حاصل ہے۔ کوئی شخص کسی کام میں کوئی کوتاہی کرے اسے اسکی سزا بھگتنا پڑے گی۔ قبلہ محترم گرامی پر کتاب سعادت دارین میں حضرات حسنین کو نبی کریم پر برتری لکھنے پر تنقید کرنے کے جرم میں ڈیرہ اسماعیل خان سے عارف نامی شخص کا تحقیر و تذلیل نامہ موصول ہوا۔

میری اور میرے ادارے کی کتب کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

اس سلسلے میں پہلے مشہور کتب شیعہ جو اصلاح عزاداری کے سلسلے میں تھیں ان کا اردو میں ترجمہ کیا جیسے جناب علامہ نوری طبرسی کی 'لولو والمرجان' کا اردو میں ترجمہ ''آداب اہل منبر'' آیت اللہ یزدی ''حسین شناسی'' آقائے مطہری کی مجالس کا مجموعہ ''حماسی حسینی'' قیام امام حسین کا جغرافیائی

جائزہ'' تفسیر عاشورا'' جیسی کتب کے ترجمے شائع کئے۔

اس کے بعد اس نے بذات خود عزاداری کے خلاف کتابیں لکھنے کا فیصلہ کیا چنانچہ ''عزاداری کیوں'' ''انتخاب مصائب امام حسین'' ''افق گفتگو'' تفسیر عاشورا، قیام امام حسینؑ کا جغرافیائی جائزہ، تفسیر سیاسی قیام حسین اور درجنوں کتب لکھیں۔

اس کے بعد مسلمات شیعہ اثنا عشری کے خلاف کتب لکھنا شروع کیں چنانچہ اس نے ''عقائد و رسومات شیعہ'' شیعہ و اہل بیت'' و ''موضوعات متنوع'' لکھی۔ پھر ''باطنیہ و بناتہا'' لکھی۔ ان سب کتابوں کو لکھنے کے علاوہ قرآن فہمی کے سلسلے میں انہوں نے ''اٹھو قرآن کا دفاع کرو'' اور سب سے زیادہ متنازعہ کتب ''قرآن میں امام و امت'' جس میں خلفاء ثلاثہ کی وکالت کی ہے اور اس جیسی ۱۰ کے قریب کتابیں لکھیں۔

علی شرف الدین بلتی بہت سی احادیث کو جعلی سمجھتے ہیں۔

۱۔ اول ما خلق اللہ نوری و نور علی

۲۔ اولنا محمد و اوسطنا محمد و آخرنا محمد و کلنا محمد

۳۔ آسمان و زمین کو اللہ تعالیٰ نے آل محمد کیلئے خلق کیا ہے۔

۴۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

۵۔ علی نفس رسول اللہ ہیں۔

۶۔ اہل بیت کیلئے صدقہ حرام نہیں ہے۔

۷۔ آئمہ طاہرین محدث نہیں۔

۸۔ ذکر علی علیہ السلام عبادت ہے

۹۔ علیؑ سے منسوب جملہ، میں تیری عبادت جہنم کے خوف سے اور جنت کی لالچ میں نہیں کرتا ہوں۔

۱۰۔ نبیؐ نے علی کو ہزار کلمات سکھائے ہیں۔

۱۱۔ نبیؐ نے مجھے ہزار باب سکھائے، ہر باب سے ہزار باب کھل گئے۔
۱۲۔انا مدینۃ العلم وعلی بابھا
۱۳۔سلونی قبل ان تفقدونی
۱۴۔حضرت علیؑ کا بتوں کو توڑنا
۱۵۔انا وعلی من نور واحد
۱۶۔ چہرہ علیؑ کو دیکھنا عبادت ہے
۱۷۔حضرت علیؑ کیلئے سورج کا پلٹنا۔
۱۸۔حضرت علیؑ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ (حضرت علی کا کعبہ میں پیدا ہونے کا انکار کیا بلکہ اس کی فضیلت ہونے کی بھی مذمت کی تھی)
۱۹۔لولاک لما خلقت الافلاک۔
(خطداحیون کا اسماعیلیوں کا اغواء ص۶۳ سے آگے)

علی شرف الدین کے عقائد ونظریات

اُن کے چند مخصوص عقائد ونظریات یہ ہیں:
۱۔امامت کو نصِ قرآنی سے نہیں مانتے۔
۲۔وسیلہ کے مخالف ہیں۔
۳۔نکاح متعہ کو غلط اور حرام سمجھتے ہیں۔
۴۔تقیہ کو درست نہیں سمجھتے۔

جناب قبلہ محترم فقیہ غلات پاکستان آقائے محمد حسین نجفی صاحب

دام بقاہ:

آپ نے چند سال پہلے پاکستان میں شیعوں کے نام نہاد قرآنیوں کے بارے میں سلسلہ وار موضوعات نشر کیئے اور دوسرے نمبر پر میری بعض

تالیفات میں درج شدہ بعض احادیث جنہیں میں نے مشکوک ومخدوش قرار دیا تھا نیز بعض دیگر مبدعات شیعہ سے انکار بھی کیا تھا۔ان کے مطابق آپ نے علی شرف الدین کو مسلمات شیعہ اثنا عشری کا منکر قرار دے کر شیعت سے خارج کیا تھا۔ ماہ جمادی الثانی ۱۴۴۴ھ کے ابتداء میں میرے داماد عزیز نے بتایا آپ کے خلاف ایک اشتہار آیا ہے جس کا تمام تر اعتراضات کے ساتھ مختصر خلاصہ یہ ہے کہ میں منکر مسلّماتِ شیعہ ہوں۔

قبلہ محترم! اپنے نام گرامی کے ساتھ فقیہ غلات لکھنے پر آپ راضی ہیں یا ناراض؟ مجھے معلوم نہیں ہے کیونکہ کوئی شاہد گواہ ہم دونوں کے پاس نہیں ہیں۔ دونوں کے پاس قرآن شواہد سے استناد ہے۔ایک تو آپ تقیہ کرتے ہیں لہٰذا جھوٹ بھی بولتے ہیں میرے پاس آپ کے غالی ہونے کے قرآئن شواہد حدود واحصاء سے بھی زیادہ ہیں۔مبدع متکبر غالی اسماعیلی ہیں چنانچہ جن احادیث کو ہم نے مسترد کیا تھا وہ غلات مردہ کی احادیث ہیں آپ تنہا غالی نہیں بلکہ غالین کے وکیل بنے ہوئے ہیں۔دوسرا امام نابالغ غائب سے دفاع دلیل ہے آپ غالی ہیں۔چونکہ بطور ظاہر علانیہ کہتے ہیں ہم غالیوں پر لعنت بھیجتے ہیں یا کہتے ہیں غلو وہاں ہوتا ہے، جہاں حدود سے تجاوز کریں، پھر ان سے جا کر کہتے ہیں کہ ہم نے تقیہ کیا تھا۔لیکن از روی لغت کلمہ فقہ کسی بھی چیز کے بارے احاطہ عمق سے سمجھنے کو کہتے ہیں۔آپ جانتے ہیں فقہ میں دو غلو کیئے ہیں۔حکم احکام مخصوص اللہ ہے، آپ نے اس اختیار کو اپنے آئمہ کیلئے مختص کیا ہے۔حتیٰ کہ کہا ہے ہم قرآن اور سنت رسول، دونوں اہلبیت سے لیتے ہیں یہ پہلا غلو ہے دوسرا غلو آپ نے حق مجتہدین کو دیا ہے۔

میرا فقیہ غلات محمد حسین صاحب کا تعارف:

کسی بھی شخصیت کا تعارف اس کے بارے میں کسی سابقہ میل

ملاقات کے حوالے سے ہوتا ہے۔ دیگر امکانات میں سابقہ دوستی یا دشمنی و عداوت، اتفاقیہ ملاقات یا عمومی ملاقات بھی وُجوہات ہوسکتی ہیں۔ میرا آپ سے تعارف نجف میں موجد مدرسہ قوام کی چھت پر صرف دیکھنے کی حد تک ہوا تھا، گفتگو یا ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ اُن دنوں میں مذکورہ مدرسہ میں ایک عربی کتاب'' بنام کلیۃ ودمنۃ'' پڑھنے جاتا تھا جس کا موضوع رشد و عقلی مضامین پر مشتمل تھا۔ ان دونوں وہاں مولانا مرید کاظم صاحب بھی مقیم تھے جو مدرسہ میں تشریف لائے تھے۔

میں آپ کو نجف سے اتنا جانتا ہوں کہ آپ کو دیکھنے کے بعد جناب مرید کاظم صاحب نے فرمایا تھا کہ آپ مجتہد ہیں میں نے پوچھا کب سے؟ انہوں نے کہا کہ دو تین سال سے ہیں۔ میں حیران رہ گیا، پاکستان میں کوئی ایسی درس گاہ تو نہیں کہ اعلیٰ سطح کے دروس ہوتے ہوں۔ بعد میں سنا آپ سید جواد تبریزی اور مہدی خالصی کے درس میں جاتے تھے۔ یہ دونوں وہاں کے مہتمم تھے۔ اس بات پر میں مزید حیران ہوگیا کہ ان کے درس میں کیوں جاتے ہیں؟ اندازہ لگایا کہ شاید اجازہ اجتہاد لینا چاہتے ہونگے کیونکہ بڑوں سے لینا مشکل ہوتا ہے۔ یہاں پہنچنے کے بعد آپ نے دعا فرج پڑھنے سے منع کیا تو لوگوں نے آپ کو خالصی سے متعارف کیا یاد رہے کہ جو مجتہدین حوزات، یہاں کے رسومات کو جائز سمجھتے تھے ان کو ڈھکو والے کہتے تھے یوں خالصی آپ کا تخلص بن گیا۔

قبلہ محترم کی پاکستان میں پہچان

ا۔ میں ایک دفعہ محرم الحرام میں کوئٹہ پہنچا تاریخ اور سنہ مجھے یاد نہیں۔ آپ بلتستانی امام بارگاہ میں خطاب فرما رہے تھے درایں اثنا علامہ اقبال کا یہ شعر پڑھا 'سر داد نداد دست در دست یزید' یہ شعر علامہ اقبال کا تھا۔ آپ کا

اس شعر سے استناد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ ہم نے نجف میں قیام امام حسین کے اسباب و علل پر تحقیقات شروع کی تھیں کہ آخر آپ کے قیام کے اسباب و وجوہات کیا تھیں؟ یہ مفروضہ کہ امام حسین نے بیعت کے بدلے قتل کا انتخاب کرنا تھا، ہم نے بھی ہمیشہ سے سنا۔ آپ تو بڑے مجتہد ہیں، میں حیران رہ گیا کہ آخر کار آپ نے اس شعر کا کیوں حوالہ دیا ہے؟ یہ صرف فکر تاریخ اسلام میں صرف دو گروہوں کا نظریہ ہے، ایک خوارج، دوسرا توابین۔ دونوں متشدد اور ناجائز کردار کے حامل تھے۔ یہ بات خلافِ عقل و شرع اور خلافِ سیرت آئمہ ہونے کے ساتھ خود حضرات حسنین کی سیرت طیبہ کے بھی خلاف تھی کہ دونوں نے معاویہ کی بیعت کی تھی کیونکہ امام حسن سے لیکر حسن عسکری تک خلفاء بنی امیہ بنی عباس کی بیعت میں تھے۔ قیام امام حسین کے بارے میں اپنے عقیدہ کی تصدیق و توثیق کیلئے علامہ اقبال کے شعر سے استناد پر حیرت ہوئی، علامہ اقبال کا کوئی شعر یا قول دین کے لئے دلیل نہیں بنتا کیونکہ اُن کی شخصیت دو حصّوں میں منقسم تھی۔ علامہ موصوف ایک تو شاعر تھے اور دوسرا سیکولر فکر و نظریات کے بھی حامل تھے۔ ان دونوں گروہوں کا کوئی نظریہ نہیں ہوتا اور نہ ہی اِس حوالے سے یہ دلائل رکھتے ہیں۔ علامہ اقبال بنیادی طور پر صوفی افکار کے حامل تھے۔ ان کو ایران و مصر میں ملنے والی شہرت کے پسِ پردہ بھی یہی عوامل اور افکار و نظریات ہیں۔ قبلہ نجفی کا ماننا ہے کہ قیام امام حسین کا مقصد اور اسباب و علل محض، بیعت یزید کی جگہ قتل ہو جانا یا جان دینا تھا یعنی امام حسین یزید کی بیعت کی جگہ جان دینے کو بہتر جانتے تھے؟ عالم میں ایک مصیبت عظمیٰ در پیش ہوتی ہے کہ ان کا خیال ہے اگر عالم فقہ کے اصول اور فلسفہ کا علم رکھتا ہو تو باقی علم خود بخود آ جاتے ہیں۔ آپ کا ایک مجتہد ہوتے ہوئے اتنے بڑے اجتماع میں جہاں لوگ حقائق جاننے کے دلدادہ ہوتے ہیں، وہاں انہیں حق

اور سچ سے آگاہی کی بجائے ایک غیر عقلی و غیر منطقی شعر کے حوالے سے گفتگو کرنا، اسے موضوع بنانا، آپ کا یہ اقدام میری سمجھ سے باہر تھا بیعت کی جگہ جان دینا نہ تو عقلی ہے اور نہ ہی شرعی ہے۔

۲۔ ہم مسلمان اسلام چھوڑ کر منصب اپنانے کی وجہ سے مسیحیت سے قریب قریب ہوتے جا رہے ہیں۔

۳۔ میں نے آپ کی کتاب سعادت دارین خریدی، کتاب کھولی، ابتدائی صفحات میں عنوان تھا ایک دن حضراتِ حسنین رسول اللہ کے حضور پہنچے، تشریف لاتے ہی فرمایا آج ہم دونوں آپ سے مناظرہ کرنے آئے ہیں نبی کریم نے پوچھا کس بات پر، دونوں نے فرمایا ہم دونوں افضل یا آپ؟ نبی کریم نے فرمایا، عزیزان! میں افضل ہوں۔ تو حضرات حسنین نے فرمایا نہیں ہم دونوں افضل ہیں کیونکہ آپ کو ہماری ماں جیسی ماں نہیں ملی اور دوسرا آپ کو ہمارے باپ جیسا باپ نہیں ملا۔ آپ کو ہم دونوں کے نانا جیسے نانا نہیں ملے۔ یہاں سوال بنتا ہے یہ کس کی فکر ہوگی؟ خود حسنین کی ہوگی؟ یا زھرا مرضیہ کی یا حضرت علی ابن ابی طالب کی؟ تیسری چوتھی صدی میں منتوجات خراسان سے اسلام کی متزلزل گرائی کی مہم شروع ہوئی۔ اُس وقت میں کتاب معجم مؤلفین امام حسین لکھ رہا تھا ان کتابوں پر تاثرات نقدات لکھتے تھے۔ ہم نے سوچا قبلہ کی کتاب بمعہ تنقید بھیجوں گا۔ انہیں بغیر نقد چھوڑوں تو یہ نا انصافی ہوگی۔ یہ حقیقت واضح تر ہے کہ پاک و ہند کے اکثر تی علماء کی کل تقاریر کا موضوع و مادہ حدیثِ کساء، زیارت عاشورہ اور اہلِ بیت کو محمد مصطفیٰ پر برتر قرار دینا ہے جو ان کی تذلیل ہے۔

۴۔ انقلاب اسلامی ایران کے بعد امام خمینی کے خطابات اور کتاب کشف اسرار سے جو واقع مبانی اسلام، خلفاء ثلاثہ کے خلاف لعنت مسلمین کے غم غصہ کا سبب بنے تھے۔ متفرق کلمات کتاب کشف الاسرار سے نکال کر شیعہ

تحریف قرآن کے متہم کرتے تھے، پروپیگنڈا کرتے تھے۔امام خمینی کے خلاف جب یہ بات بہت زور وشور سے چلی کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں تو میں نے آغا عارف کو مشورہ دیا آغا صاحب آپ ۲۳۔۲۷ رمضان تک ہفتہ قرآن کے نام سے اعلان کریں۔آغا عارف نے فرمایا اس میں کیا کریں گے؟ میں نے عرض کیا! تنظیموں، مدارس، علماء، مختلف عناوین اشتہارات سیمینار عدم تحریف قرآن پر کتابچہ نشر کریں۔آغا عارف نے فرمایا کہ پروگرام آپ بنائیں ہم سپریم کونسل سے منظوری لیں گے۔آپ وہاں آجائیں آپ ہی پروگرام پیش کریں۔ میں ملتان گیا۔ان کی میٹنگ ختم ہونے کے بعد آغا عارف نے میرا نام لے کر فرمایا آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو بولیں۔میں نے پروگرام بتایا تو قبلہ محترم نے فرمایا آپ اس سے کیا نتیجہ لینا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا شیعہ تحریف قرآن کے قائل نہیں ہیں۔تو قبلہ نجفی نے فرمایا آپ کے بڑے بڑے علماء تحریف قرآن کے قائل ہیں۔محدث نوری نے ایک ضخیم کتاب قرآن کی تحریف ہونے پر پیش کی پورے عالم اسلامی میں اس پر شدید احتجاج کیا گیا جس پر حوزہ کے بزرگان نے تردید کیا اور احتجاج ختم ہوا۔بعض نے قرآن عدم تحریف کا بیان نامہ اشتہار دیا، عدم تحریف پر کتاب لکھی۔اگر دین کے بنیادی ستون اور اصول واحکامات میں علماء کا ''بیانیہ'' ضروری ہے تو قیام قیامت تک مسائل جوں کے توں رہیں گے، اس طرح کے اشتہارات تو کچھ دن بعد ختم ہو جائیں گے، آیت در آیت کی خود ساختہ تشریحات شروع ہوں گی جو کبھی ختم نہیں ہوں گی۔حل از خود قرآن سے کریں۔ جہاں قرآن نے تحدی کیا ہے کہ اگر کسی کے پاس طاقت وقدرت ہے تو مکمل نا قابل رد دلائل دے لیکن وہ نہیں دے سکتے ہیں۔ کیونکہ اندر سے تحریف کو ثابت کیا ہے۔ یہ تو ان کا جواب تھا لیکن ایک فرد مسلمان کی کیا ذمہ داری بنتی ہے؟ قرآن کو مشکوک، نا قابل عمل بنائیں یا محدث کو بچائیں؟ ایسا

شخص مسلمان نہیں ہوسکتا ہے۔

۵۔میں اسلام اور الحاد کے تقابل میں آپکو حامی الحاد کی حیثیت سے جانتا ہوں۔ پاکستان میں جب جنرل ضیاء الحق آرمی چیف بنا اور اس نے نظام اسلام کا اعلان کیا تو آپ نے پاکستان کے سیاسی احزاب اور فوجی حکومت کو آمریت کہا اور کہا کہ بہترین آمریت سے بدترین جمہوریت بہتر ہے۔ نیز اسلام کو ایک کہنہ بوسیدہ مذھب سمجھتے تھے لیکن کوئی پہلے ان کا نام نہیں لیتا تھا۔ میں اس بارے میں بھی قضاوت نہیں کروں گا اور مجھے یہ بھی نہیں پتہ ان میں کتنے الحاد پسند ہیں اور کتنے اسلام پسند ہیں۔ لیکن اس بات کو ہر مسلمان کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام پسند اگرچہ برائے نام ہی کیوں نہ ہوں انہیں الحادیوں پر مقدم رکھیں۔ چنانچہ صدر اسلام میں تنہا زبانی اسلمنا کہنا بھی قبول تھا۔ دوسری طرف پیغمبر کے دور میں منافقین، ملحدین سے مقدم تھے۔ روم نصاریٰ کو فارس مشرکین نے جنگ میں شکست دی تو مشرکین مکہ خوش ہوئے کہ اہل دین پر مشرکین غالب آئے۔ تو اللہ نے سورہ روم میں فرمایا: ۲: ﴿غُلِبَتِ الرُّومُ﴾ آئندہ چندسالوں میں اہل دین، مشرکین پر غالب آئیں گے اس وقت مسلمان خوش ہونگے حتیٰ کہ ہم ایک عام مسلمان ہوئے۔ میرا ملک ابھی بھی فوج کی وجہ سے محفوظ ہے اس حوالے سے لائق تحسین ہے۔ لہٰذا فوجی حکومت جمہوریت سے بہتر ہے۔ جمہوریت والوں کے لئے بہتر ہے عوام الناس کیلئے پی پی، پی ٹی آئی، نواز بہتر ہے یہ ملک ۹۸ فیصد مسلمانوں کے قدموں کی وجہ سے پاک ہے۔ مسلمانوں کیلئے پی پی۔ پی ٹی آئی۔ نواز عاشق رسول قادری جب کہ مظلوم کیلئے موت کی سزا کی مبارک بھیجنے والے الحادیوں کو عزیز ہیں۔ ملک میں مندر قائم کئے گئے مختصراً یہ کہ جس وقت پاکستان میں مارکسزم کی حکمرانی قائم ہوئی تو فقیہ غلات، مارکسزم اور الحادازم کے طرف دار تھے۔ نہ صرف فقیہ غلات بلکہ دیگر علماء و عمائدین

پاکستان کی شناخت و پہچان کے معاملہ میں الحادازم کے حمایتی اورطرف دار نظرآتے ہیں۔

جنرل ضیاءالحق کا نفاذ اسلام

جنرل ضیاء کو اوپر لانے والے ذوالفقار بھٹو تھے۔ جرنلوں اور سیاست دانوں میں جلدی انتشاراور پھوٹ پڑتی ہے افتراق تعاند ہوتا ہے۔ذوالفقار بھٹواگر زندہ ہوتے تو اسلام کا کیا حشر ہوتا؟ وہ خوداوران کی بیٹی اوراابھی ان کے نواسے نواسیاں اسلام اور طالبان کا نام سننا برداشت نہیں کرتے ہیں۔ اسلام کے خلاف طنز و تشنیع نکلاتے رہتے ہیں۔ھندوؤں، مسیحوں کے وزیراعظم کےامیدواررہتے ہیں۔۹۸ فیصد مسلمان آبادی میں ھندوؤں مسیحوں کا وزیراعظم کا خواب دل میں اسلام کے خلاف ناسور بڑھنے کی علامت ہے۔لیکن شیعہ جہاں کہیں بھی ہوں، ایران حوزہ کے عازمین کے دلوں میں بھی یہ ناسور بڑھ رہے ہیں۔

افغانستان وعراق، انکی اسلام سے عناد دشمنی کسی سے پوشیدہ نہیں رہی۔ روز روشن کی مانند آشکار ہے۔الحاد کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر گلے لگاتے ہیں۔ بقول آقائے جعفری، مناسب کلمات استعمال کرتے ہیں کہ ہم دونوں علی میں ملتے ہیں اللہ اور محمد میں نہیں مل سکتے ہیں۔کیا آپ جانتے ہیں کہ ضیاءالحق کےنفاذ اسلام کوروکنے کیلئے قیام کرنے والے اعلیٰ قیادتی ارکان میں شامل شخصیات میں سے ایک فقیہ غلات پاکستان آقائے محمد حسین نجفی تھے۔ان سے اگرکوئی اس کی وجہ وسبب استفسار کریں تو کیا جواب دیں گے؟ واضح ہے کہ افغانستان میں جب امریکا آیا عباء عمامہ پوش حضرات ان کے استقبال کیلئے نکلے جنہیں ساتھ دیکھ کر برالگا ان میں سے ایک ہمارا استاد بھی تھا۔کمیونسٹ اور مسلمانوں میں فرق نہ رکھنے

والے اگر مسلمان ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہونگے افغانستان میں جب کیمونسٹ انقلاب آیا جس میں کیمونسٹ کو کسی نے نہیں روکا۔شیعوں کے ساتھ ایک سیاہ داغ دیکھیں گے کہ یہ الحادنواز ہیں۔یہ باتیں شیعوں کی طرف سے وہ کہتے ہیں جنھوں نے تاریخ شیعہ نہیں پڑھی ہے۔

یہ ضیاء الحق کی اندرونی دلی خواہش تھی یا ظاہراً پالیسی کہ اسلام کو تو انہوں نے اٹھایا اور نافذ کیا ہے۔ایک مہینہ اسلام کا نافذ ہونا پانچ سال الحاد کی تاریک چھتری سے بہتر ہے الظاہر تحکم بالباطن۔جن شیعوں نے ضیاء الحق کی مخالفت کی، مسلمانوں کے روزے توڑے، علماء سوء کھل کے سامنے آ گئے۔لوگ اسلام کی وجہ سے قرآن ومحمدؐ سے چڑتے ہیں تو شمال والوں کے مقابل طالبان محترم ہیں، کلمہ طیبہ کا پاس رکھتے ہیں۔آپ انکار نہ کریں، تقیہ نہ کریں ہم تہمت باندھنے والوں میں سے نہیں ہیں۔

ہم نے اس سلسلے میں الحادنواز علماء سے بہت زجر دیکھا ہے۔میں ان کو جانتا ہوں اور وہ مجھے جانتے ہیں ۔انہوں نے پرویز مشرف کی حمایت کی۔گویا شیعہ علماء الحادنواز ہیں لیکن فقیہ غلات داعی الحاد بھی ہے۔ اسلام میں کس کو انتخاب کرنا ہے؟ امت مسلمہ کیلئے اسلام ایک دن، ہفتہ یا مہینے کے لئے سربلندی، لیلۃ قدر کی مانند ہے اور یہ مسلمانوں کا فرض عین ہے کہ وہ اِس کے لئے کوشش کریں۔صدر اسلام کے زمانہ میں لوگوں سے سوالات ہوتے تھے اور وہ سوالات پوچھتے بھی تھے کیوں کہ فاسد نظریات وخیالات موجود تھے۔عراق میں شیعہ سنی نے متحد ہو کر کیمونسٹوں کا مقابلہ کیا۔روس جیسی بڑی طاقت اِن کے مقابلہ کیلئے اٹھی۔سید محمد مہدی کو گرفتار کرنے کا حکم صادر ہوا تو آپ نے کچھ عرصہ تک روپوشی اختیار کی اور اس کے بعد پاکستان آ گئے۔یہاں شیعہ سنی نے ان کا والہانہ اور پر جوش استقبال کیا۔وہ کمیونزم کے افکار ونظریات کے خلاف پرچار

کرتے تھے۔اسی وجہ سے سید مہدی کو کمیونزم کے خلاف بات کرنے پر یہاں سے راتوں رات نکلنا پڑا۔اس وقت ضیاء الحق آرمی چیف بن گئے۔آپ نے نفاذ اسلام کا اعلان کیا تو علماء شیعہ ان کے خلاف بھٹو کے اتحادی بن گئے۔ یہ اس وقت بھی اسلام کے خلاف کفر کی حمایت کرتے تھے۔ہمیں اِس بات کو واضح کرنا ہوگا کہ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ کوئی شخص اسلام کی سربلندی کے مقابل، کفر کا بول بالا چاہتا ہو؟ دوسری جانب یہ امر بھی حیرت انگیز ہے کہ بلتستان کے بعض نیم علماء نے علامہ شیخ غلام محمد کو بھٹو پارٹی میں شامل ہونا واجب گردان لیا ہے جبکہ وہ تو خود اندر سے لبرل تھے، وہ کس سے پوچھتے ؟ وہ تو کسی سے مشورہ کرنا، رائے لینا بھی نامناسب سمجھتے تھے۔

ان میں سے چند اہم واضح انکشافات کا مرکز جو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے بیان کرنا ضروری ہے۔

۱۔اسلام کے مقابلہ میں کفر والحاد سے اتحاد بلکہ صف مقدم لشکر میں اسلام کو ہر قیمت پر کچلنے، کفریات کے راستے میں رکاوٹ بننے نہیں دیں گے۔

۲۔شریعت بل کو آپ نے روکا شریعت روکنا آپ کے افتخارات میں سے ہے۔

۳۔داڑھی والوں کو ہم آنے نہیں دیں گے۔اگر داڑھی رکھنا برا عمل ہے تو آپ کو بھی نہیں رکھنی چاہیے۔

۴۔یہ جو عسکری سکول میں دھماکہ ہوا تھا وہ سیکولروں نے نہیں کیا بلکہ مسلمانوں نے کیا تھا۔

۵۔اسلام کے خلاف جیل میں جانا افتخار کا باعث ہے۔

۶۔ہمیں اسلامی حکومت نہیں چاہیے بلکہ ولایت فقیہ یا اقبال کے افکار کی حامل حکومت چاہیے۔

۷۔آپ کا کہنا ہے کہ ہم نے اجتہاد کو زندہ رکھا ہے تو آپ لوگوں نے پہلے اسے مردود کیوں کہا تھا۔ثانیاً اگر اجتہاد میں واقعی دین ہوتا تو یہ اداکار کیوں تجدید اجتہاد کے خواہاں ہیں؟

متعہ کو جائز نہیں سمجھتے ہیں

آقائے نجفی صاحب الکوثر نے سورہ النساء آیت ۲۴ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ نکاح متعہ اور دائمی میں فرق صرف تعین مدت ہے۔طلاق کی جگہ ابراء مدت ہوتی ہے یا مدت خود ختم ہوتی ہے۔ یہ فلسفہ یا نئی تحقیق لگتی ہے۔

ا۔ جو عورت کسی حصانت میں آتی ہے وہ محفوظ رہتی ہے یہ بالکل غلط ہے، بے بنیاد ہے۔زنا میں مزوجہ اور غیر مزوجہ برابر ہیں یہ آپ کا خود ساختہ ہے۔ کلمہ حصان سے مراد یہ نہیں کہ عورت جب تک زوجیت میں نہ ہو وہ اپنے حقوق کیلئے اپنے روزگار کے لئے متعہ کرتی رہے یہ زنا ہے۔

آپ نے کہا متعہ اور دائمی نکاح میں فرق صرف تعین مدت ہے بالکل غلط کہا ہے۔کیوں کہ اس میں

ا۔نفقہ نہیں ہے۔

۲۔قلت مہر ہے۔

۳۔عقد کے گواہان نہیں ہیں۔

۴۔طلاق ارث نہیں۔

یہ سب قرآن کریم کے خلاف ہیں۔

جبکہ بنیادی شرط حصان یعنی حفاظت میں ہے جب ایک عورت گواہان کی موجودگی میں مرد کے عقد میں آجاتی ہے تو اس کا دامن عفت وحرمت محفوظ رہتی ہے۔کہتے ہیں تمام علماء نے قدیم زمانے سے عصر معاصر تک اتفاق کیا ہے کہ متعہ عقدِ نکاح ہے۔اب تو آپ کے علماء نے کالج جانے

والی لڑکیوں کو کشفِ حجاب کی اجازت دینا شروع کی ہے۔آپ سے سوال ہے متعہ زوجہ ہے یا سفاح ہے؟

زوجہ وسفاح دونوں میں فرق ہے۔اگر زوجہ ہے تو تمام لوازمات زوجہ پورا کرنا ہوگا آقائے موصوف نے فرمایا عورت جب کسی کی عقد میں آتی ہے تو وہ حصان یعنی حفاظت میں آتی ہے۔ اشتباہ فرمایا عورتیں زواج سفاح ساتھ چلاتی ہیں اگر عورت باہر اپنے خصوصی گھر میں رہتی ہو یا اپنے والدین کی گھر میں ہو اور عقد چھپا کے رکھا ہو تو کیسے محفوظ رہتی ہے؟ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ محض علماء کے اتفاق سے کوئی حلال، حرام، جائز اور ناجائز نہیں ہوتا۔ یہ حق تو اللہ نے اپنے رسولوں کو نہیں دیا ہے۔ اللہ سبحانہ نے عقد زواج کو دیگر ابواب کی بنسبت تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور اس کے ہر باب پر محکم آیات موجود ہیں ہے۔

۱۔عقد نکاح میں زوجہ اگر مر جائے تو ایک دوسرے سے ارث لے گا۔

۲۔عقد نکاح میں عورت کو شوہر سے حق نفقہ حتی کہ عدہ طلاق کی صورت میں بھی جملہ حقوق ملیں گے۔اس عقد نکاح کو قرآن کریم میں میثاق غلیظ کہا گیا ہے۔(سورہ نساء:۲۱) میثاق غلیظ کا مطلب یہی ہے کہ عقد آسانی سے نہیں بنتا اور نہ آسانی سے کھلتا ہے۔گواہوں کی موجودگی کا ہونا ضروری ہے، ایسی صورت میں طلاق کے لیے بھی انہی شرائط وضوابط کا ہونا ضروری ہے۔متعہ کا عقد زواج نہ ہونے کی مضبوط ترین دلیل نبی کریمؐ کا متعہ نہ کرنا ہے، متعہ میثاقِ غلیظ نہیں بلکہ عقد سفاح ہے، اس لیے ناموس کے لیے انتہائی حد تک احتیاط کی ضرورت ہے۔آپ دھرنا والوں کو بریانی ناشتہ نہ دیں، حقوق خواتین بحال کریں۔قیل وقال پہ نہیں دینا ہے نفقہ قرآن میں ہے، طلاق قرآن میں ہے، ارث قرآن میں ہے، آپ یہ سب متعہ سے کیسے نکالتے ہیں؟

میں علماء پاکستان عمائدین علم واجتہاد سے استعلام کرتا ہوں۔ وارثین انبیاء ومرسلین سے مکالماتی مکاتباتی گفتگو کرنا چاہتا ہوں جو معاملہ اس وقت عالمِ اسلامی میں خواتین کے حقوق کے موضوع پر مسلمانوں کے لیے اور اسلام پر ضربت کی طرح بنا ہوا ہے۔ ہر وہ شخص جو قوت سماعت، بصارت، لماست اور عقل سالم رکھتا ہے اس سے پوشیدہ نہیں کہ روز عاشورا ۶۱ ہجری کو امام حسین نے لشکر عمر بن سعد سے خطاب میں فرمایا۔ اے اہل کوفہ! ان لم تکن لکم دین ولا تخافون المعاد فکونوا احرار فی دنیا کم ان کنتم عربا۔ مسلمان اپنی غیرت ناموس کا پاس رکھیں نہج البلاغہ خط ۲۷ جہاں آپ کو خبر دی کہ لشکر معاویہ نے انبار پر حملہ کیا اور ایک مسلمان عورت دوسری زمی دونوں کی زینتیں غارت میں لے لیں۔ اگر کوئی اس خبر کو سن کر مر جائے تو میں ملامت نہیں کروں گا۔ مجھے بتائیں کہ کیا آپ واقف وآگاہ ہیں؟

عورتیں تمام تر بے حجابی میں مارچ کر رہی ہیں جن کو شیعیان علی کی حمایت و تائید حاصل ہے، عمائدین کی تائید حاصل ہے۔ ان سے اپنے مذہبی مطالبات منظور کرانے کی بجائے الحاد وکفریات کی حمایت حاصل کرتے ہیں۔ آپ چھت سے سر ٹکرائیں یا زمین پر لات ماریں، خودکشی کریں لیکن متعہ زنا ہی ہے۔ آپ جن آئمہ کی اقتداء وپیروی کا دعویٰ کر رہے ہیں ان کی تعلیماتِ عملی قولی، اسوۂ محمد آیات قرآن سے موافقت رکھتے ہیں یا متعارض تھے؟

۲۔ نبی کریم کی زوجات پندرہ تک بتائی جاتی ہے جو بعد میں نو کے عدد پر رک گئی ہیں۔ نبی کریم کے زوجات میں سے کتنی متعہ والی تھیں؟

حضرت علی کی کل زوجات چودہ تک پہنچی تھی ان میں کتنی متعہ والی تھیں؟ اسی طرح امام حسن کی بھی چودہ کی قریب زوجات تھیں ان میں سے کتنی متعہ والی تھیں؟

اگر زوجہ ہے تو تمام حقوق انفاقات زوجہ ارث نفقہ ملنے چاہیں کیوں کہ قرآن میں احکام زوجہ کیلئے آئے ہیں۔اگر متعہ زوجہ ہے تو تمام حقوق ملنے چاہیں قرآن کریم میں نکاح زنا مقسم وزوجہ ہے آپ کی اپنی زوجہ کا معنی ہی دوام عدم انفکاک افتراق ناپذیر ہے۔لہٰذا ابراء مدت سے علیحدہ نہیں ہوگی قرآن میں عقدزواج کو میثاق غلیظ کہا ہے جلدی نہ ٹوٹنے والا ہے۔نساء ۲۱ سوال یہ ہے کہ متعہ میں اگر عقد ہے تو طلاق کیوں نہیں ہے؟ یہ ابن عباس وہ عباس نہیں جسے تمام مشکلات کیلئے آپ توسل کرتے ہیں یہ آپکا اٹھایا ہوا شخص ہے۔آیت متعہ سے متعلق منسوب حدیث خود سے گھڑی گئی ہے۔

یہ کہنا کہ اگر عمر متعہ نہیں روکتے تو زنا نہیں ہوتا۔شیعہ تو متعہ ہی کرتے ہیں، کیا شیعوں میں زنا نہیں ہے؟ تمام عقد آسانی سے نہیں ٹوٹتے ہیں۔دنیا جانتی ہے کہ آپ نے دین سے خارج و برعکس اور ضد دین پالیسیاں وضع کی ہیں۔وحدانیت اللہ کو نہ ماننے سے زیادہ قباحت لیکن پالیسیوں پر عمل پیرا ہونا پڑیگا۔اس کیلئے آپ کو بدترین جھوٹ اور لغویات بھی برداشت کرنا پڑیں گی ،جیسے متعہ،توسل اور زیارات آپ کی پالیسی بن چکے ہیں۔متعہ کیلئے زیادہ ثواب اجر رکھنے کی کیا حکمت ہے کیوں باعث ثواب بنا ہے اس کے کیا امتیازات ہیں اس کو اصول دین میں شامل کیوں کیا اس سے شیعوں کو اور خواتین کو کونسا فائدہ ہوا جو دیگران کو حاصل نہیں ہوا ہے اس سے دین اسلام کو کیا فائدہ ہوا؟ کیا شیعوں میں فحشاء نہیں چلتی ہے۔ایران میں متعہ ہے کیا زنا نہیں ہے؟ آپ نے درحقیت اسلام کو توڑنے پھوڑنے کی مہم چلائی ہے۔

مجھے قبلہ محترم سے یہ توقعات ہرگز نہیں تھیں کہ وہ ان غلط افکار کے دلائل تراشنے اور ان سیاہ داغوں کو دھونے کی بجائے ان کی ممانعت کرنے والوں سے الٹا مزاحمت پر اتر آئیں گے۔اب آپ سے دل بستہ گزارش ہے،آپ تمام علماء اور غیرت ناموس رکھنے والے مردان سے گزارش ہے کہ

نکاح مذکور متعہ، جاہلیت کی ایک قسم تھی۔نزول آیات زواج کے بعد یہ نکاح منسوخات میں شامل ہو چکا ہے۔ پھر نبی کریم نے اجازت دی کیا حلال وحرام کرنے کا اختیار نبی کریم کو حاصل تھا؟ کثیر آیات نفی کرتی ہیں یہ نبی پر افتراء ہے یک از احکام نکاح میں سے ہے اس کی دلیل آپ نے اس کو اصول دین میں شامل فرمایا یہ آپ کی بدنیتی کی دلیل ہے۔

محترم مکرم! متعہ اگر آپ کو اپنے آئمہ کی وجہ سے ملا ہے تو آپ اس کے جواز کے لئے صحیح مسلم کی روایت سے کیوں استناد کرتے ہیں؟ آپ کے بڑے بڑے علماء نے لکھا ہے ہم سنت رسول سے نہیں لیتے ہیں کیونکہ سنت رسول، اصحاب رسول سے ہو کر ہم تک پہنچی ہے۔آج آپ متعہ کی روایت صحیح مسلم سے لے رہے ہیں۔

آپ کے علماء کو زوج متعہ کے بارے میں چند سوالات کا جواب دینا ہوگا کہ آپ اس کو اصول دین میں کیوں شمار کرتے ہیں؟

۱۔اس عقد کیلئے بہت اجر ثواب کیوں اور کس لیے رکھا ہے؟

۲۔حق مہر کی مقدار حد سے زیادہ کم رکھنے کی کیا وجہ ہے؟

۳۔قرآن میں صداق آیا ہے جبکہ آپ کا کلمہ مہر یہ مشکوک ومخدوش اور دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔کلمہ مہر کی ثلاثی کیا ہے؟ مہر کے اصل معنی کیا ہیں؟ کس مادے سے لیا گیا ہے؟ عقد نکاح میں زواج میں تقلیل صدقات ایک فعل حرام، سنت وسیرت رسول اللہ کے خلاف ہے کیا اس میں اضافہ ہونا چاہیے؟

یہ متعہ یہود ونصاریٰ مجوسیوں اور ہندو عورتوں سے نہیں کرتے لیکن مسلمان عورتوں سے کرتے ہیں بلکہ اپنی ماں، بہن، بیٹیاں متعہ میں دینے والا بے غیرت دونوں یکساں ہیں۔ یہاں حضرت امام حسین نے عمر سعد سے خطاب میں فرمایا اگر تمہیں دین کا خوف نہیں، خوف اللہ نہیں اور خوفِ قیامت نہیں تو تم کم از کم اپنی عربی غیرت کا ہی خیال رکھ لو۔علماء اعلام کو شرم و

حیاء نہیں آتی ہے۔ یہ نماز و روزہ اور دین کی بات کرتے ہیں۔ لیکن دین کی اصل پائمال ہو جائے اِن کی بلا سے۔

چنانچہ قبلہ آقای صاحب کوثر نے میرے خلاف منشور کتابچہ میں لکھا کہ متعہ اور دائمی نکاح میں کوئی فرق نہیں سوائے تعین مدت کے۔ آپ کے علم میں ہوگا ورنہ میں تذکر کرتا ہوں تاکہ شاید یاد آ جائے۔ متعہ میں حق نفقہ بالکل نہیں، حق مہر بھی برائے نام، حالانکہ ہے وہ بھی بالکل باطل ہے۔ یہ مسئلہ صرف متعہ سے مخصوص نہیں بلکہ پاکستان میں خواتین کے دیگر حقوق بھی ذلت آوری کی حد تک گرے ہوئے ہیں۔ ان کو گھر کی لونڈی سمجھ کر کسی کے بھی عقد میں دے دیتے ہیں۔ اپنی ہی بہن، بیٹیوں کا خیال نہیں کرتے۔
اس سلسلہ میں آپ جتنی دروغ گوئی کر سکتے ہیں، کریں لیکن یہ بات مسلّمہ ہے کہ متعہ میں عورتیں، حق وراثت نہیں رکھتی ہیں۔ صداق کی جگہ کلمہ مہر جعلی ہے اور ایک سازش ہے۔ اور یہ کہ اس میں طلاق نہیں، مدت پر موقوف ہے یہ بھی باطل ہے۔

لیکن مسئلہ متعہ افحش اشنع ابطل اکبر تعدی حدود اللہ اثم ومن ینکرون الغم لیسو الیقطع تنذرھم بعذاب اللہ حلال وحرام کا حکم صرف اللہ ہی دے سکتا ہے۔ سورہ بقرہ آیت: ۲۲۹ ﴿ تِلْکَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلا تَعْتَدُوها وَ مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَأُولٰئِکَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾ سورہ طلاق آیت: ۱ ﴿ تِلْکَ حُدُودُ اللّٰهِ وَ مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ﴾ ھذا حلال وھذا احرام سورہ نحل آیت: ۱۱۷ سورہ یونس آیت: ۵۹ ﴿ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَراماً وَ حَلالاً قُلْ آللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ ﴾ سورہ نساء آیت: ۱۲۷ ﴿ قُلِ اللّٰهُ يُفْتيكُم ﴾، آیت ۱۷۶ ﴿ قُلِ اللّٰهُ يُفْتيكُمْ فِي الْكَلالَةِ ﴾ انہیں عذاب جھنم سے ڈرائیں۔ شریعت، ایمانیات، عملیات سب تہہ و بالا ہو چکیں۔ یمین و شمال مشرق و مغرب گویا اللہ کی حدود نہیں، سب آپ کو لیز میں دیا گیا

ہے، جو چاہیں کریں۔ زانیہ کا زانی سے ازدواج قرآن میں حرام آیا ہے۔ آپ نے اس کو کراہت گردانا ہے۔ نماز مافات کی قضا نہیں ہے جبکہ آپ نے قضا گردانا ہے۔ عیدین کسوف وخسوف کی نمازیں نہیں، حج کی میقات کو توڑا۔ فقہاء نے اس کو اپنی جاگیر بنایا، گویا دین کو نئے دور کی تمام سہولتیں دیں۔ قیامت میں مجرمین کیلئے شفاعت کنندہ نہیں لیکن باذن اللہ انتہائی محدود ہے لیکن آپ نے شافعین کی لمبی فہرست بنائی ہوئی ہے۔ مزید یہ کہ جوار رحمت بھی دلائی ہے۔ سوال منکر ونکیر قبر سے قیامت کو ٹالا ہے۔ اکبر اجسم جرم زنا کو بنام متعہ رائج کیا۔ اگر آپ کہتے ہیں نبی کریم نے اجازت دی نبی کریم کو یہ حق کہاں سے ملا ہے؟ اگر نبی نے حکم دیا ہے تو اس کو اہمیت کیوں نہیں دی ہے؟ باعث اجر وثواب ہے تقلیل مہر اصول میں شمار کرنے سے بدبو آتی ہے۔

آقائے محمد حسین نجفی اور آقائے محسن نجفی نے مجھے قرآنیون میں شمار کیا۔ کلمہ قرآنیون کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک تذلیل وتحقیر جس کو ان نجفین نے اٹھایا ہے۔ اگر کسی نے قرآن کو اٹھایا تو وہ گمراہ اگر مقطوع والسناد احادیث کو اٹھایا ہدایت پائے گا۔ دوسرا مفہوم سادہ ترجمہ قرآن سے گہرا رشتہ رکھنا ہر جگہ قرآن کو اٹھانا قرآن سے انتساب پر افتخار کرنے والوں کو قرآنیون کہتے ہیں۔ کاش کوئی علمی شخصیت تہہ دل سے اظہار مافی الضمیر کرتی تو اس کا مرہون منت ہو جاتا لیکن مولانا نجفی صاحب کیلئے کلمہ القرآن ان کیلئے صاعقہ آسمانی کی مانند محسوس ہوتا ہے۔ وہ کلمہ قرآن کہیں سننا بھی برداشت نہیں کرتے۔ معلوم نہیں نماز میں کیا پڑھتے ہیں شاید نادعلی پڑھتے ہوں۔

علماء مذاہب کے دلوں میں قرآن کے لئے نقط سودا دل میں خراش رہتا ہے۔ میں نے اپنے آپکو حسین شناسی کے لئے وقف کیا تھا قرآن سے

شغف شدید کے باوجود متصدی قرآن نہیں ہو سکا تھا کیونکہ میں عربی اردو اور نام نہاد اصول فقہ فلسفہ میں ناکامی کی وجہ سے خود کو نااہل سمجھتا تھا۔ جب پرویز مشرف نے اپنے آپ کو اتاترک متعارف کیا اسلام دشمنی کی غلاظتیں پھیلانا شروع کی تھیں تو ایسے حالات میں کیا کر سکتا ہوں؟ میں سوچنے لگا کہ اب کفر والحاد کا مقابلہ نام حسین سے نہیں ہو سکتا ہے اب قرآن کو اٹھا کر مقابلہ کیا جا سکتا ہے اب قرآن کو اٹھانا ہو گا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ جتنا ہو سکتا ہے قرآن کو اٹھاؤں اس سلسلہ میں میں نے کتاب ''قرآن سے پوچھو'' لکھی تھی۔ تو قرآن کو دبانے والے نام نہاد عالم دین شیعہ کو غصہ آیا۔ کیا حوزہ علمیہ میں کوئی آسمانی صحیفے نازل ہوئے تھے؟ جو انہوں نے بطورِ بدنیتی مجھ سے اعلانِ برأت کیا، اس قدر گستاخی کی کہ واہ کینٹ میں موجود امام بارہ کے منبر سے زبردستی نیچے اتار دیا کہ شرف الدین کہتا ہے، قرآن سے پوچھو؟ تو ہم نہیں پوچھتے۔ خود کو عالم دین کہنے والوں نے اِس حد تک اہانت جسارت کی اجتماعی پالیسی اپنا رکھی ہے کہ ان کی تمام تر کوششیں یہی ہیں کہ جس حد تک ہو سکے قرآن کو نہیں اٹھانا ہے۔

یاد رکھیں کہ قرآن کریم میری کل اساس ہے، میں احادیث کے حجت نہ ہونے پر دلائل فراواں رکھتا ہوں۔ آپ لوگ قرآن مجید کو پیچھے کرنے والے ہیں، قرآن کا احترام کرنے اور اٹھانے والوں سے دشمنی برتتے ہیں، آپ کی قرآن سے دشمنی عیاں ہے آپ نے آقای طباطبائی کو گھر میں محصور کیا، پاکستانی طلاب راجہ ناصر کی قیادت میں صاحب فرقان آقائی صادقی قم کے درس کے حلقے کو مسجد سے نکالنے کے لیے لشکر ابرھہ کی طرح گئے تھے، اسی طرح مجھے تنگ کرنے کے لیے میرے ادارے کو بند کیا، آپ کے مدرسہ

امام خمینی میں میری کتاب قرآن سے پوچھو اور سیرت حضرت محمدؐ کے ساتھ کتبہ رکھا تھا کہ یہ کتب ضالۃ ہیں۔

آقائے فقیہ غلات پاکستان محمد حسین نجفی نے علی شرف الدین کو مذھب اثناعشری کے مسلمات سے خارج کرنے کے نکات و جوہات اپنے مجلّے میں دیے۔ ان میں سے ایک یہ کہ متعہ کو نہیں مانتے ہیں۔

اَ۔ شرف الدین متعہ کو نہیں مانتے اس سے پہلے جامعہ اھل البیت آقائے نجفی اور ان کے دو افاضل آقائے توحیدی اور شفا نجفی نے ایک کتابچہ میرے خلاف لکھا ہے۔ یہ بات معلوم ہے کہ مذاھب نے اسلام کو ملیا میٹ کرنے، پیچھے کرنے کی چیزوں کو فروغ دینے کے لئے اجر وثواب اور حوصلہ افزاء مادی امداد رکھی ہے۔ جیسے حدیث جمع کرنے، قرآن کے خلاف احکام صادر کرنے وغیرہ ان میں سے ایک اہم مؤثر کردار متعہ ہے۔ اتنی حوصلہ افزاء سہولت کے باوجود کراہت نہیں نکال سکے۔ اور کتب اصول دینی میں متعہ کو شامل کیا ہے۔

ایک غیر فطری، حرام فعل اور بدعت کو رواج دینے کے لئے بہت زیادہ اجر وثواب کی تبلیغ کرتے ہیں، اس کے لئے سہولیات بھی دی جاتی ہیں۔ اس سب کے باوجود یہ فعل قبیح و خارج از اسلام وہ مقام حاصل نہیں کر سکا جو یہ چاہتے ہیں۔ انہوں نے دین اسلام کے خلاف جن بدعتوں کو رواج دیا ہے، متعہ ان میں سے ایک ہے۔

مذاھب کے نزدیک دین سے متعلق تین مصادر ہوتے ہیں لیکن اہمیت اہتمام کے حوالے سے سب ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر ہوتے ہیں۔

ا۔ اسلامی جیسے نماز، روزہ و حج لیکن ان کے لئے اہتمام لائق شائستہ نہیں رکھتے۔ شیعہ نمازی کم، روزہ کم، حج مشکل سے اور وہ بھی بہت کم، دل نہ چاہے ہوئے یا محض سیر وتفریح کی حد تک۔

۲۔ اعیاد و زیارات وہ بھی حضرت فاطمہ زہرا اور امام حسین تک محدود۔
۳۔ مذہبی پالیسی جسے وہ رسومات شیعہ کہتے ہیں اس کے رواج کیلئے بہت اہتمام کرتے ہیں جیسے خاک پر سجدہ، متعہ اور توسل کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔

متعہ والوں کی حقوقِ خواتین کانفرنس

ماقبل تاریخ کوئی نہیں جانتا جب تک اللہ سبحانہ انبیاء کو وحی سے آگاہ نہ کریں۔ ہمیں آسمانی وحی میں تولید بشر کے بارے میں تین فارمولے نظر آتے ہیں۔ ایک فارمولا بشر بغیر ماں باپ کے پیدا ہونا ہے جیسے آدم صفی اللہ ماں باپ دونوں سے محروم بطور مستقیم مٹی سے پیدا کئے گے دوسرا حضرت عیسیٰ ہیں ان کو بغیر باپ صرف ماں سے پیدا کیا ہے تیسرا مفروضہ وہ ہے جس کے بارے دنیائے بشریت کو ابھی تک علم و آگاہی نہیں ہوئی ہے۔ سوائے منتظرین مہدی کے، جن کا کہنا ہے کہ بغیر ماں صرف باپ سے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ مہدی موعود کی ماں کا ذکر کرنے سے کتراتے ہیں یعنی ان کی ماں نہیں ہے۔ عالم اسلام میں باطنیہ نے جب اسلام کے خلاف مذہب تراشے اور بعض چیزوں میں شدید عداوت و بغضاء کا مظاہرہ کیا ہے۔ محسوس ہوتا ہے ان کے دلوں میں اور فکر و سوچ میں محبت ماں، محبت بیٹی، محبت بہن، محبت ناموس قوم نامی کوئی چیز نہیں ہے۔ اٹھارویں انیس صدی میں سب سے پہلے اسلام کے خلاف نیا محاذ جب کھولا تو وہ آزادی خواتین کا کھولا۔ ان کے نظریات میں ہے کہ خواتین کو کبھی عزت نہیں دینی اور انہیں ہمیشہ ذلیل و خوار رکھنا ہے۔ مغرب نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں کی ناموس پر حملہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں مختلف شکوک وشبہات اور اشکالات کو جنم دیا یہاں تک کے مسلمانوں کو خواتین کے خلاف ظالم بنا دیا۔ متزاد یہ کہ فقیہ غلات کو

اپنے تئیں خواتین کے حقوق کا استحصال کرنے والا، ان کی اہانت، تذلیل وتحقیر اوران کے حقوق کی پائمالی کرنے والا بنا دیا افسوس، پشیمانی ان کے وجود میں نظر نہیں آئی۔انہیں پریشانی اور دکھ متعہ نہ ہونے پر ہے۔بت دین خواتین متعہ کا کام میرج بیوروز کے زیر سایہ کرتی ہیں کیونکہ وہاں متعہ کے نام پر زنا کاری مفت میں دستیاب ہوسکتی ہے۔گویا فقیہ غلات حقوق خواتین کے قائل نہیں ہیں لہٰذا ہم پر وہ ٹوٹ پڑے کہ فلاں متعہ کے قائل نہیں ہیں، اس لئے ہمیں بہت مشکلات درپیش ہیں۔فقیہ غلات کی فکر وہی ہے جو دیگر علماء کی ہے جو حوزات میں عیاشی کررہے ہیں انہیں باہر اپنی مائیں، بہنیں، بیٹیاں قوم کے ناموس کی، ہتک عزت اور تذلیل تحقیر پر کوئی پرواہ نہیں۔ غیرت ناموسی کا کارڈ کہاں سے ملتا ہے کتنے میں ملتا ہے کتنی گارنٹی ہے؟ ان کو پتا نہیں ہے کسی چیز سے غفلت ہے تو یہ صرف مفت سے مفت میں چلنا چاہیے اجروثواب پرراضی ہونا چاہیے۔

غیرت دینی:

آپ کا مجھ پر غصہ نکالنا اپنی بے سروپا مذہبی غیرت کے فقدان کی وجہ سے ہے۔ بلکہ غیرت کسے کہتے ہیں اس کو کہاں تلاش کریں غیرت کی کتنی اقسام ہیں اعلیٰ ارفع غیرت کونسی ہے پتا نہیں۔ یہ بات یقینی ہے کہ آپ کے پاس غیرت اسلامی غیرت ناموس قطعاً نہیں ۔اگر ہوتی تو رواجِ متعہ پر پابندی لگاتے، اگر غیرت اسلامی ہوتی تو آپ احتجاج کرتے۔آپ کے نزدیک غیرت اپنے قریبی ہم وطن کا جینا برداشت نہ ہونا ہے۔ نہ آپ غیرت دینی رکھتے ہیں نہ غیرت ناموسی نہ غیرت وطنی۔آپ کی غیرت کا محور عیش نوش عام مسلمانوں سے عداوت وبغضاء جاری رکھنا شقوق اور علوم

دقیانوسی و نظام خاندانی کو زندہ رکھنا ہے جہاں تک ممکن ہو سکے اسلام کے خلاف مزاحمت اور مقابلہ کرنا ہے۔

اگر آپ میں غیرت ہوتی تو ملک میں موجود ہر علاقے میں جن بچیوں کی ازواج نہیں ہوئیں، اس کے پیچھے کارفرما عوامل سامنے لاتے، ان رکاوٹوں کا ذکر کرتے جو اس امر میں مانع ہیں۔ ضلعی، صوبائی یا ملکی سطح پر کوئی اجتماع منعقد کرواتے جس میں رائج فرسودہ رسومات کے خاتمے کیلئے تدابیر مانگتے۔ ناموس دین کی خاطر بہن، بیٹی اور ماؤں کو متعہ میں دیئے جانے کا رواج نہ ہونے دیتے۔ انہیں زندگی بھر وراثت سے محروم کیئے جانے پر خاموش نہ رہتے کہ کوئی مدت بخش کر انہیں خالی ہاتھ گھر سے نکال دے بلکہ دوسری جگہ جانے کا کرایہ تک نہیں دیتے۔

بلتستان میں میرے گھر سے ملی ایک بوسیدہ مسجد تھی۔ میں نے ارادہ کیا اس مسجد کو از سر نو بناؤں گا پھر سوچا گاؤں کے بیچ میں جو مسجد ہے وہ بھی بوسیدہ ہے وہاں نمازی زیادہ ہیں بہتر ہے پہلے اس کو بناؤں، اس سلسلے میں چندہ شروع کیا، جائز پیسہ، گندم اور دیگر کچھ نہ کچھ اکٹھا کیا۔ اپنے ساتھ لوگوں کے کردار کو دیکھ کر دکھ ہوا اس لئے سوچ رہا تھا جلد یہ علاقہ و جگہ چھوڑ کر جانا ہے لیکن یہ سوچ بھی تھی کہ جانے سے پہلے مسجد بنانی ہے، مسجد میں کسی اقامہ جماعت اور درس احکام دینے والے کا بندوبست بھی کرنا تھا۔ ایک خاموش طبیعت کے لڑکے کو جس کے منہ سے کوئی بری بات نہیں سنی بلکہ اس کے منہ سے اچھی بات بھی نہیں سنی تھی اسے یہاں اقامہ دین کیلئے تربیت دینے اپنے ساتھ بمعہ اہل وعیال ہم ایران لے گئے میں خود وہاں زیادہ عرصہ نہیں رہا لیکن یہ لڑکا دس سال رہا۔ اسے کہا واپس آ ؤ خرچہ ہم دیں گے بس آپ لوگوں سے آزاد بلا خوف دوٹوک بات کریں۔ اس نے دوٹوک بلا خوف دو باتیں

کیں۔ایک تو آپ اپنی تالیفات کی کتابیں یہاں نہ بھیجیں جوانوں کے عقائید خراب ہوجاتے ہیں دوسرا میری ماں کی ارث جس پر ان کے بھائی ستر سال سے قابض ہیں انہوں نے عزاداری کے نام پر اس کو دبا کر روک دیا۔ان کے پاس کسی قسم کا ثبوت نہیں ہے۔

قضاوت جائرانہ قول مخلوق مقدم بر قول خالق:

قرآن کریم کی طرف دعوت قرآن کو اٹھانا شیعہ علماء بالعموم فقیہ غلات کو بالخصوص پیٹ میں مروڑ اور عارضہ قلب کی طرح بہت ناگوار، ناقابل برداشت گزرتا ہے۔اس کی کیا وجہ بنتی ہے؟ آپ کہاں سے کہتے ہیں کہ یہ شیعہ مذہب پر تہمت وافتراء ہے۔

۱۔آپ دیکھیں جہاں فوتگی ہوتی ہے وہاں قرآن کی تلاوت ہوتی ہے۔ ایوان صدر اور پارلیمنٹ اسمبلی میں پہلے قرآن کی تلاوت ہوتی ہے اس کے بعد اسلام مخالف بل منظور کرتے ہیں۔سورہ فاتحہ جسے ام الکتاب کہتے ہیں سورہ توحید جسے نسب اللہ کہتے ہیں ہر علماء کو حفظ ہے۔یہ مدارس میں اس لئے نصاب میں نہیں رکھتے ہیں کہ لڑکے باوضو نہیں ہوتے۔

۲۔ ہمارے آئمہ کی امامت قرآن سے ثابت ہے۔بعض کا خیال ہے کہ قرآن پر اتنا غصہ کیوں کرتے ہیں شاید آئمہ کی منصوصیت پر اتنی آیات ہم نے پیش کی تھیں بعض نے کہا امامت متشابہات ہے اور بعض دیگر نے کہا دوسروں کی شان میں نازل ہوئی، درست نہیں ہے۔قرآن تو اہل بیت کے گھر کا ناول ہے عائشہ تو اہل بیت نہیں ہیں؟

۳۔قرآن کی جتنی خدمات مذھب اھل البیت والوں نے کی ہے آپ نے قرآن کو اٹھایا ہے جس جس نے اٹھایا ہے قرآن کو حجت سے گرانے کا کام کیا ہر آیت محکمات کا مقابلہ احادیث خزعبلات سے کیا آسمان وزمین بر و بحر

انسانوں کے لئے اس کے مقابلے میں کیا کیا احادیث گھڑیں؟ اس سے اندازہ ہوتا ہے قرآن کے لئے کتنا حسد وکینہ ہے اگر قرآن اٹھانے والے ہوتے تو ملک کا نظم ونسق مارکسیزم الحادیزم رکھنے والوں کے ہاتھ نہیں دیتے۔ انہیں اسلام کے مقابل الحاد جس انداز میں بھی ہو قابل قبول ہوتا ہے۔ لیکن اسلام قبول نہیں لہٰذا قرآن پر ضربات قاسیہ دفعات متوالیہ لگایا ہے قرآن کو اٹھانا کسی صورت میں بھی قبول نہیں بطور ناپسندی قرآن ایک صیغہ وضع کیا ہے کہ مندر کا قیام ہندو ومسیحی حکومت کے مقابل میں حکومت اسلامی رکھتے ہیں۔

جناب فقیہ غلات پاکستان آقای نجفی دام بقاۂ کا فتویٰ علی شرف الدین کو شیعیت سے خارج کرتا ہوں۔ مذاہب جس نام سے بھی ہو شیعہ علی، شیعہ حسین، شیعہ رسول اللہ مذہب سنی، بریلوی، دیوبندی، وہابی سب ضد اسلام وجود میں آئے ہیں ان کی طرف سے اسلام کو فروغ نہیں ملے گا۔ میں سب سے برأت کرتا ہوں میں خالص خود کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ بدیتی ضد اسلام علیہ قرآن ہے۔ ابتداء ہی سے غلات والوں نے پاکستان کا گھیراؤ کیا ہوا ہے بلکہ سب ان کے اغواء بلاتاوان میں ہیں آپ مجھے تنزیہ تحقیری انداز میں علی شرف الدین بلتی لکھتے تھے۔ اس پر میں کسی قسم کا ننگ وعار محسوس نہیں کرتا ہوں۔ آدم صفی اللہ خاتم النبین بھی مٹی سے خلق ہوئے ہے۔ مٹی میں کوئی استحقاری تذلیل ہے نہ تکبر وغرور ہے آخر میں کل شئی یرجع الی اصلہ مٹی ہی میں جائے گا چاہے ﴿مِنها خَلَقْناكُمْ وَ فيها نُعيدُكُمْ وَ مِنها نُخْرِجُكُمْ تارَةً أُخْرى﴾ (طہ:۵۵)

ا۔ دوسری وجہ وہ نقل ہے جن دنوں نبی فراش موت پر تھے۔ نبی کریم نے اپنی وفات کے نزدیک قلم دوات کاغذ مانگا تھا تو عمر بن خطاب نے کہا حسبنا کتاب اللہ کہا۔ اس حکایت میں یہ دونوں خود نبی کریم اور عمر دونوں کو شامل

کرتے ہیں بلکہ اس واقعہ کو گھڑنے والا گھر بھی شامل کرنے والے، گھڑنے والے غدیر والے ہی تھے وہ لوگ بھول گئے شاید دونوں جھوٹ ہوں گے۔ دروغ گویاں حافظہ ندارد تھے۔

۲۔رسول اللہ کتنے حریص تھے کہ ریاست کو اپنے خاندان میں رکھنا پسند کرتے۔

۳۔عمر کا یہ جملہ خود ان کے بقول درست نہیں کیونکہ وہ بغض قرآن رکھتے ہیں لیکن وہ مومن قرآن کے حق میں ہے۔

اہانت جسارت کرنا مقصود تھی۔ نبی مبعوث موئد من اللہ سے کہا ہے ﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ واللہ یعصمک کا مصداق کی جسارت عمر بن خطاب ومن دونہ ومن فوقہ کریں دوسری عمر کو تمام برائی، خرابی، ظاہری و باطنی دھلنے کیلئے کافی ہے۔قرآن کے بارے میں ہزار سال سے زائد عرصہ سے ہمارے بڑے پائے کے علماء کہتے ہیں کہ قرآن محتاج حدیث ہے۔حدیث محتاج قرآن نہیں۔محمد محتاج علی ہے،علی محتاج نبی نہیں ہے۔محمد محتاج حسین ہے،حسین محتاج نبی نہیں ہے۔حسین محتاج عزادار ہے عزادار محتاج حسین نہیں ہیں۔

یہ حکایت اپنی جگہ غلط،خود ساختہ دروغ گویان حافظہ ندارد اجتماع غدیر سنی شیعہ کتابوں میں لکھا ہے کہ لاکھ کے اجتماع میں نبی کریم نے حضرت علی کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا 'من کنت مولا فھذا علی مولا' یہاں علی کی امامت کی بیعت لی۔عمر بن خطاب نے مبارکبادی دی۔ایک توثیق تکذیب یہ ہے اگر اعلان امامت غدیر میں ہوا تھا اور عمر نے علی کو مبارک باد دی تھی تو اس قرطاس کی کیا حیثیت ہوگی؟ دنیا علی کو جانتی ہے علی کے حق میں دروغ گویان کو بھی جانتی ہے ہزاروں کے مجمع میں جشن منانے خوشیاں منانے والے پانچ دس آدمیوں کے اجتماع میں دوبارہ معاہدہ لکھنا چاہا ہے؟ جس طرح بستر مرگ

والی حالت میں انسان سے جائیداد کا ھبہ لینے والے کرتے ہیں۔ دوسری نسبت کہ یہ قرآن کافی ہے عمر کی زبان سے نکالا ہے کافی ہے۔ حکایت قصہ غدیر ہے دشمن محمد، دشمن قرآن، دشمن علی اور دشمن عمر بن خطاب کی ساخت ہیں لیکن اس کی مثال سورہ منافقین کی آیت ہے۔ اس واقعہ نے مجھے بہت ہی حیرت میں ڈالا کہ یہ جملہ عمر بن خطاب نے کہا تھا یا ان پر افتراء ہے؟

۴۔ یہ عمر نے کہا ہے؟ نہیں یہ افتراء ہے کلمہ اپنی جگہ صحیح ہے اس کی مثال منافقون کی پہلی آیت ہے۔

یہ واقعہ افتراء ہے دروغ گویاں والوں کا حافظ نہیں ہوتا یا کوئی اور جعل ساز تھے نہیں ہیں وہ غدیر کے اعلان کا علم نہیں رکھتے ہیں۔ پہلے کیا تھے سب کو پتہ تھا غدیر کا اجتماع کس لیے تھا لیکن یہ پتہ نہیں ہوگا کہ یہ جعلسازان کا ڈاکہ تھا۔ غدیر جہاں لاکھ کے قریب انسان کے اجتماع میں طے شدہ بات جو پانچ آدمیوں کے حافظہ میں نہ ہو، از سر نو لکھنا تو ان مندرجات سے نکتہ کرنے کے بجائے کل پودے تکیر کی مانند ہے۔

عنوان شیعوں کا نام نہاد قرآنیوں میں میرا نام دوسرے نمبر پر لکھنا آپ کی نظر میں مجھے کے ٹو سے نیچے گرانا ہے۔ یہ آپ کا زعم ہوگا۔ قرآن شاہد و دلیل نبوت محمد ہے۔ شاھد مقدم پر مشہود ہے مجھے کے ٹو سے اور اوپر سے بھی گرادیں تو تب بھی اس صاحب قرآن کا شکر ادا کروں گا کہ اس نے مجھ جیسے نالائق، نا اہل کو قرآن کا فدا ہونے کا اعزاز بخشا۔ لیکن یہاں ایک اور وضاحت طلب ہے مملکت خداداد پاکستان میں اگرچہ حاکمیت دینی قائم نہیں ہے۔ احکام قرآن نافذ نہیں ہوئے ہیں یہاں سیکولر ضد قرآن حکمران قائم ہیں کیونکہ علماء کی حمایت سیکولروں کے لئے وقف ہے۔

ضد اسلام ضد قرآن پاکستان کے بہت سے حکمران گزرے ہیں لیکن جس نے اہانت و جسارت قرآن کی ہو یا قرآن اٹھانے والوں کو سزا دی ہو

آج تک نہیں سنا۔ یہ اعزاز صرف قرآن دشمنی میں فقیہ غلات پاکستان نے اپنے نام حاصل کیا ہے آپ کسی بھی دن یہ افتخار کر سکتے ہیں کہ میں نے فلاں کو قرآن اٹھانے پر یہ سزا دی تھی۔ مثلاً عارف بشیر وغیرہ اس جسارت کو یاد رکھ کر آپ کے افتخارات میں شمار کریں قرآن اٹھانے میں اس حقیر کا ذرات وجود قرآن کے حروف پر نچھاور ہونے کا اہل گردانا اس کا فضل واحسان ہے آپ حضرات علوم ما یسمی دینی مالیس فیہ من الدین شئی، ان کی انا اوپر اور عقل نیچے گرتی ہے۔ کفریات وشرکیات سے دفاع کرتے ہیں قرآن کو اٹھانے کو دیکھنا برداشت نہیں ہو رہا ہے۔ قرآن عظیم سے انتساب کی وجہ سے اتنا نیچے گرتے ہیں۔ جان لیں کہ انسان کی جہالت علم سے زیادہ راسخ حاکم ہوتی ہے۔

قرآنیون وعدوانیون:

﴿إِنَّا نَحنُ نَزَّلْنَا الذِّكرَ وَ إِنَّا لَهُ لَحافِظُونَ﴾

کتاب البیان فی تفسیر القرآن تالیف استاد المجتہدین والفقہاء آقائے ابو القاسم الخوئی نے تفسیر القرآن لکھنی شروع کی تو اس کا نام البیان فی تفسیر القرآن رکھا۔ پہلی جلد لکھتے ہوئے ان کے چاہنے والوں نے لکھنے سے روکا اس سے اندازہ ہوتا ہے اگر مکمل ہو جائے تو اوروں کیلئے اچھا مصدر بنتی۔ صرانة القرآن صفحہ ۲۱۵ پر عدم تحریف قرآن کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مسلمان تحریف قرآن کے بارے میں چند گروہوں میں تقسیم ہیں۔ پہلا گروہ قولِ عدم تحریف قرآن ہے موجودہ قرآن جو مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے یہی وہ قرآن ہے جو حضرت محمدؐ پر نازل ہوا ہے یہ اکثریت علماء کا نظریہ ہے جو ظاہراً کہیں گے ﴿يَقُولُونَ بِأَفْواهِهِمْ ما لَيْسَ فى قُلُوبِهِمْ﴾ تحریف قرآن کے چند مفروضے بنتے ہیں۔

کلمہ تحریف مادہ حرف سے ہے، کنارے پر لگانے کو تحریف کہتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے قرآن میں نہ کم ہوا ہے اور نہ زیادہ ہوا ہے، بعض نے کہا ہے کم ہوا ہے زیادہ نہیں ہوا ہے۔ تحریف کے مصادیق میں سے ایک آیات قرآن اپنی اصل جگہ سے اٹھا کر چند دوسری جگہوں پر لگائی ہے نظم قرآن میں بے نظمی ہے یہ تصور ﴿ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ ﴾ والے بولتے ہیں یعنی ترتیب رسول اللہ سے نکال کر قرآن کو نئی ترتیب دی ہے، اس قسم کی تحریف قرآن میں نہیں ہے اعلی وارفع نظم رکھتا ہے۔ ایک تحریف جس پر اتفاق ہے کہ قرآن کے معنی مطلب شرح مراد لینے میں تحریف کرتے ہیں جیسے احزاب:۳۳، شوریٰ:۲۳، العمران:۳، اعراف:۵۵، اخذ مطالب از آیات میں تحریف کیا ہے بعد میں محمد حسین محدث نوری نے فصل الخطاب فی التحریف کتاب رب الاباب، شیعوں کی طرف سے ایک مفصل ضخیم کتاب لائے جس پر عالم اسلامی نے سروپا احتجاج کیا ہے۔ یہاں تک کہ علماء نے محدث نوری کی مذمت کی اور کہا کہ انکا نظریہ ہمارا نظریہ نہیں ہے۔ ہم تحریف قرآن کے قائل نہیں ہیں لیکن بعد میں علماء نے مختلف مواقع پر محدث نوری کی تجلیل تعظیم توقیر کی ہے۔ سید میلانی بروجردی نے عدم تحریف کتاب کے اندر قرآن میں تحریف ہونے کے نمونے پیش کئے ہیں اور انہیں برداشت کیا، یہ کتاب کامل طور پر متعارف ہوئی۔ اہل سنت کی مستقل کتاب الفرقان فی التحریف القرآن کے نام سے ہے۔ یہ تحریف قرآن کے بارے میں ایک قول کلمات قرآن کے معنی غلط معنی بیان کرنا جو مراد اللہ کے خلاف ہوں یہ تحریف با اتفاق مسلمین قرآن میں اس وقت موجود ہے چنانچہ احزاب:۳۳ میں کلمہ اہل بیت رسول کو کلمہ اہل بیت علی بتایا ہے۔ قلب اہلبیت از اہلبیت رسول اللہ اہلبیت علی ثابت کیا حدیث مجعول کساء سے استناد کیا۔ آیات سے غیر مربوط آیات کے کلمات سے غیر متعلق معنی اخذ کیے ہیں۔ بہرحال کلمات

قرآن کے غلط معنی، غیر واقع، غیر اصلی معنی بیان کرنے کے طور وطریقے کی سنت ابھی تک باقی ہے۔ قرآن سے آیات کم ہوگئی ہیں، نقص بھی ہیں یا قرآن بطور کامل نہیں ہے یا قرآن میں جو کچھ آیا ہے وہ اجمال ہے، تفصیل نہیں پائی جاتی ہے۔ شیعہ بطور پالیسی متفقہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرآن اصلی وہ قرآن ہے جو علی نے لکھا ہے اس میں تمام واقعات حوادث اسباب نزول تھے اور یہ قرآن امام زمانہ اپنے ساتھ لے کر آئیں گے۔ بہر حال شیعہ ظاہری طور پر یہ کلمہ تکرار سے کہتے ہیں قرآن میں تحریف نہیں ہوئی ہے لیکن ان کے دل میں جو حسرت ہے قرآن جب پیش ہوتا ہے انہیں نفس تنگی آتی ہے۔ ایک عداوت، کراہت اور شدید کرواہٹ جیسی صورت حال اس حوالہ سے عام شیعوں میں پائی جاتی ہے۔ اصل واقعیت اور حقیقت تحریف قرآن کے قائلین کے پاس کسی قسم کے حوالہ جات یا تمسکات موجود نہیں۔ اور دعویٰ موجودہ قرآن میں موجود حجر آیت: ۹ اور فصلت: ۴۱ کے خلاف ہے اس قرآن کو کم، بیشتر یا منسوخ ونسخ کرنے کی ضرورت کسی صورت نہیں آئے گی۔ یہ قرآن نبی کریم کی نبوت کا شاہد ہے۔ اگر آج بھی کوئی انسان محمد کی نبوت کے بارے میں دلیل طلب کرے تو محمد اللہ کے نبی ہیں اس کیلئے یہ قرآن آج بھی دلیل ہے۔ بعض نے تکرار سے کہا ہے اور کہتے ہیں کہ آیات اِدھر اُدھر ہوگئیں، جگہ بدل گئی ہے۔ سب سے افسوس ناک بات یہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر کے نام سے تحریفِ قرآن کی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ سب سے زیادہ المیہ قرآن کو اس کی سند سے گرا کر صرف تلاوت تک محدود کر دیا ہے۔ بعض کے پیٹ میں مروڑ اور دل میں ناسور پایا جاتا ہے ان کی آنکھوں میں خارش ہے۔ قابل برداشت نہیں کہ انہوں نے اس کی جگہ حدیث کساء لگائی ہے۔ یہاں سے مرجع وقت کو میل گئی کہ حدیث کساء صحیح ہے یا غلط تو جواب دیا کہ اصل حدیث کساء درست ہے۔ یہ قرآن وہی حجت

ہے جو اللہ نے پیغمبر پر نازل کیا اور دل میں قرآن کے بارے بغض انہوں نے کیا۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہتے ہیں کہ اصلی قرآن امام زمانہ لائیں گے جبکہ امام زمانہ کا کوئی وجود نہیں کہ قرآن اصلی امام زمانہ لائیں گے یہ صرف عداوت پر مبنی ہے۔ مسلمانوں کا اعزاز وافتخار ہے کہ ان کے پاس خالص اللہ کی کتاب موجود ہے جو ہر قسم کے عیب نقص اجمال معائب سے پاک و پاکیزہ کتاب ہے، اس کتاب جیسی دنیا میں کسی دین وملت کو نصیب نہیں ہوئی ہے۔

قبلہ موصوف نے پاکستان میں شیعہ نام نہاد قرآنیوں یعنی قرآن کریم وعظیم جس کتاب کی رب العظیم حضرت محمد کی نبوت من اللہ ہونے کی نشانی ہو، قسم کھالی اور بلتی ہونا ردیف قرار دیا۔ گویا پوری تاریخ مسلمان پر ملحدین کو ترجیح دینے والا برابر خلفاء عظیم راشدین، ام المومنین کے نام بلتی گانا گانے والے برابر گردانئے سے اندازہ ہوا کہ قبلہ کا مذہب کیا ہے؟

میں نے جب دارالثقافہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی، ارادہ تھا پاکستان میں اسلام کا تعارف، قیام امام حسین کے اہداف ومقاصد عالیہ کا تعارف شغف عظیم بقرآن ہوتے ہوئے قرآن کو اٹھانے کی ہمت نہیں کر رہا تھا کیونکہ خدشہ تھا کہ اردو، عربی علم تینوں ناقص ہوتے ہوئے حق ادا نہیں ہوگا۔ لیکن دین کا مسخرہ کرنے والے اتاترک معاصر نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔ جتنا قرآن کے بارے میں موضوعات ہو سکتے ہیں لاؤں کمپوٹر پر لگائے۔ سب سے پہلے قرآن سے پوچھو، قرآن اور مستشرقین لانا مقصود تھا۔ قرآن، اسلام، شریعت، داڑھی والے عمائدین علماء شیعہ کیلئے یہ سننا برداشت نہیں تھا۔ قرآنی سوالات بنائے تھے جن کا نام سن کر ہاتھ نہیں لگایا کہ یہ شرف الدین کا منصوبہ ہے۔ جواب نہیں حدیث مجعول ثقلین جو خود چوتھی صدی کو کشف ہوئی۔ قوام دین نے تالیف کی۔ لیکن نام لیتے وقت اہلبیت کے مضاف الیہ

کو مخذوف رکھتے ہیں۔قبلہ موصوف کے دل پر قرآن کتنا بھاری ہے معلوم ہے شیعہ علماء کی آنکھوں میں کس کا مقام کیا ہے۔

نمونہ میں قرآنیون ہے۔ایک مسلمان ملک جہاں یہ قاعدہ مسلمہ عند الکل ہے کہ عورت کو جب طلاق دیتے ہیں تو اس کو زوجہ مطلقہ کہتے ہیں باطنیہ نے تیسری صدی میں فیصلہ کیا تھا کہ قرآن کا بدل لانا ہے۔ کیونکہ قرآن معاشرے میں ہوتے ہوئے ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔خراسان میں عمائدین عباقرین کے حضور قرآن کی جگہ احادیث لانے کے بعد اگلا مرحلہ بدیل کو رواج کیسے دیں؟احادیث کو فروغ دینے کے طور اور طریقہ کار پر غور خوض ہوا کہ احادیث کو کس طرح جاگزین قرآن کریں۔

ماہرین کیسے ہونگے ؟ تاریخ میں اس نکتہ پر توجہ خاص کی گئی۔جن لوگوں نے کلمہ طیبہ بھولا یا نہیں ان کے حافظہ میں نیز قرآن عظیم جیسی کتاب مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے یہ اسلام اور مسلمانوں کے مجد وعظمت وعزت وشرف اس عظیم کتاب سے وابستہ ہیں۔ دشمنان، قرآن کو منسوخ کرنے پر تلے افراد کس حد تک دن رات سوتے نہیں، جاگتے سوچتے رہتے ہیں اس کتاب کا ذکر کہیں نہیں ہونا چاہیے۔لیکن کافرین،منافقین کی ایک قسم کے لوگ احمق ہوتے ہیں، عقل کھو جاتی ہے۔ میں اس کی دو مثالوں سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ اس وقت کافرین ملحدین کے ساتھ بعض دین ایمان قلم فروش اسلام ناشناس قرآن ناخوندہ نے لکھا تھا دانشور منافق نے لکھا تھا۔ آزادی ہمارے اصول میں سے ہے۔یعنی اصول ابلیسی میں سے ہے۔حریت ہمارے اصول میں شامل ہے کیا آزادی مغرب میں ہوتی ہے؟ کیا مغرب میں آزادی کے خلاف ہڑتال جلوس مظاہرے ہوتے ہیں۔ آزادی بند کرو کیا آزادی بند ہوگئی؟ ملک میں بعض مجرمین جن کو جیل میں دو گھنٹہ جیل کے اندر پارک میں گھومنے کی اجازت ہوتی اس کو آزادی کہیں

گے؟ اللہ سبحانہ نے ظہر عصر کی نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور اس کو آزاد چھوڑا وہ اپنی مرضی سے پڑھیں اس کو آزادی کہیں گے۔ جتنی بھی طغیانی سرکش کریں اس کے حدود سے نہیں نکل سکتے ہیں انسان کو ۲۵ فیصد آزادی باقی اس کی حکومت کے اندر ہے آیۃ کریمہ ﴿إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا﴾ خود اپنے ارادے سے مر بھی نہیں سکتے، مرنے کا وقت آجائے زندہ دل کی دھڑکن روک نہیں سکتے فشار خون نہیں روک سکتے۔ سورج غروب ہوجائے تاریک ہوجائے۔ اللہ اگر سورج کو اپنے وقت پر طلوع نہیں ہونے دیتا۔ کوئی سورج کو طلوع کر سکتا ہے تو کیا کوئی سورج طلوع کر دیں گے؟ کون دن کو لائے گا۔ اگر سورج طلوع ہوگیا غروب نہیں ہوا تو کون رات لائے گا؟ ہمارے وطن عزیز میں حکمران یکے بعد دیگر بدتر، بے رحم، ظالم اسلام سے عناد رکھنے والے آتے ہیں۔ لیکن مسلمان کچھ نہیں کر سکتے۔ اللہ نے خود ان پر ان کا دشمن مسلط کیا۔ امریکا برطانیہ کی دلخواہی سے سب کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ سبحانہ ہے حضرت محمد آخری نبی ہیں۔ وہ اللہ کے مبعوث ہیں اس بات کے گواہ صدقِ شاہد وصدقِ قرآن ہے۔ قرآن اللہ سے لینے والے محمد ہیں۔ باطنیہ بناتھا کو قرآن ختم کرنے نہیں دے گا۔

فقیہ غلات پاکستان کا شیعہ نام نہاد قرآنیون میں میرا نام لکھنا استحقاق تشکر نہیں بنتا کیونکہ کسی بھی فعل میں حسن وقبح میں تنہا فاعل کافی نہیں ہوتا بلکہ نیت کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ آپ نے ایک تیر سے دونشانے لیئے ہیں ایک یہ حقیر مطعون عمائدین علماء دوسرا مشرق ومغرب کے نصرانی مجوسی یہودیوں کے پرچموں کو لپیٹ کر پرچم اسلام کو لہرانے والی ہستی امیر المومنین معز المسلمین مذل الکافرین والمنافقین جس کی حکمرانی میں ناسخ قرآن کی تدوینی نہیں کر سکے شعراء غاوین منہ نہیں کھول سکتے تھے حدیث لکھنے والوں کو جائزہ لینے، کارخانے لگانے کی جرات نہیں ہوئی شعر وشعراء منہ سے لجام نہیں ہٹا

سکے۔تاریخ اسلام میں بعداز رسول اللہ قرآن محمد اسلام کی طرف آنکھ مچولی کی جرأت جسارت سلب کرنے والے عمر بن خطاب اور ان کے خلف صالحین راشدین کی عظیم الشان حکولت کے بعد بنی امیہ کے دور میں بعض مخفی خانوں سے نکل کے آئے تھے۔تفسیر قرآن کے نام سے نسخ قرآن نے دیار منافقین میں مخفی تدوین شروع کیں۔ یہاں تک دور عباسی کے اقتدار میں ضعف آنا شروع ہوا۔ ایران اور مصر میں اسلام محارب تنظیمیں وجود میں آئیں۔اس حقیر کا قرآنیون میں شمار ہونا میری بچپن کی آرزو تمنا تھی لیکن شعوبیوں کی درسگاہوں میں اغواہو کر ایک عمر ضائع ہوئی۔فقیہ غلات کے مجلّے میں پاکستان میں شیعہ نام نہاد قرآنیون میں میرا نام عدو شود سبب خیر قرآن کے سخت دشمن کے قلم سے میرا نام قرآنیون میں لکھنا میرے لئے اعزاز ہے۔پاکستان میں قرآنیون میں دوسرے نمبر پر میرا نام لانے کی دو وجہ ہیں:۔

ا۔ پاکستان میں چند سیکولروں نے نظام مغربی کو عالم اسلامی میں رواج دینے کی راہ میں رکاوٹ بننے والوں کو راستے سے ہٹانے کیلئے قرآن میں بعض محرمات قرآن مثلاً حرمت سود وجوب حجاب کو اٹھایا انہوں نے کہا قرآن میں تمام احکامات موجود نہیں، یعنی قرآن ایک ناقص کتاب ہے۔ وہ لوگ نژادی مسلمان تھے، لوگ بھی جانتے تھے کہ ان کو قرآن نہیں آتا ہے۔ان کے پاس فہم کلمات احاطہ بقرآن نہیں، بلکہ ایمان بھی نہیں تھا بلکہ وہ تو مستشرقین کے القابات نقل کرتے تھے۔

یہاں اگر مختصر سا قرآنیون اور عدوائیون کی تعریف تحلیل کروں تو اس میں کوئی مضائقہ یا حرج نہیں ہوگا۔کلمہ قرآنیون تھوڑی سماعت یا دل کی دھڑکن میں اضافہ کا باعث تو نہیں بنے گا قرآنیون کی اگر سادہ سی وضاحت کریں گے تو یہ بنتا ہے ''شدید الانتساب بہ قرآن''۔قرآن سے عشق شغف

حیرت انگیز باعث حیرت وتعجب ہوگا۔ تعجب آور انگشت بہ دنداں ہوگا، اتنی عظیم کتاب مرسل اللہ خاتم النبیین پہلے آمادہ باش تلقی کیلئے دنیا و مافیھا توھمات سے منہ موڑ لیں، رکھنے والے کو کہتے ہیں آگے اور پہلے قرآن کو رکھیں، قرآن کو مقدم رکھیں قرآن آئین سعادت دارین ہے قرآن شاہد صدق نبوت ہے۔ قرآن کے مقابل میں کسی کا بھی کلام ردیف قرآن نہیں بنتا ہے۔ قرآن کو اوپر رکھیں اس پر کوئی بھی کلام مخلوط نہ کریں اور تمیز کریں کہ مقدم کس کو رکھنا ہے۔ ایک شخص عاشق قرآن نے کسی قاری قرآن کو تلاوت کرتے ہوئے دیکھا کچھ دیر تک سنتے رہے قاری نے تلاوت ختم کی تو اس عاشق نے کہا یہ قرآن کل تک مجھے دیں گے میں کل لاؤں گا۔ قاری نے قرآن اس شخص کو دیا۔ دوسرے دن شام ہوگئی وہ قرآن واپس نہیں لایا، دو دن گزر گئے۔ آخر کار صبر کے بعد اسے تلاش کرنے لگے لیکن اس حالت میں ملا کہ قرآن کو سینہ پر اور اسے چومتے ہوئے اس کی روح پرواز کر چکی تھی۔ یقیناً ایسے لوگ اللہ کے نزدیک مقرب ہونگے لیکن دوسری جانب علماء، فقہا یا مجتہدین کے دلوں میں قرآن کے خلاف عجیب قسم کی عداوت پائی جاتی ہے۔ یہ مدارس عجیب وغریب علم گھڑ کر لے آئیں گے لیکن درس قرآن، تعلیم قرآن سے دور رکھیں گے۔ اس سلسلے میں دیگر پہلوؤں جیسے نزول قرآن ،شانِ نزول تاریخ جمع قرآن اور تعدد قرأت قرآن تو بتائیں گے، خرافات عزاداری سے دفاع کریں گے جن کا نام لینے سے گریز کرتے ہیں جبکہ عداونیہ غلات پاکستان ارباب مدارس وحوزات والوں کو پاکستان ایران عراق والے منتوجات خراسان سے نسخ قرآن کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ نبی کریم قاریان وتالیان قرآن کو بار بار متوجہ کرتے تھے میری ملفوظات مقولات قرآن عظیم سے خلط کرنے سے گریز کرنا۔ یہ نبی کریم کی احتیاطی فرمائش تھی۔

یہاں پہلے قرآن کا پھر احادیث کا مقام واضح کرنا ہوگا پھر ان کا تقابلی جائزہ کہ آخر دونوں میں مقدم کونسا ہے؟ قرآن لوحِ محفوظ سے امین وحی جبرائیل کے ذریعے قلبِ حضرت محمدؐ پر نازل ہوا ہے۔قرآن اور حدیث کے درمیان تنازع کو واضح کروں۔اللہ اوراس کا رسول فرماتے تھے کہ قرآن کے مقابل میں کوئی چیز نہیں آسکتی ۔قرآن رسول پر مقدم ہے،قرآن شاہد رسول مشہود ہے۔لیکن آج حدیث والوں نے الٹا حدیث کو مشہود جبکہ قرآن کو شاھد بنا دیا ہے۔جبکہ مذاہب والوں کا کہنا ہے نہیں دونوں برابر ہیں۔

بعض کہتے ہیں حضرات حسنین قرآن اور محمد دونوں سے افضل ہیں۔

چونکہ زہرا رسول اللہ سے افضل ہیں، یہاں سے مذاہب نے حدیث کو قرآن پر برتری کہا ہے۔قرآن مقدم بر احادیث پر قبلہ موصوف ودیگران کو کتنا گراں گزر رہا ہے۔شکریہ ادا کرنا اس لئے نامناسب سمجھا ہے کیونکہ ان کی نیت میری توہین تذلیل تھی۔کلمہ قرآنیون اپنی صیغہ سازی میں قرآن سے گہرا وابستہ واحد مصدر رکھنے والوں کو کہتے ہیں۔یہاں یہ صیغہ اپنی ساخت کے خلاف استعمال کیا گیا ہے ۔اب اس کا تعلق ایک خوش قسمت گروہ سے بن چکا ہے۔آپ اس کے مصادیق میں علماء محدثین، دانشوران اورملحدین کو گردانتے ہیں لیکن قرآن کو حقیقی حجت ماننے والوں میں حضرت محمد، علی، فاطمہ وحسنین اورراشدین اسلام بھی قرآنیوں کا مصداق ہیں۔غلات مردہ جیسے اسماعیلی،آل بویہ،صفوی اسلام سے قرآن ومحمد کو نکال کر بخارا سمرقند میں بیٹھ کر تدوین احادیث کرنے والوں کو زیادہ اہمیت اوراعزاز دیتے ہیں۔

ان کا نام قرآنیون رکھا تا کہ مقام شامخ قرآن گرائیں۔ دیکھیں قرآن اٹھانے والے کون ہیں؟ کلمہ قرآنیون تمام تر توجہ حبا وشغف رکھنے والوں کا نام ہوگیا جس طرح شرکیات فروغ دینے کیلئے وہابیوں کا نام کہتے ہیں،ایسے ہی قرآن کو گرا کر رکھنے کیلئے قرآنیون کا نام لیتے ہیں، لفظ

قرآنیون استعمال کرتے ہیں۔ یہاں سے یہ کام شروع ہوتا ہے کہ آپ کے مخالف کو وہابی گردانا شروع کرتے ہیں۔ شرک اور فروع دین میں تبدیلی، انحراف کے نام پر قرآنیون کو مذموم قرار دیتے ہیں اوراس طرح سے قرآن کا نام لینے سے روکنا چاہتے ہیں۔ اس دن سے بعض مغرب زدہ الحادیوں کوقرآنیون میں شامل کیا۔ ان کی آنکھوں کا خار بنا ہے۔ ابھی تک بڑے بڑے پائے کے علماء نے ان کے دفاع میں اپنی کتابوں میں ان کی توقیر وتعظیم کے نام سے تحریف قرآن جاری رکھی ہوئی ہے۔ کم ازکم باطنیہ وبناتھا کے تاجران قرآن نے کتنی ہی نواسخ قرآن پیش کی ہونگی۔ ان کو نام قرآن کتنا گراں گزر رہا ہے مرض عضال کیلئے دواء بدکا نام لینا پڑتا ہے۔ تفاسیر لکھنے والوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی تک قرآن کی تفسیر لکھنے والوں کا اصلی مقصد قرآن نہیں ہوتا ہے بلکہ قرآن کوکوفہ بصرہ خراسان کے رضا کاروں اورارباب اقتدار رفتگان کوخوش کرنا مقصود ہوتا ہے۔

جناب فقیہ غلات معاف کیجئے گا آپ کی احادیث شیعہ غلات کیسے اور کس طرح دین اسلام عزیز کے معاندین معارضین خلف مشرکین گروہ دوبارہ قرآن اور محمد کے خلاف وجود میں آئی ہیں۔ یہ لوگ مصر، عراق، بصرہ کوفہ کے مفتوحہ علاقوں سے آئے تھے آنے والوں کا عثمان کوقتل کرنا علی کو میدان جنگ میں چومتی فتح کوشکست میں تبدیل کرکے علی کوعراق میں جنگوں میں مبتلا کرنا، امام حسن کومیدان میں کھینچا، پھرعلی کو کافر کہنا، امام حسین کو بلا کر قتل کرنا، آخر کار امت کا تصور بالکل ختم کیا۔ اسلام، محمد، قرآن اور عمر ابن خطاب سب کونشانہ بنایا۔

دوسرا عنصر خود عمر بن خطاب کی شخصیت ہے۔ میں نے عمر بن خطاب کو دودفعہ پڑھا، ایک دفعہ حیات محمد لکھتے وقت مخلفات رسول اللہ کے عنوان میں ان کا نام مخلفات کے نام میں آتا تھا دوسرا جب کتاب خلفاء راشدین پرلکھنا

شروع کیا۔ یہاں کچھ تفصیل سے لکھا ہے جب ان کو غیر متوقع امیر المومنین منتخب کیا گیا اس وقت تفصیل سے پڑھا تا کہ ایک ثابت تاریخ اسلام سے بلا جرم وسندا کا ذیب اباطیل کی سند نہ بنے۔ان کی تاریخ حیات میں کوئی برے جرائم کا ارتکاب کرنے والے نہیں ملے ۔قریش میں خاندان سے تعلق منازعات میں حکم بنتے تھے لوگوں کے درمیان سفارتی کام کرتے تھے۔ ایک دن گھر سے تلوار لے کر نکلے راستے میں بہنوئی سے ملے پوچھا کہاں جا رہے ہیں کہا محمد کو قتل کرنے جا رہا ہوں زید نے کہا عمر پہلے اپنے گھر کو سنبھالیں کہا کیا مطلب ہے تمہاری بہن محمد پر ایمان لائی ہے سیدھا بہن کے گھر گئے بہن کو مارا۔

عمر بن خطاب وہ شخص ہیں جن کو نبی کریم نے دعوت اسلام نہیں دی وہ بغیر دعوت خود دارارقم جا کر ایمان لائے۔ایمان لانے کے بعد سیدھا مسجد الحرام میں جا کر قریش کے زعما کے سامنے اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ جب نبی کریم نے اجازہ ہجرت دیا تو سرِ عام اعلان کر کے ہجرت کی۔جس نے اس وقت دو طاقتور حکومتوں کو صفحہ ہستی سے مٹایا ان کے پرچم لپیٹ کر پرچم اسلام بلند کیا۔ بارہ سال امن وامان کی عدالت قائم کیا۔ایک دن باہر کسی درخت کے نیچے چادر اوڑھ کر سوئے ہوئے تھے کہ ایک بدو نے آ کر دیکھا کہ آپ نے دنیا میں عدل قائم کیا۔

کسی ملک کے بادشاہ نے عمر بن خطاب کو ایک خط میں لکھا کہ اپنے ملک میں سب سے بہتر شاعر کے اشعار مجھے بھیجیں تو عمر ابن خطاب نے جواب میں لکھا، ہمارے نبی کریم اللہ کی طرف سے ایک کتاب لائے ہیں جس میں شعر کی مذمت آئی ہے اس لیے ان پر ایمان لانے کے بعد شعراء نے شعر کہنا چھوڑ دیئے ہیں۔شعراء غاماوین کا شعر کہنا جرم جنایت ہونے کی دلیل ہے ان سے کوئی اشعار نقل نہیں ہوئے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ عمر شعر انشاء

کرتے تھے دوسروں کوترغیب دیتے تھے۔

ہر وہ کلام جو کتب حدیث میں ملتا ہے اس کی سند و متن میں تحقیق ضروری نہیں سمجھی جاتی۔بس حدیث ہونی چاہیے وہ نزدیک صحیح شمار ہوگی۔ یعنی ان کے بقول یہ ذوات اللہ کی الوہیت میں شریک ہیں۔ یہ مصنوعی غلات مردہ ہیں،علی اللّٰہی نصیری ہیں۔اس سنہری موقع سے استفادہ کرتے ہوئے دیگراحادیث جن کوعلی شرف الدین نہیں مانتے ہیں ان کا بھی ذکراور جواب ہونا چاہیے۔محبت الاحادیث کلی طور پر مفقود الحجۃ ہے کیونکہ حدیث کے معنی یا نسبت رسول اللہ سے نسبت یا ان سے منسوب ہونے سے حجت نہیں بنتی۔ بلکہ اس کے لئے اس کے متن یا سند کا مخدوش یا غیر مخدوش ہونا معتبر مانا جاتا ہے۔حدیث فی نفس حجت ہونے کیلئے علمائے حدیث ورجال نے بہت شرائط عائد کی ہیں حدیث کسی وقت بھی حجت نہیں الا ما قام علی حجۃ ولیل قاطع ساطع لایمکن ردہ ہے۔

حجیت الحدیث محفوف مغشوش مقنوع با المخدوش والمتضاد من بداية نشوة الى يومنا ويستمر كذلك ما دام المذاهب باقيامن منع التدوين رسول الى تدوين الحديث والحديث معناه مالم يقل رسول الله بل ما نسملا ديا جاتاب الى الرسول

حدیث یعنی مانسب الی الرسول

قبلہ محترم نے جن احادیث کومیری کتاب خطداحیون سے نقل کیا ہے جبکہ ہم نے وہاں اسی کتاب میں رد بھی پیش کی تھی چنانچہ آپ کونقل کرتے وقت میری رد کے ساتھ نقل کرنی چاہیے تھی۔ یہ آپ نے خیانت کی ہے یہ

احادیث نظام تخلیق کے خلاف ہیں مادہ پہلے ہے نور بعد میں ہے نور مادہ سے بنتا ہے۔

﴿أولنا محمد و أوسطنا محمد و آخرنا محمد و كلنا محمد﴾

یہ وہی حسین حلاج کا نظریہ ہے جو وحدت الوجود والوں کا ہے۔آپ چونکہ کھچڑی والے مذہب پر ہیں جہاں سب کچھ ملا دیا جاتا ہے جو آپ کیلئے صحیح ہے لیکن ہم کھچڑی مذہب پر قائم نہیں ہیں۔ جہاں تک علی، نفس رسول ہیں یہ قول مذہب غرابیہ کا نظریہ ہے جس پر آپ کے شیخ طوسی صاحب تھے، ہم نہیں۔

اہلبیت پر صدقہ حرام نہیں۔ کیوں حرام ہے؟ پہلے آپ واضح کریں۔اہل بیت سے مراد کون ہیں؟ اہل بیت کیلئے مضاف الیہ چاہیے آپ نے مضاف الیہ کو محذوف رکھ کر دھوکہ دیا ہے۔پیغمبر نے علی کو ہزار باب یا ہزار کلمات یا ہزار حروف سکھائے ہیں اور ان سے ہزار باب کلمہ علی کیلئے کھولے ہیں۔ صرف یہ ہی نہیں بلکہ جو بھی منہ میں آتا ہے دعوی محلات کرتے ہیں کہ اس کو تسلیم کریں آپ اس کا فارمولا بتائیں ہزار باب کیسے سکھائے؟ کیا ٹیپ ریکارڈ کیے تھے؟ طریقہ کیا تھا یہ تو بتائیں تاریخ میں کہیں بھی نہیں آیا ہے کہ پیغمبر علی کیلئے درس خصوصی رکھتے تھے اور یہ بھی کہیں نہیں ہے کہ لوگ پیغمبر سے سوال علی کے توسط سے کرتے تھے۔آپ یہ بتائیں یہ ہزار ہا باب کا علم کیا خود پیغمبر رکھتے تھے؟ آپ فرماتے ہیں میں علم غیب نہیں جانتا ہوں اگر جانتا تو ارب پتی بن جاتا۔ میں محتاج ہوں۔آپ کی سرقت آپ کے غلو سے بھری احادیث کے اقوال اس وقت کھلیں گے جب احادیث کو صحت وسقم کی کسوٹی سے گزاریں گے۔آیئے دیکھتے ہیں میدان میں رہیں فرار نہیں کرنا۔آپ آئیندہ بھی لکھیں گے تو ہر حرف کا جواب دوں گا۔

حدیث کے قریب معنی مرادفات باا ینکہ محققین اور علمائے لغت نے نفی

مرادفات کئے ہیں لیکن جو استعمالات میں بدستور جاری ہے۔ کبھی سنت خبر اثر روایت حجیت قول ائمہ واصحاب والتابعین بلا اسناد بر حدیث گزشت شبہا ھت بفسطائزم سے قریب وحقائق سے بعدالبعید ہے حجیت سنت۔

احادیث صحیح اور غلط جانچنے کے دو سانچے ہیں۔ اسناد الحدیث میں تحقیق دو مرحلوں میں کی جاتی ہے۔ منقول حدیث کس نوعیت کی ہے؟ اسناد میں رسول اللہ تک روایت تسلسل میں ہے۔ خود علم حدیث والوں کا کہنا ہے اس کو اسناد الحدیث کہتے ہیں جہاں راوی حاضر ناظر سے لے کر حضرت محمد تک رواۃ الصادق وحافظ تسلسل میں پایا جاتا ہو۔ جیسا کہ علماء رجال فرماتے ہیں اس سلسلے میں بہت سی کتب رجال موسوعات مجلدات امثال رجال الحدیث خوئی، رجال حدیث ملبوئی، جامع رواۃ تہذیب التہذیب، رجال آقانی مامقانی وغیرہ ہیں۔ دوسرا سانچہ متون احادیث کا مضمون علوم طبیعت، عقلیات، آیات محکمات، مسلمات، علمیہ عقلیہ سے متصادم متعارض نہ ہو۔ حتیٰ کہ قول وفعل تقریر رسول اللہ جو مذہب والوں نے گھڑی ہیں حجت نہیں۔ کیونکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو قرآن میں اسوہ کہا ہے۔ اسوہ سنت عملی رسول اللہ ہے اس کے علاوہ کسی صورت میں حجت نہیں۔ نبی کریم نے اپنے کلمات جمع کرنے سے منع کیا تھا، احادیث نبی کریم کے منع کرنے کی وجہ سے کسی مسلمان کو جرات نہیں ہوئی کہ حدیث لکھیں اگر کسی نے لکھی ہیں تو وہ مسروق ہوگا۔ یہ سب تیسری صدی کی لکھی ہوئی احادیث ہیں۔ مقام افسوس کہ آج تیسری صدی میں لکھی گئی احادیث کو تفسیر قرآن کے نام سے حاکم بر قرآن گردانا جاتا ہے۔ مسلمانوں پر حجت صرف رسول اللہ ہیں۔ ﴿لِـئَلَّا يَـكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ﴾ سورہ نساء: ۱۶۵ کے تحت رسول اللہ صرف حجت ہیں اور کوئی حجت نہیں۔ اگر آپ یا کسی کی جرأت ہے تو پانچ دس احادیث سند ومتن ٹھیک کر کے دیں۔ تاہم جن احادیث کی آپ

نے نشاندھی کی ہے وہ عقل وشرع دونوں سے متصادم ومتعارض ہیں۔جن میں تعدد قد ثابت ہے جوکہ محال ہے آیا کسی بھی حدیث کی ردقبولیت کی کوئی شرائط ہوتی ہیں یابلاتوقف چون وچرا قبول کرنا ہوتا ہے؟اصول اخذ حدیث کے خلاف ہے۔آپ نے جن احادیث کواٹھایا ہے وہ ضدالوہیت وربوبیت حق سبحانہ ہیں۔کیا کتب محرف میں درج ہونا کافی ہے یااس کے متن مضمون ،عقل فطرت قرآن سے متصادم ومتعارض نہ ہونا ضروری ہے۔احادیث پہلے مرحلے میں اخبار ہوتی ہیں، ہرخبر فی النفسہ احتمال صدق وکذب میں مساوی ہوتی ہے لہٰذا کسی بھی خبر کی صحت وسقم جاننے کیلئے علماءعلوم عربی نے کسوٹیاں بیان کی ہیں۔آپ علوم عربی میں متبحر ہونے، اس میں نبوغت حاصل کرنے کےعلاوہ سالہاسال مدرسہ میں تدریس کئے ہوئے ہیں۔جبکہ میری عربی بہت کمزور ہے،علوم عربی والوں نے خبر کی تصدیق میں لکھا ہے نفس خبر مخالف حقیقت خارجہ یا عقلیات بدیہات نہ ہوں۔۲۔مخبر کی صداقت تسلیم شدہ ہو۔

نبی کریم کی سیرت طیبہ مسلمہ عندالکل سے متصادم نہ ہوجن احادیث کو میں نے رد کیا ہے وہ الوہیت و ربوبیت، معبودیت حق سبحانہ کے خلاف تھیں۔ہر حدیث کے رد ہونے کی اپنی جگہ وجوہات کثیرہ ہیں، کائنات سے مختلف دو چیزیں ہرحوالے سے یکسانیت نہیں ہوسکتی سے متصادم ہیں،علی ومحمد وہ الگ ہستی ہے، اس کائنات کا جزء ہیں۔علی نفس رسول کہنے والوں کی دلیل ایک سند فرقہ غرابیہ ہے۔انہوں نے کہا علی اور محمد دو کوّے کی مانند ہیں جبرائیل کواشتباہ ہوا کہ کون علی ہے اورکون محمد اور دوسری آیۃ مباہلہ کی آیت انفسنا ہے انفس قرآن کریم میں جیسا کہ وجوہ النظائر مقاتل سلیمان چھ معنی میں آیا ہے۔

۱۔قلوب ﴿ مـا أَنْـزَلَ اللَّهُ بِها مِنْ سُلْطانٍ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّنَّ وَ ما

تَهْوَى الْأَنْفُسُ ﴾سورہ نجم آیت:۲۳
۲۔انسان ﴿وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ﴾سورہ مائدہ آیت:۴۵
۳۔اھل دینکم ﴿وَ لَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ﴾سورہ نساء آیت:۲۹
۴۔منکم ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ ﴾سورہ توبہ آیت:۱۲۸
۵۔روح الانسان ﴿أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ ﴾سورہ انعام آیت:۹۳
۶۔تقتلون انفسکم ﴿تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ ﴾سورہ بقرہ آیت:۸۵
اگر اس آیت میں انفس سے مراد علی ہیں تو نصاری کے انفس کون تھے؟ نصاری عورتوں اور بچوں کو نہیں لائے تھے تو محمد سے ابناء نساء انفس کو کیسے نکال لیا ہے؟
حدیث میں کائنات کے وجود سے ہزار ہا سال پہلے بتایا کہ علی اور محمد دونوں عبدالمطلب کے پوتے ہیں۔عبدالمطلب آدم کی نسل سے،آدم مٹی سے خلق ہوئے ہیں۔یہ دونوں بھی مٹی سے خلق ہوئے اس کے علاوہ دونوں نور ہیں۔ نور دو قسم کے ہیں نور معنوی یہ نور اعراض جو کہ خود مستقل قائم نہیں ہوتے ہیں۔جیسے العلم نور اعراض میں سے جوھر نہیں بلکہ دوسرا نور مادہ کی اصطاک سے بنتا ہے۔

حضرت علی کی شان میں خود علی کی زبان سے یا نبی کریم سے منسوب کلمات اکثر و بیشتر توحید،نبوت رسالت اور قرآن کو گرانے کیلئے گھڑے گئے ہیں۔
سورہ حجرات آیت۶ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا ﴾میں آیا ہے اور علماء حدیث رجال علوم بلاغہ والوں نے لکھا ہے جو بھی خبر تم تک پہنچے اس کے مضمون حدیث کو واقعیت اور حقیقت خارجہ کے

سانچے سے گزارنے کے بعد قبول کریں۔ مذاہب چاہے جس نام سے ہوں سنی، بریلوی، دیو بندی، شیعہ، نور بخشیہ، علویہ، حسنیہ، حسینیہ باقریہ صادقیہ، سجادیہ حتیٰ محمدیہ ہی کیوں نہ ہو اسلام کی ضد میں وجود میں آئے ہیں۔ اسماعیلیوں کے کارندے رضا کار ہیں صوفیوں کی شاخیں ہیں جنہوں نے تمام احکامات ایمانیات کو تہہ و بالا، اوپر نیچے شمال جنوب اور مشرق مغرب کر کے احکام شرعیہ ساقط کئے ہیں۔ لہٰذا ان کی احادیث اللہ کی الوہیت، محمد کی نبوت ورسالت گرانے علی کو برتر از محمد بنانے کی بنیاد پر ہیں۔

یہ احادیث قبل از ان کی سند دیکھیں تو ان میں ضد توحید، ضد الوہیت وربوبیت ہے۔ میں نے ان کو مخدوش قرار دیا تھا۔ مخدوش قرار دینے کی وجوہات ہیں اسناد متون دونوں فاسد ہیں۔ یہ غالیوں کا اختلاق ہے۔

اس بارے میں نفی یا اثبات کرنے سے پہلے آپ کی خدمت میں وضاحت کرتا چلوں کہ امید ہے آپ توجہ کریں گے۔ یہ احادیث جس دن سے جس کے منہ سے نکلی ہیں آج تک ایک ہزار چند سو سال گزر گئے۔ اس میں اس کے ناقلین لسانی کتابیں وسائط گزرے ہونگے کیا ان میں کوئی فاسق و فاجر ہونے کا احتمال نہیں دے سکتے؟ حجرات: ۶ میں ایسی خبروں کی جلدی تصدیق نہ کرے کا حکم ہے اس کے علاوہ علماء علوم اور رجال حدیث نے شناخت احادیث کے لئے موازین مقائیس وضع کئے ہیں۔

میں نے ان احادیث کے متون کو خلاف واقع خارجی اور عقلی قرآنی پایا ہے اس طرح سے احادیث اھل البیت و اصحاب کی بھی حجت ہونے کی حشیش برابر دلیل نہیں ہے۔

امامت کو نص قرآن سے نہیں مانتے:

یہاں چند موضوعات وضاحت طلب ہیں:

ا۔ امامت از امام کلمہ ظرفیہ مکانی زمانی اسم مصدر ہے دوسرا اس کلمہ کے پورے معنی پیش رو کے ہیں۔ جیسے ایک امام دوسرا اماموم۔ خیر وشر دونوں میں مساوی ہیں ﴿أُولٰئِکَ یَدْعُونَ إِلَی النَّارِ وَ اللّٰہُ یَدْعُوا إِلَی الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ﴾ ﴿وَ جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً یَدْعُونَ إِلَی النَّارِ﴾ ﴿یَوْمَ نَدْعُوا کُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ﴾ قرآن میں امامت دنیا میں لاتعداد ہے۔ ہر گروہ کا ایک امام ہے، ایک جنت کی طرف دعوت دیتا ہے ایک جہنم کی طرف ۔جہنم کی طرف دی جانے والی دعوت میں اکثر و بیشتر منتخب عوامی اکثریت کی ہی ہوتی ہے۔ قیامت کے دن ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ پکاریں گے سورہ اسراء:اے﴿یَوْمَ نَدْعُوا کُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ﴾

۲۔ دوسرا کلمہ نص ہے اس لفظ کا مصدر ماخذ مادہ ن ص ی ہے۔ نصوص پیشانی، جہاں سر کے بال اگتے ہیں اس کو ناصیۃ کہتے ہیں۔ اس کے اصطلاحی معنی یعنی اس کے علاوہ کوئی دوسرا احتمال نہ ہو کے ہیں۔ دوسرا احتمال ہونے کی صورت میں بھی مدعی نص والے نہیں جیتیں گے۔

۳۔ ماننا یا نہ ماننا۔ دلیل قاطع ہو مانیں گے مخدوش ہو نہیں مانیں گے۔ پہلے مرحلے میں رسول اللہ کے بعد کوئی منصب الٰہی بنام امام نہیں ہے۔ جو منصب ضروری ہے وہ اولی الامر ہے۔ ارضی ہے لوگوں نے انتخاب کرنا ہے اس منصب کے انتخاب کا کوئی اصول نہیں ہے۔

اس کے بعد آپ کے پاس امامت نصِ قرآن سے نہ ماننے کی کیا وجہ بنتی ہے؟ دنیا میں من مانی کم چلتی ہے لیکن فقیہ غلات کی نص امامت از قرآن میں ایک بدقسمتی یہ ہے آپ کے پاس بہت محترم مہربان آیا ہے کہ علی نے دعوی انتخاب عمومی عوامی کیا ہے کہیں نص کا نام بھی نہیں لیا ہے۔ دوسرا آپ کی پیش کردہ آیات منصوصہ ڈاکہ چوری کی ہیں۔ جس آیت پر چیخ و پکار کی آوازیں آنے لگیں کہاں لے کر جارہے ہو؟ گویا کوئی انپڑھ چوری کر کے

لایا ہے۔آپ کے پاس نص امامت قرآن سے استناد کرنے کی کوئی وجہ نہیں بنتی ہے۔آپ نے قرآن کو گرایا ہے۔آپ نے درس قرآن اور قرآن فہمی کو عمل مذموم قرار دیا تو آخر کیسے؟ یہ تو کوئی معنی ہی نہیں بنتے ہیں کہ آپ قرآن سے امامت کو مانیں۔

ہر موضوع میں ایک بنیادی کلمہ ہوتا ہے جس کی تفسیر آگے لمحہ لمحہ تکرار ہوتی ہے آپ نے نص کا معنی ہی نہیں کیا ہے آپ پہلے ہمیں نص کا معنی بتائیں۔چلیں جو معلومات ہمیں حاصل ہیں اس کو پیش کرتے ہیں نص علو، بلندی، چبوترا، اسٹیج جہاں نیچے والے اسٹیج پر موجود افراد کو تمام جانتے ہیں کہ اوپر اسٹیج پر کون بیٹھا ہے۔ جو معنی مفہوم سمجھ میں آتا ہے وہی متصور ہوگا اس کے برخلاف احتمال ہی نہیں دیتے ہیں۔اس کے معنی صرف یہ ہیں اور کوئی دوسرا احتمال نہیں ہے اس کو نص کہتے ہیں۔قرآن کریم کی آیات مفاہمت کے حوالے سے تین مراتب بتائے ہیں۔

۱۔کل قرآن محکم، واضح و روشن ہے۔

۲۔کل قرآن متشابہ ہے۔

۳۔بعض محکم، بعض متشابہ ہے۔آپ کی سیرت رہی ہے کہ جو لفظ واضح نکلتا ہے آپ کی مراد وہ نہیں ہوتی۔آپ کیسے رجعت بداء کیلئے یا مہدی کی جگہ مہدویت بتاتے ہیں؟

آپ سے سوال کرتے ہیں امامت کے بارے میں قرآن کریم میں کتنی آیات ہیں؟ ہمارے لئے تو ایک ہی کافی ہے ہم تشدّد والے نہیں ہیں۔متکبر و جاحد نہیں ہیں۔ہمارے لئے ایک ہی کافی ہے لیکن آپ نے اگر یہ نہ ہوا تو یہ، اگر یہ نہ ہوا تو وہ، ایک لمبی فہرست آیات کی پیش کی ہے۔آپ کی باتوں میں بہت تضاد ہے قرآنیون کیلئے منہ بناتے ہیں تو ایک طرف قرآن کو قصیدہ اہل بیت کہتے ہیں۔ان آیات میں امامت کی نص اور موضوع

امامت دور تک بھی نہیں ہے۔
آپ کی نص امامت کے بارے میں تقدیم کردہ آیات سورہ احزاب:۳۳، سورہ شوری:۲۳، سورہ مائدہ: ۵۵، سورہ مائدہ :۳ سورہ مائدہ :۶۷ شامل ہیں۔

یہ جو آیات آپ نے نص بر امامت پیش کی ہیں۔ان آیات میں علی کا ذکر ہے، نہ امام کا ذکر ہے اور نہ مقام کا ذکر ہے۔اگر پوچھا جائے کہ اس میں نص کہاں ہے؟ تو آپ کہتے ہیں شیعہ سنی کی کتابوں میں موجود روایات ہیں۔لیکن شیعہ سنی کی گھڑ جوڑ روایات کو ہم اسلام کے خلاف سازش کہیں گے

۔

قرآن کریم نے قرآن کو کتاب مبین کہا ہے کتاب احکمت ثم فصلت ﴿ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ ﴾ ہماری کتاب قرآن کریم جس کی عبارتیں نص ہیں،اس میں امامت یا خلافت نامی کوئی منصب ہی نہیں۔ آپ خود مدعی اور خود ہی گواہ اور خود قاضی نہ بنیں۔ اہل سنت کتنے عدل والے ہیں یا شیعہ کتنے عدل والے ہیں؟ یہ شیعہ سنی بھائی بھائی والا اسلام کہاں سے آیا؟ اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب قرآن کو چھوڑ کر خفیہ گاہوں میں چھپ چھپا کر اوباشوں کی مشکوک روایات کو ہم کیوں مانیں۔ہم ان روایات کو اس لئے بھی نہیں مانتے کیونکہ یہ روایات پیغمبر اکرم کے منع کرنے کے بعد لکھی گئی ہیں۔ جو لکھا گیا ہے وہ خیانت پر مبنی ہے۔نحوین احادیث سے سند قواعد عربی میں استناد نہیں کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے احادیث کی عربی قول رسول اللہ نہیں ہے۔راویوں نے قول نبی کو اپنی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

ہر روایت کی سند کے علاوہ اس کا متن حقیقت خارجہ وواقعہ سے مطابقت ہونا ضروری ہے۔ نیز آیاتِ قرآن سے متصادم نہ ہوں۔ پھر کہتے

ہیں یہ قرآن سے ثابت ہے جبکہ آپ نے یہ روایات سے ثابت کیا ہے کیا ہم کو اُلّو بنایا ہے کہ نام قرآن کا لیں اور پیش حدیث کر دیں۔آپ سے سوال ہے کہ آپ کے تمام متنازعہ مسائل میں ایک بڑی جماعت آپ کے ساتھی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔احمد بن حنبل وہابیوں کے امام وہابی کیوں نہیں مانتے

سورہ مائدہ: ۵۵، سورہ مائدہ:۳ سورہ مائدہ:۶۷ آپ نے سورہ احزاب آیت:۳۳ جوکہ ازواج رسول کے بارے میں نص قاطع وساطع ہے، عائشہ سے دشمنی میں سرقت کی ہے قرآن میں جگہ جگہ اہل بیت سے مراد زوجہ نص ہیں۔اس آیت میں اہل بیت سے مراد رسول اللہ ہیں فاطمۃ الزہراء اہلبیت علی ہے تو وہاں سربراہ علی ہونگے اہلبیت محمد میں شامل نہیں ہونگے۔

امامت کے موضوع پر پہلے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ یہ کوئی حق ہے،کوئی منصب ہے۔دوسرے مرحلے میں آپ نے کلمہ امام میں غلو کیا ہے۔یہ انصار ومہاجرین یا قریش و اہل عرب کا حق بنتا ہے جواس وقت کے حالات و مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں، انہیں یہ حق دینا چاہیے۔اولی الامر کے معصوم ہونے کی شرط بھی آپ کی خرید کردہ اور خود ساختہ ہے۔یہ عصمت کی شرط اسلام سے بدنیت پر مبنی ہے۔

مہاجرین کا حق ہے،قریش کا حق ہے،علی کا حق ہے یا رسول اللہ کا حق ہے؟ وضاحت کرنا پڑے گی اسلام میں امامت اور خلافت نامی کوئی منصب ہے یا نہیں۔پیغمبر کے بعد منصب اولی الامر ہے۔منصب اولی الامر کا کوئی بھی خاص فرد حقدار نہیں ہے۔نہ اس کیلئے لمبی شرائط ہیں۔ بلکہ جو بھی شخص اس کو ایمانداری سے چلانے کی صلاحیت رکھتا ہو،اولی امر ہوسکتا ہے۔

فقیہ غلات کے نقدات میں سے ایک نقد یہ ہے کہ علی شرف الدین امامت کو نص سے نہیں مانتے ہیں۔ان کی میرے اوپر نقدات بذات خود کسی

قسم کے عقل نقل آیات قرآن سے استناد نہیں ہیں۔ بلکہ امامت قصر برا مکہ میں اسلام مزاحم اجتماع میں طے شدہ منصب ہے۔ دنیا میں کلمہ امامت جن کیلئے استعمال کیا گیا ہے وہ ایک انچ یا میٹر یا ترازو سے ناپا نہیں جاتا ہے۔ نہ حامل کو وزن ملتا ہے کہ ایک شخص جس کے پیچھے اگر اقتداء کرے تو وہ امام ہو جاتا ہے۔ یا ایک حلقہ درس میں کسی سے درس لیا تو وہ امام بن گیا۔ مثلاً امامت ایک کلمہ ظرفیہ ہے یہ کوئی منصب نہیں ہے۔ جس طرح نبوت منصب ہے۔ جس طرح کیمونزم جب وجود میں آیا اور ملکوں میں کام کرنا شروع کیا۔ تخریب کاری ایک منصب ہے۔ امامت جب دین میں نہیں ہے اس میں نص نہیں ہے، غیر نص کی نوبت ہی نہیں آتی ہے۔ جنہوں نے بعض آیات قرآنی کو نصِ امامت کے حوالے سے پیش کیا ہے۔ وہ فی سبیل اللہ بہانہ سازی، حیلہ سازی چاہتے ہیں۔ ان کی طرف سے امام کا منصب، اللہ، رسول اور قرآن کے احکامات کو روکنے کے لئے بنایا گیا ایک منصب ہے۔ یہ ہر آئے دن ایک نئی بات کرتے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے یہ فرقہ ایک تنظیم سری ہے۔ اس میں بہت پالیساں بنائی گئی ہیں۔ دنیا کے ہر گوشہ کنار میں اسلام کو روکنے کیلئے بنائی گئی پالیساں ہیں۔ ورنہ بروجردی جیسے مرجع کہتے ہیں ہمارے پاس نص نہیں ہے۔ ہم علی کو دیگران سے اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ اگر علی اعلم ہو تو علی کو کیسے اطلاع دینگے یہ سند ان کو کون دے گا؟ علی کے مخالفین کو اس کا کیا حل دیں گے؟ اس کا نہ کوئی حل ہے نہ کوئی استفادہ ہے جتنی بھی آیات نص کے نام سے پیش کی ہیں سب کی سب ڈاکہ ہیں جن کی نہ کوئی عقلی دلیل ہے نہ سند ہے۔ فقیہ غلات کو بدعتوں کا عہدہ ملا ہوا ہے وہ کہیں سے بھی ایسے افراد کے تلاش میں ہیں جن پر الزام لگا کر اپنا جعلی علمی قد و کاٹھ بڑھا سکیں۔

شیعہ اور مشاعر جح شیعہ از علماء تا عاد پر قرآنی نگاہ نہیں ڈالتے ہیں۔ بلکہ ان کو

توڑنے اپنے عقائد نظریات پہنچانے اور کمانے کیلئے جاتے ہیں۔

کیا عجب ہے کہ رکن یمانی رہے لیکن باقی کعبہ صفحہ ہستی سے مٹ جائے تو انہیں خوشی ہوگی۔ اس منطق کے قائل وحامیوں کی دوسری منطق یہ ہے کہ علی رہے، اللہ مٹ جائے۔ علی کے فضائل کے اسفار موسوعات، مطبوعات، مخطوطات کی محوری پرکار علی الوہیت بلوت رسالت، ولایت، امامت، ذکر علی دید علی، نام علی عبادت ہے پر مجلدات آئی ہیں کیا کہنے میرے مولا کے فضائل جیسا کہ فقیہ غلات نے فرمایا ہے جس کا نام لینا، جس کو دیکھنا عبادت ہے۔ لیکن اس سے توحید اڑ جاتی ہے پھر علی علی نہیں رہتا ہے اللہ ہوجاتا ہے۔ جس طرح مسلمانوں کو اسلام کے جانے پر فکر وغم نہیں۔ علی کے فضائل بیان کریں گے تو نہ توحید رہے گی نہ رسالت رہے گی، نہ آخرت رہے گی، نہ خود علی رہیں گے صرف غالی رہیں گے۔ علی کے فضائل ایسے فضائل ہیں عقل جن کو مسترد کرتی ہے۔ علی کے فضائل میں ہے کہ وہ تیر بہ شعبہ خلافہ ہے علی کے فضائل میں ہے کہ مرکزیت پرکار محمد نہیں پرکار ابو طالب کا بیٹا، ابو طالب کی بہو، خود ابو طالب ہیں ۔علی کے نام سے تمام فضائل کی برگشت کا عقیدہ شیخ طوسی صاحب بن عبادۃ کو جاتا ہے۔ کسی میں حسنین کی مرکزیت ہے وہ ان کے تابع ہیں کسی جگہ علی اصل، محمد فرع ہے کسی جگہ یہ علوم جو علی سے منسوب ہیں وہ کچرہ ہیں جو کسی کام کے نہیں ہیں۔ جو بھی ہو اللہ کا نام نہیں آنا چاہیے رسول کا نام مٹ جانا چاہیے، قرآن کو آگے نہیں لانا چاہیے۔ یہ ہیں علی کے فضائل۔ قبلہ موصوف کو علی ابن ابی طالب خلیفہ چہارم کے بارے میں نہ کوئی درد ہے نہ الم ہے نہ خوشی ہے نہ مصیبت ہے قبلہ کو الوہیت جانے پر نبوت جانے پر رسالت جانے پر آخرت جانے پر دنیا جانے پر کوئی پرواہ نہیں صرف یہ علی اللہ والے سے خوش رہتے ہیں۔

قبلہ محترم وموقر میں خود پریشان ہوں کہ آپ کی خدمت میں علمی

اصطلاحات پیش کرتے وقت زبان میں لکنت آتی ہے۔ برائے کرم اس کا ذرا خیال رکھیں اپنے لئے میرا انداز گفتگو قلم و بیان اپنے حق میں اہانت جسارت تصور نہ فرمائیں۔ نہ صرف عربی بلکہ دنیا کی ہر زبان میں ایک انشاء ہوتی ہے۔ اس کیلئے گواہ وشہود ثبوت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک خبر ہوتی ہے اور خبر کیلئے اس پر عمل کرنے کیلئے اہل بلاغہ نے لمبی شرائط لگائی ہیں۔ قرآن میں ہے کہ اگر کوئی مشتبہ فاسق خبر لائے تو اس میں تحقیق کرلو۔ مولا سے مشقت زحمت والے حکم وصول کرتے وقت ہر خبر پر بھروسہ نہ کریں نبی کریم سے لے کر خلفاء راشدین آئمہ صالحین وطاہرین واصل اخبار مومنین فاسقین مجرمین سب درمیان سے گزرے ہیں۔ یہ اخبار بہت سی مشکل اور پڑاؤ سے گزر کے ہم تک پہنچے ہیں۔ پیغمبر نے اپنی ملفوظات کلمات ضبط کرنے لکھنے سے منع کیا تھا۔ اس کے باوجود اگر کوئی خبر نبی کریم سے منسوب ہو تو کیا وہ خبر مسروق ہوگی؟ آپ کے اس حکم پر عمل ہوا۔ ابھی ایک صدی نہیں گزری تھی مرکز اسلامی مکہ مدینہ میں احادیث کا بحران تھا۔ امام مالک نے اہل مدینہ کے عمل کو خبر کا درجہ دیا ابوحنیفہ نے کہا کہ اگر خبر نہ ملے تو میں اپنی رائے دونگا۔ دوسری طرف امام صادق گھر سے نہیں نکلے۔ راویاں کوفہ بصرہ میں ہوتے تھے۔ احادیث ممنوع و تدوین ہونے کی وجہ سے چوروں نے مرکز اسلامی سے دور دیار منافقین خراسان، بخارا ثمرقند، وغیرہ جیسے شہروں میں چھپ چھپا کر احادیث جعل کی ہیں۔ بزرگوں کے اقوال پر قال لگا کے احادیث بنائی ہیں پتا ہے کہ ہر چیز نقلی ہو تو جلدی کشف ہوتی ہے۔ شیعہ اور سنیوں میں ایسے علماء نکلے ہیں جنہوں نے کتب ستہ واربعہ میں بہت سی جعلی احادیث کی نشاندھی کی ہے اور انہیں الگ سے ضعیف احادیث کے نام سے چھاپا بھی ہے۔ امام صادق مدینہ سے باہر نہیں نکلے۔ گوشہ نشینی عزلت نشینی اختیار کی۔ اسی وجہ سے غیض وغضب سلطان وقت سے محفوظ رہے۔

امام صادق و دیگر دس گیارہ گھروں میں عزلت میں رہے۔ منصب امامت کے متصدی نہیں ہوئے۔ دوسری طرف آج آپ ان سے احادیث نقل کر کے اپنی تفسیریں بھر رہے ہیں۔ ان کے سروں پر تاج امامت رکھا ہے۔ قرآن میں ایمان باالله امنو آیا ہے۔ آپ نے جعلی عقائد بنانے کیلئے امنو کی جگہ اصول عقائد بنائے ہیں۔ معاد کے خلاف قبر میں سوال منکر ونکیر بنائے ہیں۔ رجعت بنائی ہے، ظہور مہدی بنایا ہے۔ آپ نئی کتاب نئے دین کی بات کرتے ہیں، خوف اللہ نہیں کھاتے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ نص ہے۔ نص تو چھوڑ و گری سے گری ہوئی جھوٹی خبر بھی نہیں ہوتی ہے۔ آپ کے پاس عالم وہم وخیال کی خبریں ہیں۔ خدارا اپنے ساتھ خلائق کو جہنم میں نہ بھیجوائیں۔ احکام اللہ دین پکی خبروں سے ثابت نہیں ہوتا ہے۔ حکم اللہ ہے نہ مانیں تو جہنم جائیں گے مانیں تو جنت جائیں گے۔ مشکوک اخبار سے کچھ ثابت نہیں ہوتا ہے۔ آپ نے نص بر امامت کے نام سے جن آیات کو پیش کیا ہے وہ دوربین یا خوردبین یا اس سے بھی تیز کسی چیز میں دیکھنے سے نہیں آتی ہیں۔ دور سے بھی کوئی واسطہ نہیں۔ ان میں امامت کی بو تک نہیں آتی ہے نہ علی بو آتی ہے۔ آخر کیوں خلق اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں امامت نہ ہونے سے دنیا تباہ نہیں ہو رہی ہے۔ جہاں امامت نہیں، ان کو کوئی مسئلہ نہیں۔ آج سارے مسائل امامت والوں کو درپیش ہیں۔ یہ آپ کی برکت کی وجہ سے ہے خلق اللہ کو نجات دے دو ان کو آزاد کروان وہموں اور وسوسوں سے۔

نص بر امامت از قرآن:

جتنی بھی آیات نص بر امامت یا فضیلت امیر المومنین کیلئے ذکر کی ہیں ان کے ادلہ براھین شواہد مشکوک ومخدوش ہونے کی وجہ سے عرصہ دراز نہیں گزرا کہ اہل تشیع کے علماء عمائدین متوجہ ہوئے کہ جو آیات ہم نے پیش کیں

ہیں، ان آیات سے امامت نہیں نکلتی ہے، لہٰذا آغا سید حسین بروجردی جنہوں نے سنہ ۱۳۴۰ کے قریب وفات پائی۔ انہوں نے آیات سے استناد کرنے کی بجائے اعلمیت امیر المومنین سے استناد کرنا شروع کیا، کہ حضرت علی دیگران کی بنسبت اعلم افضل ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ دیر نہیں لگے گی جلد ہی اس شرط سے بھی دست بردار ہو جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ شیعہ سنی ہو جائیں گے۔ افسوس ہے کہ علی کو دنیا سے گزرے ہزار سال سے زائد ہو گئے ہیں اگر نظریہ جدید کو قبولیت حاصل ہوتی ہے تو یہ مقام اب کس کو دیں گے؟؟ یہ بھی مثل آیات ہیں کسی کے پاس علم غیر محدود ہونا بھی بے سود بے فائدہ ہے انسان کے پاس اتنا علم ہونا چاہیے وہ اس سے وظائف و فرائض احسن طریقے سے ادا کر سکے۔ حضرت علی کیلئے جن علوم کا دعویٰ کیا گیا ہے اس کے تحت وہ اللہ ہونگے۔ علم اتنا ہی ہونا چاہیے کہ جس سے وہ اپنا کام چلائے۔ سربراہ مملکت کیلئے وہ علم جو مملکت چلانے کیلئے ضروری ہے اور مقاصد کیلئے اپنی مقدار۔ یہ شرط بھی درست نہیں ہے کہ اس سے پہلے باطنیہ سے تعلق رکھنے والے ان کی وزارت اطلاع اخوان الصفاء نے چوتھی صدی میں اعلان کیا کہ ہم دین کو علم سے دھولیں گے یعنی ایمان کو پیچھے ہٹا کر علم کی اہمیت وفضیلت بیان کریں گے۔ علی کے فضائل کے جو دعویٰ ہیں، مدعیان ہیں انہوں نے دلیل، براہین اور عقل پر قناعت واعتماد کرنے کے بجائے خوف و ہراس، مجادلہ، رشوت اور دھوکہ دہی سے ان فضائل کو منوانے کی کوشش کی ہے یا خاموشی سے کام لیا ہے۔ لہٰذا امیر المومنین کے جتنے فضائل جو سب سے زیادہ لکھنے والے ہیں بلکہ جنہوں نے موسوعات ضخیم لکھی ہیں مثلاً کاظم زادہ، حکیمان اور رے شہری نے اس میں اوٹ پٹانگ والی احادیث نقل کی ہیں۔ بطور ایک مثال ابھی فقیہ غلات نے بھی کہا ہے کہ وہ اس حدیث کو نہیں مانتے جس میں آیا ہے ﴿علمنی رسول اللہ الف باب وفتح

لی من کل باب الف باب ﴾ دوسری روایت میں آیا ہے ﴿علمنی رسول اللہ الف کلمہ وفتح لی من کل باب الف باب ﴾ میں یہاں فقیہ غلات سے استفسار کرونگا کہ علم کسی میں منتقل کرنے اوراس کو کھولنے کا فارمولا کیا ہے؟ لامحدود علم یک دفعہ حاصل اوروہ دوگنا ہوگا اس کا کیا فارمولا ہے؟ لیکن جنہوں نے یہ پیش کی ہیں ان کو چاہیے کہ اس کو کھولیں کہ آخرکار اس کے سیکھنے کا فارمولا کیا ہے؟ کیا تاریخ میں ملتا ہے؟ کہ پیغمبر علی کیلئے خاص وقت رکھتے تھے؟ ان تعلیمات کیلئے ایک ہزار کلمہ پیغمبر سکھائیں اوران میں سے ہر ایک سے ہزار ہزار پیدا ہوجائیں، اس کا فارمولا اور طریقہ بتائیں جو کہ آپ نہیں بتا سکتے۔

نص قرآن سے اس لئے نہیں مانتا ہوں جن آیات کو آپ نے نص امامت کے لئے پیش کیا ہے وہ ساری آیتیں مسروقہ ثابت ہوئی ہیں۔ تنہا مسروقہ نہیں بلکہ سرقۃ جبر وتشدد خوف وہراس جنجال بغیر سند کے تھے۔ وہ عالم نہیں تھے لہذا انھوں نے آیات غیر مربوط کو نص کہہ کے سرقت کی تھی۔ لہذا مدعیان کے دعویٰ دلیل میں بہت اضطراب ملتا ہے۔

ا۔ کہتے ہیں قرآن امیر المؤمنین کی نص پر نازل ہوا ہے، دلیل کیا ہے؟ تو کہتے ہیں اھل سنت کی کتابوں میں ہے۔ اہل سنت و اہل مذہب اہلبیت و اصحاب مدعی ہیں۔ ہم اہل سنت وشیعہ کو دشمنان اسلام قرآن ومحمد سمجھتے ہیں۔ اھل سنت کی کتابیں علی کے دنیا سے گزرنے کے دوسوسال کے بعد مجہول لوگوں نے جمع کی ہیں۔

۲۔ نص نبی، پہلے مرحلے میں نبی کریم کو ریاست اقتدار اپنے خاندانوں میں رکھنے، حریص لالچی ثابت کرنے کے لئے گھڑی گئی ہیں۔ جن روایات سے استناد کیا ہے وہ آپ ما نزل فیھم سے چرائی ہیں جو حکم سرقت رکھتی ہیں۔

سورہ شعراء کی آیت سرقت کی ہے ﴿وَ أَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ سے نص کی ہے۔ پھر شب ہجرت علی کو بستر پر سونے کی نص کی ہے۔ پھر غدیر،

پھر ازواج نبی کی شان میں نازل آیات کو، گویا زیورات ناموس کی سرقت کی ہے۔ جہاں جہاں سے سرقت کی ہے نص تو چھوڑو آیت ظاہر بھی نہیں بنتی ہے۔ غدیر ۱۸ ذی الحج کو واقع ہوئی مدینہ آکے دو مہینے بارہ دن نہیں گزرے تھے کہ ایک بڑے کھلے میدان ایک لاکھ مجمع میں نص کی۔ آپ ہوا سے بند کمرے میں دوبارہ لکھنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے واقع غدیر کے جھوٹ ہونے کے گواہ خود شیعہ ہیں۔ پیغمبر کے پاس امامت نامی کوئی منصب نہیں تھا۔ پورے قرآن میں ایک کلمہ ایک آیت بھی نہیں کہ پیغمبر کو امام کہا گیا ہو۔ علاوہ ازیں کئی دفعہ اللہ نے پیغمبر سے فرمایا ﴿وَ ما أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ﴾ آپ کو ہم نے وکیل نہیں بنایا ہے۔ جو منصب پیغمبر کے پاس نہ ہو تو وہ علی کو کیا دیں گے؟ علماء نے لکھا ہے امامت تداوم نبوت قرآن کے خلاف ہے۔ کیونکہ نبوت پیغمبر سے ختم ہے۔ اس سے واضح تر اس منصب کو علی کے طرف داروں نے اور خالص دوستوں نے بنی ہاشم نے اور کسی نے بھی غدیر سے استناد نہیں کیا ہے۔ آپ نے امامت کے بارے میں لکھا ہے امام معصوم ہوتے ہیں امیر المؤمنین کے فرزند اکبر امام حسن کو معصوم نہیں سمجھتے تھے۔ امام حسن کے بعد کسی نے بھی اس منصب کا متصدی ہونے کا دعویٰ کیا ہو جو اللہ کے دیئے گئے منصب پہ نہیں اٹھے تو وہ کیسے معصوم ہو گئے۔ امامت اور تشیع خالص امت اسلام کو فساد فی اللہ کے لئے وجود میں لائے گئے ہیں۔ حیرت و افسوس کی بات ہے دعوائے علم زہد تقویٰ، آیت اللہ عظمیٰ کے لقب رکھنے والوں نے اس جلتی آگ کو ہمیشہ روشن رکھا ہے۔

آئمہ کو محدث نہیں مانتے

چنانچہ صاحب التفسیر الکوثر نے مقدمہ التفسیر میں لکھا ہے علی نبی کریم کے ساتھ وحی سنتے تھے۔ اگر علی شریک نبوت ہو گئے تو کیا علی جانشین نبوت

نہیں ہو نگے ؟ قبلہ محترم آپ کے اور میرے درمیان مثال چار کھلے ایسے سیٹ بنتے ہیں ، عمائد بلتستان عمائد پنجاب عمائد سندھ ہو عمائد بلوچستان عمائد سرحد سب ہمارے اوپر نگراں بنے ہیں خود جانشین نبی کریم کو پہلے مرحلے میں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ نبی کریم کو یہ اختیار حاصل تھا یا نہیں۔ ایک شخص نے دعوی کیا کہ میں اور میری بیوی مل کر علم غیب جانتے ہیں علی والے بھی ایسے ہیں۔ امامت، نبوت سے برتر یا برابر کہیں تو یہ نبوت محمد میں شریک نبوت ہے، برتری یا برابری والے کبھی جانشین نہیں ہوتے۔ دونوں صورت میں جانشین معنی نہیں رکھتا۔ اس کے علاوہ علماء کا شریک نبوت، خلاف ختم نبوت ہے۔ دوسری اثنین من تمام الجہات واحد ہونا ناممکن ہے یہ صرف غرابیہ کا عقیدہ ہے جبرائیل کو محمد اور علی میں اشتباہ ہوا ہے کیونکہ دونوں کوے جیسے تھے۔

۱۔ علامہ حلی نے امامت کے بارے میں ۳۵ آیات پیش کی ہیں۔

۲۔ صاحب صوائق محرقۃ نے تین سو آیات بتائی ہیں۔

۳۔ رجب برسی نے پانچ سو آیات بتائی ہیں۔

۴۔ کلینی نے ایک چوتھائی قرآن بتایا ہے۔

۵۔ کلینی نے دوسری رائے میں ایک تہائی آیات بتائی ہیں۔

۶۔ صاحب انوار الیقین نے آدھا قرآن آئمہ اور ان کے شیعوں کے فضائل پر منطبق کیا ہے۔ اس قسم کا دعویٰ عمر بن سعد، حجاج بن یوسف دوسری نصف مذمت دشمنان آئمہ کے بارے میں ہے۔ یہ تو ان کی طرف سے یہ بھی کہہ سکتے ہیں پورا قرآن ان کی شان میں نازل ہوا ہے۔ جبکہ ایمانیات و احکام کے بارے میں کوئی آیت نہیں ہے۔

امامت کے بارے میں جتنی آیات سے استناد کیا ہے ان آیات میں

نہ کلمہ امام پایا جاتا ہے نہ رسول کا ذکر ہے نہ نام آئمہ ہے نہ کسی منصب کا ذکر ہے۔ ہر آیت کے ماسبق و مالحق امامت سے دور معنی میں غیر مربوط ہے۔ وہ وہابیوں کو یا اھل سنت کو جو ان آیات کو اھل البیت کی شان میں نہیں مانتے۔ بلکہ اسے ایک عمومی معنی لیتے ہیں۔ تفسیر بالرائے اپنی جگہ ایک بڑا گناہ ہے۔ یہاں ایک ضرب المثل حوزہ ہے۔ حوزہ والے کہتے ہیں بائک تجر و بائی لا تجر کیوں کہ آپ کے حرف باء جر دیتے ہیں جبکہ ہمارے حرف باء جر نہیں دیتے۔ ایسا کیوں ہے؟ ہم نے جو معنیٰ کیے وہ تفسیر برائے ہے تو آپ نے جو معنیٰ کی ہے وہ کونسی آیت سے ربط رکھتے ہیں؟ قرآن کریم کے کلمات کا دو قسم میں استعمال آیا ہے ایک قسم کا استعمال اپنے محاورہ عمومی عربوں میں اس کلمے سے جو معنیٰ سمجھتے ہیں اسی میں استعمال کرتے ہیں تو اس وقت کسی کو اشکال یا اعتراض نہیں ہوتا۔ حضرت موسیٰ جب کوہ طور کے نزدیک پہنچے تو دور سے آگ کے شعلے کی روشنی دیکھی تو اپنی بیوی سے کہا ﴿ فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا ﴾ آپ یہاں انتظار کریں۔ ملائکہ جب ابراہیم خلیل کے پاس پہنچے تو ابراہیم خلیل سے کہا آپ کی اھل البیت سے مراد کون ہے؟ ابراہیم خلیل نے نہیں پوچھا؟ زوجہ نے بھی نہیں پوچھا، زوجہ ابراھیم تھیں۔ جہاں جہاں کلمہ اھل یا اھل البیت استعمال ہوا ہے زوجہ ہی مراد ہوتی ہے لیکن جہاں اللہ نے لغوی معنی سے ہٹ کر کوئی الگ معنی مراد لیا ہے تو اللہ نے وہیں وہ الگ معنی از خود بیان کیا ہے جیسے ﴿ الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ ﴾ حاقہ کی قسم آپ کیا جانتے ہیں،، ﴿ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴾ ﴿ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴾ لیلہ قدر سے مراد کیا ہے ہماری مراد کوئی اور رات ہے ﴿ وَ السَّمَاءِ وَ الطَّارِقِ ﴾ یہاں ہماری مراد طارق سے نجم ثاقب ہے ﴿ وَ السَّمَاءِ وَ الطَّارِقِ ، وَ مَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقِ ﴾ ﴿ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴾ ﴿ الْقَارِعَةُ ، مَا الْقَارِعَةُ ﴾ ﴿ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ

الْمَبْثُوث ﴾ ﴿فَلاَ اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴾، ﴿وَ مَا أَدْرَاکَ مَا الْعَقَبَة ﴾ ، ﴿فَکُّ رَقَبَة﴾ بیان کیا اس طرح سورہ شوریٰ کی آیت :۲۳ میں ذوالقربی آیا ہے ذوالقربی سے باہر معنی میں نہیں آیا ہے ذوالقربی سے نسبی مراد ہے، سببی مراد پڑوسی جب اللہ نے ذوالقربی کے معنی میں کوئی نیا معنی مراد نہیں لیا۔ تمام مالصدق ذوالقربیٰ ہونگے تو وہی معنی جو عام سمجھیں گے۔ و الجاری ذی القربی،، والجار الجنب ،،تو آپ کے پاس یہاں ذوالقربی ذوی قربی غیر وارثین ہے۔ وارثین ذوی القربی ،ذوالقربی سے محبت کرو۔ اس میں عباس اوران کے اولاد عبداللہ جعفر طیار اور عقیل آتے ہیں۔ اھل البیت جو علی، زھرا، حسنین ہو، ذوالقربی نہیں ہیں، کیونکہ وارثین ہیں۔ ہمسایہ کیوں شامل نہیں ہیں؟ دوست کیوں شامل نہیں؟ اپنا چچا زاد بھائی کیوں شامل نہیں؟ چچا کیوں شامل نہیں ﴿تِلْکَ إِذاً قِسْمَةٌ ضِيزَى ﴾سورہ النجم آیت:۲۲ یہ بدترین ظالم ترین جابر ترین عدالت ہے لیکن آپ کے پاس صرف ایک ہتھیار ہے جس سے آپ نے قرآن کو، محمد کو، حسنین کو، اھل البیت اور یاران سب کو ایک ہی گولی سے اڑایا ہے اوراس گولی کا نام وہابیت ہے۔ علم فلسفہ، علم کلام، علم لغت، علم نحو، علم صرف میں نبوغت رکھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہاں الا المودہ متصل استثنا منقطع ہے۔ یا تو متصل ہے منقطع نہیں ہے، یا پھر متصل ہے منقطع ہے، اس کو کیوں واضح نہیں کیا؟ یہ آپ کی بدنیتی ہے ڈاکہ اور خیانت ہے۔

آپ نے سورہ شوریٰ میں بھی ڈاکہ ڈالا ہے اور تفسیر بالرائے کی ہے یہ جائز نہیں ہے۔ تفسیر بالرائے صرف وہ کر سکتے ہیں جو آیت کو چرا کر لائے ہوں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ صرف یہ تفسیر بالرائے ہے، جبکہ کل کی کل تفاسیر بالرائے ہیں۔ شیعہ سنی سب نے مل کے تفسیر بالرائے کی ہیں۔ سب

نے اتفاق سے قرآن کریم پر حملہ کیا ہے۔سب نے مل کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اقربا پرور دکھایا ہے۔خاندان پرور تھے دکھایا ہے۔ یہ حضرات مغالطہ میں باریک اور دقیق مہارت رکھتے ہیں۔علی اور زہراء کو مظلوم دکھا کر ابو بکر عمر کو ظالم جبکہ رسول اللہ کو اقربا پرور دکھایا۔قرآن کریم میں اللہ کی طرف سے ہدایت خلق کے لئے انبیاء مبعوث ہوئے ہیں اور رسول مبعوث ہوئے ہیں ۔انبیاء ورسل ایک منصب ہے جو اللہ کی طرف سے خبر دینے کے حوالے سے بنا ہے پیغام لانے کی وجہ سے رسول ہے۔قرآن کریم میں تکرار سے انبیاء کا ذکر آیا ہے ان کی صفات اصطفی ،اجتبی بیان کی گئی ہیں لیکن نقاش مھندس امامت وخلافت والوں نے کتنی قیمت میں ایک شرط اپنی طرف سے اپنے مخالف سے خریدی ہے کتنے میں خریدی ہے؟ اللہ جانتا ہے اس کو اقنوم کہہ سکتے ہیں۔ یہ انہوں نے کہاں سے نکالا ہے اس میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ کا کوئی حکم مثل حکم اللہ نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ عادی آدمی کا حکم رسول اللہ کے حکم جیسا ہے۔

وسیلہ کو نہیں مانتے:

توسل صاد یا سین کے ساتھ کسی چیز کے ذریعے کسی چیز تک پہنچنے کو کہتے ہیں،دو چیزوں میں جوڑنے کے لئے ہوتا ہے۔جس کی واضح مثال بریانی کو چمچ سے منہ میں ڈالتے ہیں۔وسیلہ و ذریعہ کی حیثیت چمچ سے زیادہ نہیں ہے۔امور دنیوی میں توسل حرج نہیں لیکن محدود انداز میں ایسا ہے۔ بحث توسل میں ایک انسان دوسرے انسان کو اپنے مقصد تک پہنچنے کیلئے وسیلہ بناتا ہے۔کبھی قلیل امور کیلئے ہوتا ہے تو کبھی بڑے امور میں،کبھی

عزت کبھی مدح میں ہوسکتا ہے۔توسل کو دور حاضر کے ماہرین نے در حقیقت عصر معاصر کی صنم وثن پرستی بت پرستی کہا ہے۔یہ بت پرستی کی جدید ترین شکل ہے۔کیا حضرات موسیٰ وعیسیٰ بھی اس کے تحت خاتم النبیین سے مانگیں گے کہ یا رسول اللہ میری حاجت روا فرمائیں۔جو قرآن کریم میں آتا ہے۔﴿أَ غَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ﴾ انعام:۴۰ ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ اعراف:۱۹۴ ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّه﴾ حج:۷۳ ﴿الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ﴾ فاطر:۱۳ ﴿اتَّخِذُونِي وَ أُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ مائدہ:۱۱۶ یا درخواست کریں مدافعین توسل مثلاً آقائے سبحانی کہ ہم ان سے نہیں مانگتے ہیں بلکہ ان سے درخواست کرتے ہیں وہ اللہ سے درخواست کریں۔لفظ بدل سکتا ہے معنی نہیں بدل سکتا۔ دونوں تدعون میں اللہ ہی آتا ہے۔اگرچہ کذب صریح جو کتب دعا جیسے مفاتیح الجنان میں موجود دعاؤں میں اگر کسی نے توسل پر تخصص کیا ہو تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے۔انہوں نے مذہب کے جھوٹ بچانے کے لئے تقیہ اختیار کر رکھا ہے۔ان کی عوام خود سے آئمہ ان کے جھنڈے، گھوڑے سے توسل کرتی ہے۔علماء کے فتاویٰ میں تحقیق کریں، مفاتیح الجنان دیکھیں۔اوراس کے علاوہ قرآن دیکھ کر بتائیں کہ وہ کونسی آیات بتاتی ہیں کہ حضرت محمد کی دعا رد نہیں ہوتی؟ حضور! آپ اس وقت عالم صنم و بت پرستی میں موجود ہیں۔کتب دعا و زیارات کے بارے عام لوگوں کی رائے میں توسل کی ضرورت، مدح و مذمت دونوں آئی ہیں۔سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ امور دنیا سے متعلق بات ہے یا آخرت کے بارے میں ہے؟ دوسرا وسیلہ آخر کیوں بنائیں؟ آپ خود سے بات کر سکتے ہیں۔اگر بغیر از

ضرورت وسیلہ بنایا تو مذموم قرار پائے گا۔قرآن کریم میں تلاش وسیلہ کیلئے دو آیت آئی ہیں۔﴿ وَ ابْتَغُوا اِلَیْهِ الْوَسِیلَةَ ﴾(مائدہ ۳۵)﴿اُولٰئِکَ الَّذِینَ یَدْعُونَ یَبْتَغُونَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیلَةَ ﴾(اسراء ۵۷) میں عذاب جہنم سے بچنے کا وسیلہ تلاش کریں یا فوز جنت کیلئے وسیلہ تلاش کرو اللہ اور بندہ کے درمیان کوئی واسطہ کارآمد نہیں ہوتا ہے۔

ایک عرب بدو نے رسول اللہ سے پوچھا ہمارا رب قریب ہے یا بعید ہے؟ ہم اسی تناسب سے اس کو پکاریں گے۔اللہ نے عرب بدو کو انتظار نہیں کرایا عرب بدو کے سوال کو رسول اللہؐ کے حضور میں پیش ہونے سے پہلے اللہ نے سنا۔جواب میں بھی کلمہ قل استعمال کیا کہا میں رگ حیات سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ نبی کریم کو وسیلہ نہیں بنایا بلکہ خود بتایا یہاں سے واضح ہو گیا کہ وسیلہ کیوں بنائیں ؟وسیلہ فاصلہ پیدا کرتا ہے۔جس ہستی کو بھی اٹھائیں وہ اللہ سے زیادہ رحم والی نہیں ہوگی۔حتیٰ کہ رحمت اللعالمین بھی نہیں ہوں گے۔میرے اور اللہ کے درمیان رسول اللہ حائل ہونگے۔ایسا صرف میرے لیے نہیں بلکہ تمام بندگان الٰہی کیلئے ہے چاہے وہ مجرم ہی کیوں نہ ہوں۔آپ نے لوگوں کو توجہ با آخرت خوف عذاب جہنم سے منہ موڑنے ،بے پروائی برتنے ،اللہ کے بندوں پر نئے سرے سے بت پرستی رائج کرنے کیلئے کلمہ وسیلہ کا اختراع کیا ہے۔آپ نے کلمہ وسیلہ بت پرستی کے لئے تراشا ہے،تاسی محمدؐ سے بچنے کے لئے گھڑا ہے۔مذاہب میں قدیم بت پرستی سے کہیں زیادہ یہ تیر بہ ہدف ثابت ہوا ہے۔جس کے نتیجہ میں کسی بھی قسم کے آئمہ واولیاء کے بت یا بت حجر کوئی بھی غیر اللہ ہو ہر قسم کی عطاء و بخشش سے قاصر وعاجز ہیں۔

حضرت محمد کے نام، آل محمد کے نام، علی کے نام، بت پرستی کا کلمہ گر ایران ہے۔ ایران میں کتنے بت خانے بنے، آنکھ، زبان دل سب پر بت پرستی ہے۔ وسیلہ سائل اور مسئول کے درمیان حائل ہوتا ہے۔ اس کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہیں رکھی جاتی وسیلہ دعوت کفر وشرک الحاد کے سوا کچھ نہیں ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ انسانوں کو دو جگہ قیام کرنا ہے، ایک یہ دنیا ہے، حصول دنیا کے وسائل کیا کیا ہیں کہاں کہاں ہیں؟ سب کو پتا ہیں۔ اگر نہیں پتا تو کسی سے پوچھ سکتے ہیں۔ دنیا دارالاسباب ومسببات ہے۔ سب کو پتا ہے، اگر نہیں پتا تو جاننے والوں سے پوچھ سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی آیا ہے﴿وَ أَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسانِ إِلَّا ما سَعى ﴾نجم:۳۹ اگر انسان ایمان بہ آخرت رکھتا ہے، اس کی سعی وکوشش بھی کرتا﴿وَ مَنْ أَرادَ الْآخِرَةَ وَ سَعى‏ لَها سَعْيَها ﴾سورہ اسراء:۱۹۔ کسب حلال بہت محدود پر قانع ہوجائیں گے۔ کسی کے نیازمند نہ رہیں۔ دوسروں کیلئے خود کو مشکلات میں نہ ڈالیں۔ دنیا میں مال ودولت اور کسب حلال کی ممانعت نہیں اللہ کہتا ہے کہ خالص دنیا چاہنے والوں کو دنیا دیں گے﴿وَجيهاً فِي الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبينَ ﴾عمران:۴۵ دنیا وثواب آخرت چاہنے والوں کو زیادہ دیں گے﴿ وَ مَنْ يُرِدْ ثَوابَ الدُّنْيا نُؤْتِهِ مِنْها وَ مَنْ يُرِدْ ثَوابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ ﴾عمران:۱۴۵۔ اس سے بھی انفاق فی سبیل اللہ کرنا ہوگا کیونکہ جتنی دولت آپ نے جمع کی ہے وہ خالص آپ کی نہیں ہے۔ پانی ہوا زمین اللہ کی ہے آپ نے دانے کو زمین میں دفنایا، آپ یہی کر سکتے تھے، ہر انسان کو اپنا کسب شدہ مال ملے گا، اسی طرح اسراف وتبذیر نہ کریں۔ اپنے مال میں بھی

اسراف نہ کریں۔ سعادت مند انسان وہ ہے جس کی کمائی اس کے بعد بے دینوں کے مصرف میں نہ آئے۔
ان کی زحمت و مشقت سے حاصل ہونے والی دنیا اپنے ہاتھوں باطل کی تائید ترویج اور اشاعت میں خرچ نہ ہو جائے۔ آخرت میں ہمیں حساب دینا ہوگا۔ آیات اسراف تبذیر کا حساب ہوگا۔ مادیات میں مادہ انسانوں میں سے ہی ہوتا ہے۔
دوسری جگہ مرنے کے بعد کی جگہ ہے جہاں مغضوب مقہور ذلت وعتاب سے بچنے کا وسیلہ محرمات منہیات سے بچنا ہے، اللہ کو راضی کرنا ہے، اس کا حکم ماننا ہے۔ یعنی قہر وغضب عذاب جہنم سے بچنا ہے، رضا الٰہی سعادت آخرت جنت دونوں کے وسائل مختلف ہیں۔ قہر و عذاب الٰہی سے بچنے کے لیے اس کے نواہی محرمات سے پرہیز کرنا ہے۔ اگر اوامر و نواہی حق سبحانہ کا ارتکاب کریں گے تو عذاب جہنم کا استحقاق پائینگے۔ جنت کے لیے وسیلہ اس کے احکامات کی اطاعت کرنا ہے، واجبات فرضیات پر عمل پیرا ہونا ہے۔
اگر اپنے لیے خوشنودی اللہ چاہیے تو واجب کردہ فرائض پر عمل پیرا ہو جانا ہے۔ کسی عاصی طاغی محرمات الٰہی کو پائمال کرنے اور واجبات چھوڑنے والے کے لیے دنیوی زندگی میں مال و دولت خاص کر سود والوں کیلئے جہنم جحیم آمادہ ملیں گے۔ ہمیں ترک واجبات، ارتکاب محرمات کے عذاب عقوبت خانہ حق سبحانہ سے نجات کیلئے قرآن میں آئے اوامر نواہی پر عمل کرنا ہے۔

اللہ نے دو عقوبت خانوں کا ذکر کیا ہے ایک جہنم دوسرا جحیم۔ باقی صفات جہنم کا ذکر تقریبا ۷۵ جگہ پر جبکہ جہنم کا تذکرہ ۲۷ بار آیا ہے۔ ان میں

کہا گیا ہے کہ اکثر و بیشتر جن و انس جہنم میں جائیں گے۔ اللہ فرماتا ہے قیامت کے دن جہنم کو جن و انس سے بھر دوں گا۔ ﴿ کَلِمَةُ رَبِّکَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴾ ہود:۱۱۹ ﴿وَ لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴾ سجدہ:۱۳ ﴿لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴾ ص:۸۵۔ ﴿أَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ﴾ اعراف:۱۸۔ ان آیات میں یہ بتایا ہے جہنم میں جانے والے اکثر و بیشتر ہونگے جنت والوں کی نسبت ﴿وَ اجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴾ شعراء:۸۵ ﴿ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴾ انبیاء:۱۰۵۔ اللہ کے من لدن تخلیق کائنات جنت جہنم تمام انسانوں کیلئے بنائی ہے ۔جب قیامت برپا ہوگی تو زیادہ تر تعداد جہنم میں جانے والوں کی ہوگئی۔ جنت میں جانے والوں کی جگہ مومنین کیلئے دیں گے۔

اس کو قرآن نے متعدد ناموں سے یاد کیا ہے لیکن معروف اور رضایت اللہ کے لئے نعمتیں اور جنت ہے۔

اوامر ونواہی پر عمل پیرا ہونا ہوگا کہ یہی وسیلہ ہے۔ اس کے لیے ملائکہ انبیاء خلق کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سبحانہ خالق انسان نے اپنے بندوں کو بتایا ہے کہ یہ حیات حقیر فاسد اور محدود ہے۔ یہاں سے کسی نہ کسی دن جانا ہے۔ اتنا اس دنیا سے دل نہ باندھنا اور نہ ہی حد سے زیادہ وابستہ رہنا۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں! میری ربوبیت اور الوہیت کا اعتراف کرو۔ یہ ان اصنام جماد حیوان و انسان تمہیں جہنم کے عذاب سے نجات نہیں دلائیں گے۔ تاریخ میں آیا ہے اللہ کی طرف سے بھیجے گئے انبیاء کو پذیرائی کم ملی

ہے۔تقرب بہ اللہ اس کی عبادت و بندگی ہے۔جس بندے کو آپ نے اللہ اور اپنے درمیان واسطہ بنایا تو آپ اللہ کے قریب نہیں بلکہ اللہ سے دور ہو گئے۔گویا ایک عالم دین نے اللہ کے بندوں کو بندہ پرستی پر لگایا، اللہ پرستی پر نہیں لگایا۔اللہ نے اپنے تقریب کے حوالے سے دنیا طلبی، مال و دولت، جاہ و مقام عزت یا گناہوں کی بخشش کا مقام کسی نبی کو نہیں دیا ہے۔قرآن میں کہیں نہیں آیا کہ انبیاء آخرت میں شفاعت کریں گے۔انبیاء لوگوں کی دنیا بنانے کے لیے نہیں آئے تھے۔

دنیا دارالاسباب ہے۔اللہ نے بندوں کی ہدایت کے لیے حضرت محمد کو مبعوث کیا۔ان کے ساتھ رہتی دنیا تک ہدایت کیلئے قرآن بھیجا تھا۔قاری قرآن محمد مصطفیٰ ہے۔جہنم کون جائے گا جہنم سے بچنے کا ذریعہ طریقہ کون سنائے گا اس قرآن میں ہی آیا ہے۔بندوں کیلئے اللہ کی طرف سے حجت قرآن محمد ہے۔حجت صرف اسوۃ محمد ہے جس کی ناقل پوری امت ہے۔باقی آئمہ، اصحاب، مجتہدین مقامی علماء کے اقوال بغیر مطالبہ دلیل عمل کرنا بت پرستی، شرک محض ہے۔فتویٰ غیر اللہ بھی شرک ہے۔

اتَّخَذُوا أَحْبارَهُمْ وَ رُهْبانَهُمْ أَرْباباً مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ الْمَسيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ ما أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا إِلهاً واحِداً لا إِلهَ إِلاَّ هُوَ سُبْحانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ توبہ ۳۰۔۳۱

دوسرا خطاب ایھا الذین امنوا ہے یہ قیام قیامت پر ایمان لانے والوں سے خطاب ہے کہ اس خطرناک صورت حال سے بچنے کا وسیلہ اور ذریعہ تلاش کرو۔وہاں قیامت کے دن خلائق کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

آیات قرآن کی روشنی میں ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ جہنم میں کون کون

کس بنیاد پر جائے گا؟ آخر وہ کیا کرتے تھے جو جہنم ان کا مقدر بنی۔ ان تمام میں سرفہرست بلاشک وشبہ وہ گروہ ہے جن میں عاصین، طاغین، متمردین اور سرکش لوگ شامل ہیں جو جہنم جائیں گے۔

عاصیان طاغیان کے لئے دار القیامہ ﴿ن وَ الْقَلَمِ وَ ما یَسْطُرُون ، ما أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُون﴾ قلم ۱_۲

۱_اصحاب الجحیم ﴿وَ لا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحابِ الْجَحیمِ﴾ سورہ بقرہ آیت:۱۱۹ ﴿أُولئِکَ أَصْحابُ الْجَحیمِ﴾ سورہ مائدہ آیت:۱۰، ﴿أُولئِکَ أَصْحابُ الْجَحیم﴾ مائدہ:۸۶ ﴿أَنَّهُمْ أَصْحابُ الْجَحیمِ﴾ سورہ توبہ آیت:۱۱۳ ﴿أُولئِکَ أَصْحابُ الْجَحیمِ﴾ سورہ حج آیت:۵۱ ﴿وَ بُرِّزَتِ الْجَحیمُ لِلْغاوین﴾ سورہ شعراء آیت:۹۱ ﴿فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فی سَواءِ الْجَحیمِ﴾ سورہ صافات آیت:۵۵ ﴿إِنَّها شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فی أَصْلِ الْجَحیمِ﴾ سورہ صافات آیت:۶۴ ﴿ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَی الْجَحیمِ﴾ صافات آیت:۶۸ ﴿قالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْیاناً فَأَلْقُوهُ فِی الْجَحیمِ﴾ صافات آیت:۹۷

قرآن کریم میں ۵۲ بار کلمہ جحیم تکرار ہوا ہے۔

۱_ پہلا اھل عصیاں کے ٹھکانوں کے بارے میں ۵۴ بار تکرار ہوا ہے وہ جھنم ہے ﴿وَ مَنْ یَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزاؤُهُ جَهَنَّمُ خالِداً فیها ، فَأُولئِکَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ وَ ساءَتْ مَصیرا ، أُولئِکَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ وَ لا یَجِدُونَ عَنْها مَحیصاً﴾ سورہ نساء آیت:۹۳، ۹۷، ۱۲۱

جہنم ﴿أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ﴾ سورہ بقرہ ۲۰۶

﴿جَهَنَّمَ وَ بِئْسَ الْمِهاد ، جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصیرُ﴾ سورہ عمران آیت:۱۲، ۱۶۲

﴿وَ کَفی بِجَهَنَّمَ سَعیراً﴾ سورہ النساء آیت:۵۵

﴿وَ لَقَدْ ذَرَأْنا لِجَهَنَّمَ كَثيراً ﴾سورہ اعراف آیت:۱۷۹
﴿وَ الْكُفَّارَ نارَ جَهَنَّمَ خالِدينَ فيها ، وَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصيرُ ، قُلْ نارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ، وَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ جَزاءً ، فَانْهارَ بِهِ في نارِ جَهَنَّمَ﴾سورہ توبہ آیت:۱۰۹،۹۵،۸۱،۷۳،۶۸
﴿كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ﴾سورہ ہود آیت:۱۱۹
صفات جہنم ﴿وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ﴾سورہ ہمزہ آیت:۱
سعیر ﴿ إِلى عَذابِ السَّعيرِ﴾سورہ حج آیت:۴
﴿وَ سَيَصْلَوْنَ سَعيراً ﴾النساء آیت:۱۰
﴿وَ كَفى بِجَهَنَّمَ سَعيراً﴾سورہ نساء آیت:۵۵
سقر ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ﴾
سورہ قمر آیت:۴۸
لظی ﴿كَلاَّ إِنَّها لَظى﴾سورہ معارج آیت:۱۵
وعیدا کہا ہے۔ یہ لوگ جہنم کو پر کریں گے۔ اھل جہنم موجبات دخول جہنم ہے۔
اتباع شیاطین ﴿لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ ﴾سورہ اعراف آیت:۱۸
دشمنان اللہ ﴿وَ يَوْمَ يُحْشَرُ أَعْداءُ اللَّهِ﴾سورہ فصلت آیت:۹۱
اکلوالربی ﴿الَّذينَ يَأْكُلُونَ الرِّبا﴾سورہ بقرہ آیت:۲۷۵
لوگوں کے مال کھاتے ہیں ﴿وَ أَكْلِهِمْ أَمْوالَ النَّاسِ﴾سورہ نساء آیت:۱۶۱
تارکین صلوۃ ﴿قالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴾آیت سورہ مدثر آیت:۴۳
جباراں ﴿وَ اسْتَفْتَحُوا وَ خابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنيدٍ﴾سورہ ابراہیم

آیت: ۱۵

کارکنان معاونین ظالمین ﴿وَ یَوۡمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیۡہِ ﴾سورہ فرقان: ۲۷

اللہ کے راستے روکنے والے ﴿فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ﴾سورہ منافقین: ۲

اللہ کے حدود کو توڑنے والے ﴿وَ یَتَعَدَّ حُدُوۡدَہٗ یُدۡخِلۡہُ نَارًا ﴾سورہ نساء آیت: ۱۴

اللہ نے ان کے دلوں میں مہر و محبت نامی کسی چیز کو خلق نہیں کیا ہے۔ امیر المومنین علی نے فرمایا! اپنے امیر پر قاتلانہ حملہ کرنے والے (ابن ملجم) کو پہلے دودھ پلاؤ۔ آپ اور آپ کے مقلدین جیسا کہ آپ کے رسالہ فتاویٰ مقلدین کے کلمات سے واضح ہوتا ہے، ایک واحد اور اکیلا بیوقوف شخص جو سیوطی لمعہ اصول فقہ سے ناواقف، اثنا عشری کا رٹہ لگا کر ظلم جھیلتا رہا ہے۔

آپ کا طرز فکر یہ ہے کہ اندر سے اسماعیلیت کی حمایت جبکہ باہر سے اثنا عشری کی ساری توجہ کفر و الحادیات پر مرکوز رہے۔ میرے حوالے سے آپ کے فتویٰ شیعت سے اخراج سے پہلے میں نے از خود تمام وسائل شخصی مُلائی چھوڑ دیا تھا کیونکہ میں تجربات سے اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ تمام مذاھب بمعہ شیعہ الحاد کے جال میں جکڑے اور ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ چاہے اس کا جیسے بھی اندازہ لگالیں۔ میں جب شیعہ کے دانشور اور دانش مند علماء کو دیکھتا ہوں جو اپنے اصول و فروعات کا قرآن سے دفاع نہیں کرتے ان کے اندر الحاد کی گہرائی اور الحاد سے دوستی کو دیکھ کر ایسی شیعیت بھلا کس کو قبول ہوسکتی ہے؟ میں نے مسلمان گھرانے میں آنکھ اور کان کھولا تھا۔ جس دن سے آپ نے مسلمانوں کے خلاف الحادیوں سے اتحاد کیا ہے، ان کو الحاد وسیکولر پرستوں کیلئے جینا مرنا قرآن و محمد، علی، حضرات حسنین، خلفاء راشدین

مظلوم کے خلاف لشکر ابرھہ کی طرح پایا ہے۔

وہ تمام علماء جو ملک کے اندر یا ملک سے باہر حوزات علمیہ میں ہوں، مجھے ان سے کسی قسم کے علم اور جہالت کا تقابل کرنے میں کوئی تردد یا جھجک نہیں۔ان کے اور میرے اسلام میں فرق ہے۔ میں اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہوں کیونکہ مسلمانوں کا مصدر قرآن ہے۔مجھ میں اوران میں اتنا فرق ہے کہ میں کہتا ہوں،نجات صرف قرآن میں ہے۔جبکہ ان کی نظر میں نجات الحادیوں سے اتحادو یکجہتی کرنے میں ہے،اس کام میں ہے جس سے رسول اللہ نے منع فرمایا تھا۔ وہ غاوین ہیں ان کا استدلال جلال الدین رومی کے شعر سے استناد کیا ہے۔ان کی انا اوپر ہی اوپر کی طرف گامزن ہے جبکہ میری انا اسی درجہ پر ہے جہاں پہلے سے تھی۔ میں اس علم میں فیل ہونے کی وجہ سے احساس جہالت میں دوسروں سے کچھ زیادہ ہوں۔ایک فیلسوف نے کہا تھا عالم کو جاہل کے سامنے اپنے آپ کو زیادہ متواضع ہوتا دیکھنا چاہیے۔ کیونکہ عالم جانتا ہے کہ جہالت کس بلا اور مصیبت کا نام ہے کیونکہ وہ جہالت کے دور سے گزر چکا ہوتا ہے۔لیکن جاہل نہیں جانتا کہ عالم کیا ہوتا ہے؟ چونکہ وہ عالم نہیں بنا ہوتا،لہٰذا جاہلوں کی غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں۔

یہ مقولہ عمر نے نہیں کہا ہے۔ یہ واقعہ بے بنیاد ہے،عمر بن خطاب نے نہیں گھڑا۔ اگر فرض کریں عمر نے کہا بھی ہے تو صحیح کہا ہے۔آپ کے علماء ومجتہدین اور حکمرانوں سے وہ کئی درجہ افضل ہیں،ان جیسی ہستی اگر علی ابن ابی طالب اور ابوبکر صدیق کے بعد برابر تو دور کی بات، ان سے تین درجہ نیچے بھی ملیں تو پیش کریں۔

جناب نجفی صاحب،سقیفہ اور فدک تیسری صدی کے آخر میں یا بدایت چوتھی صدی کے ساختہ ہیں۔ باطنیہ اسماعیلیوں کا بانی مجوسی عبداللہ میمون دیصانی تھا۔اور اس کو چلانے والے اس وقت سے ابھی تک انہی کے قبضہ

میں ہیں۔ باقی مذاہب کنیات جیسا کہ وقت تعداد کہاں اور کتنی حد تک پہنچ چکے ہیں، آپ دنیا دار لوگ بہتر جانتے ہوں گے۔
ابھی تک حساب نہیں کیا لیکن آپ کو پتہ ہوگا کہ اصل تو وہ لوگ ہیں، ان میں اب بہت جرات وشجاعت درآئی ہے۔ دوسرا اثنا عشری تصوراتی ہے۔ اس کا کوئی وجود ہی نہیں۔ وہ ایک امام بھی ثابت نہیں کر سکتے، جھوٹے ہیں۔ بہر حال سنا ہے کہ جنت کی بنسبت اور امام کے نام سے خلق اللہ کو گمراہ کرنے والوں کو حسبِ گمراہی افراد وہاں ملیں گے۔

آپ کے ایک امام کو ماننے والے جیسے سبائیہ عبداللہ بن سباء یہودی، باقی امام، جیسے کیسانیہ پانچ والے ہیں باقریہ چھ والے، صادقیہ سات والے، موسویہ واقفیہ کا ہر دور میں امام ہوتا ہے۔ اگر محدود معدود ہے ہر دور میں نہیں، بلکہ ہر جگہ محلّہ گاوں میں امام جمعہ جماعت ہوتے ہیں۔ جہاں کہیں چند گھرانے ہوں امام ہوگا۔ ان میں سے دو امام نابالغ تھے محمد جواد اور علی ھادی۔ تو دس رہ گئے، امام رضا خود مامون رشید کے ولی عہد بنے تو نو رہ گئے۔ امام حسن نے امامت معاویہ کے حوالے کی تو آٹھ رہ گئے امام حسین وامام حسن دونوں نے معاویہ کی بیعت میں گزارے۔ بیس سال تک کوئی امام نہیں تھا۔ امام مہدی کو پیدا ہوکر امام حسن عسکری نے شیعوں کے اجتماع میں انہیں نہیں دکھایا تو اثنا عشری کیسے کس طرح بنے؟ اس کے علاوہ واقعہ کربلا کے بعد جن اماموں کا آپ نام لیتے ہیں انہوں نے قیادت امت سنبھالنے سے معذرت کر کے اپنے گھر میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ جہاں تک مجھے شیعت سے نکالنے کی بات ہے یہاں پہلے دیکھنا ہے کہ تاریخ تکوین میں اول کلمہ شیعہ کب اور کہاں استعمال ہوا تھا، کس نے رکھا تھا؟ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ فرق نویسان نے لکھا ہے۔ یہ کلمہ پہلی بار ۴۰ ہجری کو میدان صفین میں مسودہ تحکیم میں لکھا تھا۔ علی اور آپ کے شیعوں کی طرف سے ابوموسیٰ اشعری

اور معاویہ اور ان کے شیعوں کی طرف سے عمرو بن عاص ہوگا اس کے بعد علی کے شیعوں نے اپنے جنایتوں کا نشانہ اپنے امام کو بنایا ہے۔ علی وفرزندان علی سے بغض وعناد میں جس ظالمانہ جائرانہ وحشیانہ سلوک کو اپنایا تھا، وہ ان کا سر کردہ اشعث بن قیس میزبان ملجم مرادی ہے۔ وہ کبھی بھی لائق تحسین قرار نہیں پایا تھا۔ کس نوع کا سلوک روا رکھا ہے۔ ان کی تاریخ سیاہ ترین تاریخ نظر آتی ہے اس تاریخ کو دیکھنا ہوگا۔

قبلہ محترم اس سلسلے میں عرض ہے، شیعہ اثناعشری کے بنیان گذار فاسد ایمان والعمل ہونے کی وجہ سے اس کی ابتداء تا نہایت سب نا گفتہ بہ ہے۔ خاص کر علماء اعلام، عمائد قوم، اساتید درسگاہ اسماعیلی آغا خانی قادیانیوں میں مثل روز روشن نظر آتا ہے۔ مذاہب اسلامی کا مشرکین ملحدین کو ترجیح دینا، علماء اعلام کا انگلش میڈیم اسکول بنانا، جعلی مزارات اور ٹی وی چینل کھولنا، یہ ان کا کام نہیں تھا۔

آپ کے مجھے شیعیت سے اخراج کرنے سے میں نے کچھ نہیں کھویا۔ میرے پاس مسجد محراب ومنبر نہیں تھا۔ شیعوں کے احزاب الحادیہ سے تعاون، میں نے آپ لوگوں کی مسلمانوں سے نفرت کراہت کو دیکھ کر عمامہ عباء قباء بھی پہلے سے اتار پھینکے تھے۔ خمس تو چھوڑ وتحفہ تحائف بھی لینا بند کر دیا تھا۔ میں دین کا دکھاوا کرنے والے سرمایہ داروں کو این جی اوز کا صیاد مانتا ہوں۔ میں ابتداء ہی سے ان مفاد پرستوں کے دعاؤں میں بولے گئے اختتامی کلمات سے الحادیہ کی بو سونگھ لیا کرتا تھا۔ لیکن ڈاکٹر اور مولوی، کسی کو روک نہیں سکتا تھا۔ میں ان تنظیموں کے نمائندگان کو نمائندہ شیاطین سمجھتا تھا۔ میں رغبت وشغف باسلام رکھتا تھا اس لیے مسلمانوں کے دیگر فرقوں کی مخالفت ونفرت کو پسند نہیں کرتا تھا۔ کیونکہ حکم قرآن بھی یہی ہے۔ چنانچہ سورہ روم کی ابتداء آیت میں اللہ نے اہل نصاریٰ کو مشرکین کے مقابل میں

مسلمانوں سے قریب گردانا ہے۔ چراغ اسلام، نور اسلام اللہ نے میرے دل میں پہلے ہی روشن کر رکھے تھے۔ اللہ نے سورہ روم کی پہلی آیت میں فارس مشرک پر روم اہل کتاب کی فتح کی خوشی کی خبر دی تھی، اس دن مومنین خوش ہونگے۔ ہم اسی کو اساس بنا کر چلتے تھے۔ لیکن مدعیان دوستداران علی کے دلوں میں خوارج فاطمی آل بویہ والوں کے کلمات نقش ہو چکے تھے وہ آخر میں ناسور بن گئے جو قابل محو نہیں تھے۔

جناب فقیہ غلات آقای نجفی صاحب

یکے از نقدات دفاع راشدین

یکے از نقدات فقیہ غلات پاکستان وعمائدین علماء پاکستان وفضلا مقیم حوزات ومدارس وائمہ مساجد بر علی شرف الدین وکالت یا دفاع از راشدین، طاہرین وعافین از لوثات خبثا ارباب اقتدار سیاست مدارس قرۃ العین مسلمین معز المومنین گردانا ہے۔ یہاں یہ مقدمہ تاریخ بشریت میں وہ واحد مقدمہ ہے جہاں طیب وطاہر صالحین اس دار فناء سے دار البقاء منتقل ہو کے تین سو پچاس سال کے بعد ان پر غصب خلافت وفدک کا مقدمہ دائر کیا گیا۔ تا سماعت مقدمات ان پر لعن جاری رکھا جائے۔ چنانچہ بعد از مدت بعید لعن نامہ بھی بن گیا، انہیں ظالم وغاصب قرار دیا گیا ہے۔ ان مظلومین سے ان کے غیاب میں یک طرفہ سماعت شروع کی گئی۔ مقدمہ دائر کرنے والوں نے سماعت کنندگان کو بتایا کہ ان سے خلافت اور فدک چھینی گئی ہے۔

ا۔ پہلے مرحلے میں یہ وضاحت کرنے کی ضرورت ہے کہ مقدمہ میں پیش کردہ شکایات تامہ اور معقولات مصادر بھی پیش کریں۔ عرصہ دراز نہیں گزرا کہ تحقیق کنندگان دلسوز نے مصادر کو نا قابل قبول گردانا۔ اس کے تین مصادر بتائے جاتے ہیں سلیم بن قیس، الآمۃ والسیاسۃ اور احتجاج طبرسی، تینوں کو

مخدوش قرار دے کر رد کیا ہے۔ان کی اصل یہاں جزم اسلام، قرآن و محمد ہے لیکن جن کو نشانہ بنایا ہے اسلام کی شخصیات اولیہ حضرت محمدؐ، حضرت زہرا، حضرت عائشہ قرآن وفاداران وشیدان اولین، ابوبکر، عمر اور عثمان حتیٰ حسین بن علی کو شامل کیا ہے۔ان ذوات کو مسخ کرنے میں کسی قسم کی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ پاکستان بننے میں ابتداء اراکین کی خدمات کا قرضہ ابھی تک پاکستانی خزانے سے ادا کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ اپنی پڑھائی کیلئے گئے تھے، دونوں ہاتھوں سے کمارہے تھے، پاکستان مخالف دشمن کے حامی تھے۔

ا۔ان تینوں ذوات نے صدر اسلام میں ابتدائی دعوتِ حضرت محمد قبول کی۔ پھر ہجرت کی اور پھر بذل وانفاق میں سبقت خلوت وجلوت رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ سے صلاح و مشورہ کرنے والے تھے۔ ان کے درمیان کسی قسم کا اختلاف یا ناراضگی نہیں تھی۔ یہ صالح شخصیات میں سے تھے۔ نبی کریم کی معیت میں وفادار رہے۔ ان کے خلاف کسی اہانت، جسارت، اذیت آزار میں پیچھے نہیں ہٹے، اقتدار ملا تو کسی قسم کے عیب ونقص لوٹ مار خاندان پرور دکھائی نہیں دیئے۔

۲۔ان پر سقیفہ فدک کے نام سے بے بنیاد مقدمہ بنایا گیا۔ان مقدمات کے مصادر مردود، مجہول معلوم الفساد ہو چکے ہیں۔

۳۔ یہ ذوات نبی کریم کی وفاداران جان نثاران تھیں۔

میں اس سلسلے میں واضح واشگاف الفاظ وعبارات میں عرض کرتا ہوں کہ میں ان کی وکالت نہیں کرتا۔ کیونکہ میں ان کو کسی بھی جرم و جنایت دین وملت اور خیانت سے پاک و بے لوث جانتا ہوں۔ اپنی علمی قد اجتماعی حیثیت کو سامنے رکھتے ہوئے خود کو ان کے دفاع کیلئے نااہل نالائق گردانتا ہوں۔ میں نے تاریخ سقیفہ یا فدک سے متعلق کتب بہت کم پڑھی تھیں۔ بس اتنا جانتا تھا کہ یہ مظلومین تاریخ ہیں۔ یہ موضوع ظالمین کا گراؤنڈ ہے اس

لئے کسی قسم کا فساد چھیڑنے سے احتیاط برتتا تھا۔ میں اس موضوع کو مسلمانوں میں نفرت انگیز سمجھتا تھا۔ ماضی کے قصوں کو فتنہ پرور لوگ ہمیشہ فتنہ پروری اور فساد کے لئے تکرار کرتے ہیں۔ میں ہمیشہ اس سب وشتم کی مخالفت کرتا تھا۔ ابھی چند سال پہلے مجھے فدک پر ایک کتابچہ لکھنا پڑا۔ اس وقت یہ بات واضح وروشن ہوئی۔ عربی میں ایک ضرب المثل ہے ﴿ایاک اعنی واسمعی یا جارة ﴾ نام ابوبکر وعمر کا لے کر، متہم رسول اللہ کو سنا کر دل کی بھڑاس نکال لو۔ اس کا ہدف رسول اللہ، آپ کے صف اول کے یاران وشیدان رسول اللہ مرام ومقصود تھے۔ آج کل مسلمان ملکوں میں سربراھان کا اپنے خاندان والوں کو دی جانے والی جاگیروں کے لئے مثال بن سکتی ہے۔ لہذا رسول اللہ کو بدنام کرنے کیلئے فدک نامی مقدمہ بنایا۔ اس کے لئے امام فاطمہ کو بنایا ہے۔

قبلہ موقر آپ حضرات کا کیا کہنا، حدیث سازی کے ساتھ ساتھ خود ساختہ واقعات بھی نقل کرتے آئے ہیں۔ آپ نے اور آپ کے بزرگوں نے ازواج نبی کی شان میں نازل آیات چوری کر کے اہلبیت علی کو دی یہ ذوات پاک آپ سے تنگ ہیں، آپ نے مائدہ:۳ تکمیل دین مائدہ:۶۷ نصب سرقت کر کے علی کو شرمندہ کیا۔ مائدہ:۵۵ میں بھی یہی کام کیا۔ مسلمانوں کی شان میں نازل آیات کو سرقت کر کے علی کو دیں۔ علی مال مسروقہ پر افتخار نہیں کر سکتے تھے کہ ہمارے موالی چور نکلے ہیں۔ آیات آپ نے سرقت کیں۔ آپ نے غدیر خم میں علی اور لشکر علی کے درمیان مصالحت کی نشست پر ڈاکہ ڈالا۔ مورخ نے کہیں بھی لکھا نہیں تھا۔ غدیر خم میں علی اور علی کی سرکردگی میں یمن جانے والے لشکر کے درمیان واقع اختلاف نمٹانے کیلئے پیغمبر نے مختصر خطاب کیا تھا۔ آپ نے اس کو اعلان امامت کہا، سرقت اتنی کی کہ اس واقع کو صحابیوں نے لکھنا تک پسند نہیں کیا۔ صحابیوں نے نہیں

لکھا گواہ نہیں ملے، گواہی دینے والا بھی کوئی نہیں ملا۔آپ نے غدیر سرقت کی۔آپ نے مسیحوں سے پیغمبر کی گفتگو سرقت کی۔آپ نے رسول اللہ کے بستر پر حالت اعتذار میں وہ تاریخِ وقت سرقت کی کہ پیغمبر نے قلم دوات منگوایا۔آیات سرقت، واقعات سرقت، ابھی حدیث کے بیچ میں کلمہ گھسانے کی کوشش کی۔جاسوس گھسانے کی کوشش کی۔محدثہ سورہ مبارکہ حج کی آیات کے درمیان میں گھسانے کی کوشش کی۔جس طرح متعہ کی آیت میں کلمہ الی اجل مسمیٰ گھسایا ہے۔قبلہ موقر آپ نے امامت کیلئے سورہ احزاب:۳۳ سورہ شوریٰ :۲۳، سورہ مائدہ: ۳، ۵۵، ۶۷، شعراء۲۲۴ سرقت کیں۔ آیات کی سرقت کی وجہ سے عدالتوں نے مسترد کیا۔آیت اللہ بروجردی نے منع کیا۔آیات سے استناد کی بجائے اعلمیت علی سے استناد۔کیا آپ نے واقعات سرقت کئے۔غدیر مباہلہ ووفات سرقت کیئے۔ان کے تحت نبی کریم نے اسے حضرت فاطمہ کو دیا تھا جن سے حضرت ابوبکر نے واپس لے لیا، حالآنکہ فاطمہ ذوی القربیٰ میں نہیں آتی ہیں۔اس مقدمہ میں چند فریق بنتے ہیں، اب خلافت اور فدک حقیقت میں کس کا حق بنتا ہے؟ کیا سقیفہ میں اجتماع ابوبکر وعمر نے بلایا تھا؟

کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم حقدار ہیں؟ نبی کریم نے ہمیں وصیت کی ہے؟ ابوبکر نے جب نبی کریم کی زبان سے یہ خبر سنی کہ اللہ نے مجھے نبوت پر مبعوث کیا ہے تو کہا امنا وصدقنا، اگر آپ فرماتے ہیں تو سچ فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا آپ کو جنت کی طرف دعوت دیتا ہوں، عمر نے از خود جا کر دار ارقم میں اسلام قبول کیا۔اس وقت سے لے کر خود دنیا سے رحلت ہونے تک اپنے وجود کو اسلام کی سربلندی کیلئے مثل پروانہ جان نچھاور کی۔اس پر زیادہ غور وخوص کرنے کیلئے کوئی خفیہ جگہ تھی یا تہہ خانے تھے، سازگاہ تھے یا کیا چیز تھی، یہ ہمیں دیکھنا ہوگا۔

خلفائے راشدین دشمنان اسلام کے آنکھوں کے خار، دل کا خراش بننے کے باوجود ان کے دور اقتداء میں تصرفات، انحرافات، تجاوزات جو لوگوں نے دیکھا ہو، نا قابل انکار ہو ان کو نہیں ملا۔ انھوں نے ان کے خلاف جعلی مقدمات بنائے۔ ان کے مقدمہ کو یا دعویٰ کو بیان کرنے سے پہلے ان کی تاریخ کو اسلامی تاریخ میں بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

مجھے ان ثلاثہ کی وکالت کرنے یا ان کا دفاع کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ آپ کو یہ ذوات تاریخ اسلام بلکہ تاریخ اقوام وملل میں منفرد مظلومین میں سے ملیں گی جو سرخ رو، نیک نام، محبوب اقتدار کے دوران محبوب عام وخاص تھے۔ اقتدار سے الگ ہونے اور جوار رحمت حق ہوتے وقت بے لوث نیک نام تھے۔ تین سو پچاس سال بعد غلات مردہ نے ان پر سقیفہ اور فدک کے نام سے مقدمہ دائر کیا۔ اصل میں یہ ظالمین حضرت محمد کا نام لکھنے سے ڈرتے تھے، لہٰذا ان تین کا نام بطور توسل استعمال کیا ہے۔

تین ذوات مظلوم ترین مظلومین میں سے ہیں۔ دنیا میں مظلوم ہونے والوں اور ان میں فرق ہے کہ یہ ذوات دنیا سے رخصت ہو کر تین سو پچاس سال گزرنے کے بعد ۳۵۲ سال بعد مظلوم ہوئے۔ ابھی تک ان کی مظلومیت جاری ہے ان کے لئے لعنت نامہ بنایا گیا ہے۔ جسے لاعنین اصلاح طلبان دونوں پڑھتے ہیں۔ امیر المومنین علی کی آخری وصیت ہے ''کونا لظالم خصما وللمظلوم عونا'' قرآن کریم مائدہ میں آیا ہے کہ تمہارے دشمن کو بھی عدالت ملنی چاہیے۔ نساء: ۱۰۵ میں آیا ہے ﴿وَ لا تَكُنْ لِلْخائِنينَ خَصيماً﴾ خیانتکاروں کے ساتھ مت دو۔ لاعنین نے ان ذوات کو نشانہ بنایا ہے۔ ان کے پاس حشیش برابر سند نہیں ہے۔ بدعت ظلم فاحش ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس کو رفع حوائج کیلئے پڑھنے کی ہدایت کی ہے جس طرح مبدع مفسد مفرق امت اجتہاد قرآن بنانے والوں کو

اجتہاد کرنے والوں نے اجرت رکھی ہے۔ ثلاثہ سے دشمنی رکھنے والے اس وقت کے ملحدین مشرکین پہلے دور کی طرح کے ہیں۔ خلفاء سے دشمنی کی نشانی ان پر حملہ کرنے والے شخص کی قبر مزار بنایا ہے۔ یہ خلفاء کو رضی اللہ عنہ نہیں کہتے ہیں جس طرح دوسرے آئمہ کو علیہم السلام نہیں کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ میں خلفاء کو علی سے افضل نہیں سمجھتا، اور خلفاء کو دشمن علی، زہراء، حسین بھی نہیں سمجھتا ہوں۔ میں خلفاء کو امیر المومنین کے بعد تمام اصحاب رسول اللہ پر برتر افضل سمجھتا ہوں۔ عصر معاصر کے تمام حکمرانوں مجتہدین سے افضل و برتر سمجھتا ہوں۔

میں عرض کرتا ہوں کہ میں اس کو اپنے لئے نہ ڈھلنے والا سیاہ نقطہ سمجھتا تھا نہ افتخار سمجھتا تھا بلکہ حکم صریح قرآن کریم اور فرمان امیر المومنین سمجھ کر کرتا ہوں۔ سورہ مائدہ میں آیا کہ دشمن کو عدالت دو، ہمیشہ مظلوموں کا ساتھ دو۔ دنیائے کفر والحاد کی سیکولروں سے محبت و یکجہتی جبکہ مسلمانوں سے نفرت و کراہت مجھے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ بالخصوص خلفاء ثلاثہ کی وکالت کو فرض عینی اور واجب قرآنی سمجھ کر کرتا ہوں۔ حکم امیر المومنین کی طرح کونا لظالم خصماً وللظلوم عونا۔

ان کی ایمان بہ نبوت حضرت محمد میں سبقت، ہجرت میں سبقت، جہاد میں سبقت، بذل اموال وانفاق فی سبیل اللہ اقتدار اعلیٰ پر فائز ہوتے ہوئے جسم ہاتھ شکم پاک طہارت کا ان سے بہتر کوئی نمونہ پیش کریں۔ ان کی صفحات تاریخ جیسا کوئی صفحات اپنے مراجع تقلید فقہا ومجتہدین میں پیش کریں۔ تاریخ اسلام سے عناد و دشمنی اسلام وکفر میں کافرین وملحدین کو ترجیح و تقدیم رکھنا ابھی تک آپ کی شناخت و پہچان رہی ہے۔ خلفاء عظام کے بعد اقتدار ملنے کے نخوت، تکبر غرور عزیز واقارب سے لگاؤ نہ ہونا اعزاء بیت المال پر بوجھ نہ بننے دینا، دنیا سے رخصت ہوتے وقت جو دوران اقتدار لیا

تھا، دوبارہ بیت المال میں جمع کرنے کی کوئی مثال ہے تو پیش کریں۔ ورنہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت نا دست، خالی شکم، خالی بدن، دو بڑے ملکوں میں پرچم اسلام لہرا کر رسول اللہ کے جوار میں حاضر ہونے کی شرافت فضیلت کس کو حاصل رہی؟ امیر المومنین علی نے ان کے مدح میں کلمات کہے۔ اپنی اولادوں کے نام اُن کے ناموں سے موسوم کئے ہیں۔

میں ہاتھ کی طہارت پر موازی ومقائس قرآنی تاریخی کتاب لاسکتا ہوں۔ خلفاء راشدین کے دشمن تنہا شیعہ سنی، اہانت وجسارت خلفاء ام المومنین عائشہ میں برابر کے شریک ہیں۔ سنی مواد بنا کے دیتے ہیں جسے شیعہ عملی جامہ پہناتے ہیں۔ میں امیر المومنین کے آخری لمحات میں اس وصیت پر کہ ظالم کے خاصم رہو اور مظلوم کے معاون رہو، پر عمل پیرا ہوں۔

چار خلفاء راشدین دنیا و مافیھا سے غافلین نہ دنیا نے ایسے خلفاء کو دیکھا ہے نہ آئندہ دیکھیں گے۔ خلفاء یعنی زرق و برق سیاہ وسفید نرم و خشم کے مالک، لیکن انہیں کچھ بھی خیرہ نہیں کر سکا۔ اگر کچھ ان کی حیات طیبہ کے بارے میں چند سطور تقرب الی اللہ کی خاطر لکھوں تو نا مناسب نہیں ہوگا۔ پہلے یہ بات مان لیں کہ دنیا کی ہر زیبائی اس کیلئے ہے جو زیبہ طلب ہے دنیا کی عیش اس کیلئے جو عیش طلب ہے۔ اقتدار میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز اس کیلئے مباح ہے لیکن ہر چیز سے پرہیز ہر چیز سے گریز اس کے معنی ہیں کہ وہ اس اقتدار پر آئے ہیں قرآن کریم سورہ قصص آیت: ۸۳

﴿**تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُها لِلَّذينَ لا يُريدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَ لا فَساداً وَ الْعاقِبَةُ لِلْمُتَّقين**﴾ آخرت کا گھر ان کیلئے مخصوص رکھا ہے جو زمین میں فتنہ وفساد نہیں کرتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اقتدار بہت بری چیز ہے۔ سابق صاحب اقتدار کی نجات خطرے میں ہے۔ قرآن نے فرمایا ہم آخرت کے دن اس دن کی سعادت کو

ان ذوات کیلئے مخصوص کریں گے جو زمین میں شہرت طلبی، اقتدار طلبی اور نام بلندی نہ چاہنے والے ہیں۔ آیا دنیا میں اقتدار اور شہرت سے کوئی بعض رہ سکتا ہے؟ ہارون الرشید جو ملک الملوک دنیا تھا اپنے دور میں امپراطور عالمی تھا۔ اس کے گھر میں دو نوعیت کی تازہ غذا پہنچی، ایک کا نام فالودہ اور دوسری بھی اس جیسی غذا آ گئی۔ دستر خوان پر بحث ہوئی کہ ان دونوں میں سے کون سا اچھا ہے؟ کوئی فیصلہ کن حقیقت پر مبنی جواب نہیں دے سکا۔ قاضی القضاۃ ابو یوسف کو بلایا گیا ابو یوسف سے پوچھا کہ ان دو غذاؤں میں سے کون سی اچھی ہے؟ اس نے کہا امیر المومنین جب تک لقمہ نہ لے لوں، دیکھ نہ لوں کیسے جواب دے سکتا ہاں؟ آپ درست فرما رہے ہیں۔ دونوں غذا کو سامنے لایا گیا۔ ابو یوسف نے دونوں سے چکھا۔ دستر خوان برخاست ہونے کے بعد ابو یوسف سے پوچھا ہاں اب بتائیں؟ تو اس نے کہا امیر المومنین حق بات تو یہ ہے کہ دونوں میں مصالحت ہوئی ہے۔ یہ بات سننا تھی کہ محفل میں زعفران زار بن گئی۔ اس جواب پر ایک لاکھ ہارون الرشید کی طرف سے اور ایک لاکھ اس کی زوجہ نے انعام دیا۔

لیکن یہ علی ہیں ان کا بھائی عقیل ہے جو بچوں والا ہے۔ اپنے ماہانہ رواتب میں اضافہ کرنے کی درخواست کر رہا ہے نابینا بھی ہے۔ علی نے سیخ کباب آگ پر رکھا اور عقیل سے کہا لے لو انہوں نے ہاتھ لگایا تو جل گیا فرمایا ﴿ویلک عطا انہ من العذاب ولا این من العزاء﴾ تم گرم لوہے کی تکلیف سے فریاد کرتے ہو اور مجھے جہنم کی طرف دعوت دیتے ہو۔ یہ علی ہیں، ایک شاعر نے آ کر علی کی مدح میں ایک شعر کہا، جواب میں علی نے کہا! بدترین خلیفہ، بدترین حکمران وہ حکمران ہے جس نے لوگوں کے ذہن میں رسوخ کیا کہ ہمارے حکمران تعریف سے خوش ہوتے ہیں۔ مغیرہ بن شعبہ علی کے پاس آئے اور کہا طلحہ و زبیر کو ایک دو عہدوں پر لگا دیں تا کہ فتنہ خاموش ہو

جائے۔علی نے فرمایا میرا خیال بھی یہی تھا لیکن جب ان کی بھی خواہش ہے تو پھر دینا خیانت ہے۔عمر بن خطاب اونٹ پر سوار ہو کر شام گئے، مسیحوں نے شرط لگائی تھی کہ ہمارے ساتھ صلح کیلئے خلیفہ خود آئیں۔عمر شام پہنچے بادشاہ سے صبح ملنے جانا تھا کسی نے کہا کہ وہ تو بڑے دبدبے والے ہیں۔ آپ اونٹ کی بجائے گھوڑے پر سوار ہو جائیں۔آپ ایک رومال دوش گردن پر آویزاں رکھتے تھے، اس کیلئے ایک ریشمی رومال لائے دوش پر وہ لگایا دو قدم آگے بڑھے، گھوڑے پر سوار ہوئے۔اپنے ساتھیوں سے کہا افسوس ہو تم لوگوں پر تم نے مجھے گمراہ کیا، رومال پھینک دیا۔اپنا پرانا لباس دوبارہ لیا۔ایک خلیفہ عمر باہر کسی درخت کے سامنے سوئے ہوئے تھے کہ ایک عرب آ گیا اور کہا کہ یہاں کون سویا ہوا ہے؟ بولے امیر المومنین، کہنے لگا، سو جاؤ سو جاؤ ملک کو عدل وانصاف سے آپ نے بھر دیا ہے، ہمیں اب کسی سے خوف نہیں ہے، آپ آرام کریں۔ابا بکر نے دنیا سے جاتے وقت کہا میں نے کوئی اچھی غذا نہیں کھائی ہے، کوئی اچھا لباس نہیں پہنا ہے، جتنا پیسہ خرچہ کیلئے میرے دوستوں نے تجویز کیا ہمیشہ اسی پر میں نے گزارا کیا، آج میرے وارث اس مال کو بیت المال میں واپس دیں، دو پرانی چادریں اپنے کفن کے لئے استعمال کیں۔عثمان جس پر سو سال کے بعد پیدا ہونے والے ابو حنیفہ کی دعا لاگوں کر کے اعتراض کرتے ہیں ان کی بھی نظیر نہیں ملتی۔تیس ہزار کا لشکر جو جنگ تبوک پر روانہ کیا گیا تھا، اس میں پندرہ ہزار سپاہ کا آنے جانے کا خرچ کیلئے عثمان نے اپنے ذاتی مال سے دیا تھا۔اہل مدینہ کو پانی کے قحط کا سامنا تھا جس کے لئے عثمان نے کنواں خرید کر کے اہل مدینہ کے لئے وقف کیا۔نیک فطرت انسان تھے انہوں نے کوئی مال نہیں کھایا۔اپنے رضائی بھائی کو مصر میں اس لئے لائے تھے کہ عمر عاص خیرات نہیں دے رہا تھا۔امیر المومنین علی نے بھی عقیل کو والی مدینہ بنایا، بصرہ میں

ابن عباس کو بنایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ذوات ابا بکر وعمر، کو سقیفہ میں نہیں بلایا۔ سقیفہ میں بلانے والے انصار تھے وہاں جا کر یہ نہیں بتایا کہ ہماری خدمات ہیں۔ مجھے بناؤ عمر کو بناؤ عثمان کو بناؤ ایسا نہیں کہا کہ یہ منصب تم نہیں سنبھال سکتے۔ تمہاری خدمات کا اجر اللہ دے گا۔ اس مملکت کو ہاتھ سے جانے مت دیں۔ عرب قریش کے علاوہ عرب کسی کو نہیں مانتے تھے۔ ایک قریشی کا انتخاب کرو۔ ان کے دورِ خلافت کے کارہائے نمایاں اور خدمات اگر سنہری حروف سے بھی لکھی جائیں تو بھی کم ہوگا۔

خلفائے ثلاثہ فدایان وشیدایان اسلام ہیں۔ جس دن محمدؐ نے اسلام کی طرف دعوت شروع کی اس کے بعد کی تمام جنگوں میں شرکت کرنے والوں میں یہ حضرات تھے۔ آپ کس کو سزاوار سمجھیں گے؟ دنیائے مسلمان ان کو مانتی ہے۔ لیکن خلافت ریاست سے اسلام کے خاطر علی نے بے اعتنائی برتی پرواہ نہیں کی کسی بھی چیز میں ان کا ساتھ دیا ان کے احترام میں اچھے الفاظ میں یاد کیا۔ امیر المومنین کے ان کلمات سے متاثر ہو کر ہم نے حسین ابنِ علی کے اقدامات کو اسلام سمجھ کر شیعہ مذہب کی خدمت کی سنیوں سے غدیر کروائی ماہ مبارک رمضان میں دعا افتتاح، دعا ندبہ جاری کی۔ دعائے افتتاح، شیعہ ترویج سے متعلق کتب چھپوائی۔ لیکن قرآنی شواہد کثیرہ سے یہ ثابت ہوا کہ اگر اسلام قرآن، محمد، علی، زہراء، حسنین کا کوئی دشمن ہے تو صف اول میں انہی شیعہ کو پایا ہے۔

قابل ازخود سماعت ازخود قضاوت اخراج از شیعہ عرصہ دراز سے جاری ہے لیکن مخالفین ومزاحمین ان کے موازین ہونے کی وجہ سے ان کے خلاف کچھ تحریر لکھنے سے قاصر ہیں۔ برخلاف عزاداری میری قرآن فہمی بھی ان پر گراں گزری رہی تھی جس طرح دیگر عمائدین نے وقت پر گزرا ہے ایسے ہی اس وقت میں اپنے آخری لمحات سے گزر رہا ہوں اور میرا قلم و بیان اپنی

آخری ہمت سے گزر رہا ہے۔ انہوں نے اسباب وعلل قیام امام حسین کو جس بری طرح مسخ کیا، میرا منشور تھا کہ قیام امام حسین کو مسخ کرنے کے محرکات و وجوہات کو اصول قرآن اور اسوہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانچے سے گزاروں۔ اس وقت مجھے معلوم نہیں تھا محدث نوری فصل خطاب فی تحریف کتاب رب الارباب لکھنے والے ہیں۔ اگر معلوم ہوتا تو ہم نہیں چھپاتے، دین اسلام کی اساس قرآن اور اسوہ حضرت محمد ہیں۔ یادامام حسین بغیر استناد بقرآن اور محمد ہزیان افسانہ لغویات اکاذیب غلات ہے۔ یاد بود میں کہیں مظاہر اسلامی نہیں تھیں ہم یاد بود نہیں منا رہے، جس طرح آقائے سبحانی کہتے ہیں یہ یاد بود امام حسین نہیں تھا بلکہ یہ رقاصان اہل فسق وفجور، مزاحم اسلام، قدیم وجدید خوارج کے یاد بود تھے۔ نہ ان کے مندرجات جو ذکر کیئے ہیں، اس میں آپ نے غلط بیانی کی ہے، وہ بھی نہیں ہے صرف ایک بات جو میری سمجھ میں نہیں آئی ہے اور نہ آنے کی کوئی صورت نظر آتی ہے۔ وہ تین کلمہ شیعہ اثناعشری کے مسلمات کا انکار ہے۔ اگر اثناعشری ماضی میں دیکھیں تو اشعث بن قیس ہے۔ اگر حاضر میں دیکھیں آغا ساجد، آغا جعفری، آغا حیدر علی جوادی پی پی کا اتحادی اور پی ٹی آئی کا اتحادی راجہ ناصر ہیں۔

عرض کرتا ہوں کہ آپ کے مسلمات کا استناد دلائل عقلی قرآنی سے نہیں ہے۔ یہ آپ کی اندرونی علاقائی قرارداد دین ہے۔ جیسے اذان میں خلیفہ بلا فصل علی ولی اللہ، حی علی خیر العمل، بے اساس و بے معنی کلمات کو عبادت اللہ میں شامل کر رکھا ہے۔ ان کا ذکر مقرون بلعن کے علاوہ کچھ نہیں ہے اس بے اساس و معنی ذکر کو عبادت میں شامل کر کے گھروں میں خصوصی طور پر پڑھنے کا اہتمام کرنا نہ قابلِ تحلیل علمی عمل ہے، جاہلیت اولی کی عورتیں کی سنت ہے۔ قرآن عظیم، نبی کریم، راشدین اور سرورداں مسلمین سے بعض، دلوں

میں کدورت و کراہت کے قرآئن شواہد کثیرہ موجود تھے جو نا قابل رد تسلیم نا گزیر ہے۔علی و فاطمہ پر بغض ثابت کرنا تحلیل تجزیہ طلب ہے کیونکہ ان سے بغض عداوت کے طور طریقے منافقین ٹولے ہی ایجاد کرتے ہیں بیوقوف ہیں وہ لوگ جو اس ضمن میں مال و دولت اور عیش و نوش کو کامیابی سمجھتے ہیں۔
یہاں قرآن کا ذکر مقصود مطلوب ہے، ان کا غصہ نہیں اترا کہا کہ قرآن ناقص ہے۔امیر المومنین کی کتاب امام کامل مصحف فاطمہ پر کروٹ، قرآن سے جنایت، ڈاکہ مانع خطبہ عمر، معتزلی مجھول، ترسیل مرسلات حتیٰ کہ مدافعین و مستضعفین بھی شرمندہ ہیں۔آیت اللہ سید علی میلانی نے اسے مرسل کہہ کر مسترد کیا ہے۔لیکن آپ کے ہاں کوئی مستند عند الکل مسلمات نہیں ہیں۔
میں اپنی جائیداد، زمین، اشجار اور بعض کتب کی فروخت کر کے قناعت کی زندگی پرسکون طریقے سے گزار رہا ہوں۔مجتہدین کے معکوس کہ آیات قرآن کریم سے من پسند استفادہ، رسول اللہ سے زیادہ اختیارات کا استعمال، علماء کو کمیشن دے کر خمس اکٹھا کرنا، دین کی بجائے مغربی ایجنڈے پر عمل پیرا ہونا، رضا مندی سے مالِ امام کو مغربی ملکوں میں منتقل کرنا، وہاں جاگیریں بنانے کے خواب اور ان سب کاموں کے لئے خلافت و فدک جیسی کہانیوں اور سازشوں سے دین کو سبوتاژ کرنا قابل مذمت ہے۔رسول اللہ کو دنیا میں برسر اقتدار، اقرباء پرور دکھاتے ہیں، علی کو اقتدار پرست، فاطمہ زہراء دختر رسول کو ارباب اقتدار والوں کی بیٹی جیسا دکھاتے ہیں۔جیسے بلتستان و سرگودھا سے، ایسے ہی پورے ملک سے فدک کا جھوٹ الاپا جاتا ہے کہ زہرا روتے روتے دنیا سے رخصت ہوئیں۔ہماری جان و مال آپ پہ فدا کہنے والے، آپ کی اہانت و جسارت اور توہین کا کوئی پہلو نہیں چھوڑتے۔اُن کے نام پر مسلمانوں کو لعن طعن کرنے کے لئے ایام فاطمہ مناتے ہیں، جسے کوئی ادنیٰ سا عقل و شعور والا بندہ بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔

ان کا مسلمانوں کے خلاف حد سے تجاوز کردہ غم وغصہ ہے کہ انہوں نے غاصبانہ اور ظالمانہ طریقے سے خلافت کو علی سے چھین لیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ تحقیق کرنا چاہے کہ شیعہ مذہب وجود میں لانے کے کیا اسباب اهداف غایات معقول مربوط رکھتے تھے؟ کس حد تک اسلام و مسلمین اقدار اسلامی حقوق اسلامی کے محافظ پائدار اور جانبداری رکھتے ہیں تو ان کے تاریخی صفحات ان تمام مسائل میں سیاہ نظر آئیں گے۔ ان کی کوئی تاریخ حق وانصاف کے قریب نظر نہیں آتی۔ ان کا ہر دعویٰ متشدد متفرق اور ایک کو چھوڑ کر دوسرے پر چھلانگ مار رہا ہوتا ہے۔ پھر اس کو چھوڑ کے اُدھر جاتے ہیں، غیر مربوط نظر آتے ہیں، محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے اوباشوں سے اور جاہلوں سے اقوال جمع کئے ہیں۔ غلط کو اٹھا کے اس کو اچھالتے ہیں اس میں وقت گزر جائے، توانائی گزر جائے کوئی حرج نہیں۔ بطور مثال ابھی فقیہ غلات نے لکھا ہے کہ میں حضرت علیؑ کے سورج پلٹانے کو نہیں مانتا۔ اس دور میں بلکہ قدیم دور میں بھی منظومہ شمسی ہے، سورج ایک چیز نہیں بلکہ گیارہ ستاروں کا مجموعہ ہے ان میں ایک ہماری زمین ہے۔

۱۔ جانشین رسول یکے از اقنومات مذاہب۔ صرف جانشین رسول اللہ کا مطالبہ تنہا بغاوت علی الاسلام نہیں ہے۔ جس دین کو محمدؐ لائے اس میں خاندانی تصور کو دفنایا ہے جبکہ آپ نے زندہ کیا ہے۔ نبی کا کوئی جانشین نہیں ہوتا۔ پیغمبر تیرہ سال مکے میں رہے آپ کے پاس ملت سنبھالنے کے کی طاقت نہیں تھی۔ نبی دنیا سے گزر گئے ہیں تو نبوت بھی ساتھ گئی اللہ نے نبی کو کوئی حق نہیں دیا ہے کہ نبی اپنا کوئی جانشین بنائے۔ اس کو دنیا کے ضرب المثل لگانا بد نیتی اور فساد پر مبنی ہے۔

۲۔ کہتے ہیں کہ امامت منصوب من اللہ ہے، قرآن سے ثابت ہے۔ انہیں چاہیئے کہ قرآن سے چندین آیات بتا دیں؟ نص کے معنی کا یہ جو مفہوم لیا ہے

کہ نظر میں آتا ہے، عقل میں آتا ہے، اس کا دوسرا احتمال نہیں۔ صرف یہی احتمال، یہی مفہوم جو ابھی سمجھ میں آرہا ہے وہی واحد حل ہے۔ آپ نے جن آیات کو اٹھایا ہے وہ آیات امامت سے مربوط ہیں نہ جانشین سے مربوط ہیں نہ علی سے مربوط ہیں نہ دیگران سے مربوط ہیں۔ سورہ مائدہ کی آیت تین میں فرمان الٰہی ہے ﴿ **الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ** ﴾ یہ آیت نو ذی الحجہ کو نازل ہوئی ہے جبکہ نصب علی اٹھارہ کو ہوئی ہے۔ تو کیا تکمیل پہلے اور نصب بعد میں ہوئی ؟ اگر منصب امامت مفعول شرعی ہوتا تو حکومتیں نہیں بنتیں۔ ایران میں جمہوریت قائم نہ ہوتی، تکمیل اور نصب دونوں اٹھارہ کو ہونے چاہیئں ۔ یہ کون سی منطق ہے کہ تمام دنیائے اہل لغت اور قرآن بطورِ قاطع ایک معنی لیتا ہے جبکہ آپ کچھ اور الگ معنی لیتے ہیں۔ ازواج نبی سے خطاب ہے۔ اس آیت کی بیچ سے ایک ٹکڑا اٹھا کے اس کو اپنی شان میں لگانا اس سے زیادہ ظلم کیا ہوگا اسے دن دیہاڑے چوری ہی کہیں گے جس طرح یوسف کے بھائی یعقوب کے سامنے یوسف کو چرا کے لے گئے ۔ یہ ایسا جرم وجنایت ہے جو کسی جنگل میں بھی دن دیہاڑے نہیں ہوتا۔ اور سنیوں کی کون سی الگ املاء ہے جو آسمان سے اتری ہے؟ کہتے ہیں، اُن کی روایت ہو جائے، روایت جس کی بھی ہو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ روایات کی حیثیت وہی ہے کہ پیغمبر نے جمع کرنے سے منع فرمایا تھا۔ اس سلسلے کی کسی ایک آیت کا دوسری آیت سے دور دور تک کا واسطہ نہیں۔ نص تو چھوڑیں، احتمال بعید بھی نہیں ہے۔

۳۔ نص وہ ہوتی ہے جو صاحب پر نازل ہوتی ہے دوسروں پر نہیں۔ علی نے کوئی دعویٰ نہیں کیا کہ یہ منصب میرا ہے۔ یہ منصب اگر علی کا ہے اور حق ہوتا تو اس طرح کی غلیظ باتیں ان کی شان میں بولنا کیا ٹھیک ہیں؟ اگر علی کا حق لیا ہے تو بات کریں، لیکن قرآن سے اہانت کس بات پر؟ کلمہ گو مسلمانوں

کے مقابل میں کفر والحاد کی جانبداری کس بات پر؟ دین میں بدعتیں کس بات پر؟ توسل کے نام سے بت خانے کس بات پر؟ آپ کے تمام تصرفات ضد اسلام، ضد قرآن، ضد محمدؐ میں ہیں۔ کوشش کرتے ہیں کہ محمد کو کسی صورت کنارے پر لگائیں۔ قرآن کا نام لیتے ہوئے ان کے گلے میں کڑواہٹ اور خراش آتی ہے۔ یہ مسلمان ہیں، کتنا قرآن پر ظلم کیا ہے۔ نہ اس امامت کا سرا ملتا ہے، نہ پیر ملتا ہے، نہ کمر ملتی ہے، نہ وسط ملتا ہے، صرف الحاد ہے۔ جو چیز نظر آتی ہے جس کو استقامت سے پکڑے ہوئے ہیں وہ الحاد ہے بے دینی ہے۔ جس طرح عزاداری کو تمام جرائم جنایت، ضد اسلام بنا کر کھڑا کر رکھا ہے، کفر کو زندہ کر رکھا ہے۔

اسلام اور مذاہب اسلام کی تاریخ حضرت محمدؐ سے جوڑی ہوئی ہیں۔ تاریخ سے اگر پوچھیں کہ اسلام کب آیا؟ کس نے لایا اس کی خوبیاں کیا ہیں؟ جواب ملے گا اس کو لانے والے محمد ابن عبداللہ امین عرب ہیں۔ اسلام کی کوئی اور سند نہیں، سوائے محمد کے۔ اسلام کا ڈھانچہ اساس قرآن ہے جس کو لوح محفوظ سے امین وحی جبرئیل امین نے قلب محمدؐ پر نازل کیا۔ تاریخ قرآن کیا ہے؟ تاریخ قرآن وہ تاریخ ہے جو محمد کی بعثت سے شروع ہوئی ہے اقرء باسم ربک الذی خلق۔ محمد کی تاریخ کیا ہے؟ محمدؐ کی تاریخ نزول اقرء باسم ربک الذی خلق سے شروع ہے۔ قرآن کی تاریخ کیا ہے محمد ابن عبداللہ کی بعثت سے ہے۔ دین اسلام ایک دین ہے، لاعیب لاریب لاشک اس جیسا کوئی دین دنیا میں نہیں ملے گا۔ اسلام کے مقابل میں آج صف مقدم میں مقدمۃ الجیش میں مذاہب کھڑے ہیں۔ مذاہب کب بنے کس نے بنائے مذاہب مصنوع تراش تین ادیان منحرفہ کے نمائندے یہود و نصاری مجوس آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ اتفاق سے دوسری ہجری کے آخر میں بغداد کی جیل میں باسم باطنیہ کے نام سے بنایا ہے۔ مذاہب کثیر التوالد ہیں لیکن

بنات صلبی میں ایک کا نام شیعہ ہے۔شیعہ کا بانی کون ہے؟ اس کی تاسیس کہاں سے ہوئی؟ کس نے اور کیوں کی؟ اس کی تاسیس میدان جنگ میں امیر المؤمنین سے عذر خیانت کے لئے بنی۔ قائد لشکر اشعث بن قیس تھا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگر اس کی قیادت سنبھالنے والے منحرفین ہیں۔ان کے دلوں میں بغض وعناد اسلام ہے، یہ بغض محمد سے، قرآن سے اور سابقین اسلام کے بغض میں جل رہے ہیں۔ان کے دلوں میں ایک مذہب معتزلہ نے اور نسل معتزلہ سے ابوالحسن اشعری نے بنایا۔شیعہ بننے والے خوارج، اشعث ابن قیس نے علی اور عثمان پر سبُ وشتم کیا۔لیکن معاویہ اور ابوبکر کو کچھ نہیں کہا اور آج تک ابوبکر کے اقتدار کے دوران تصرفات انحرافات مظالم کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اپنے دوران قیادت میں صرف شدہ غذا کی رقم واپس بیت المال میں جمع کی۔تاریخ مذہب نا گفتہ بہ ہونے کی وجہ سے وہ شرماتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہماری تاریخ دیگران نے لکھی ہے۔

یہاں یہ بتانا ہے فقیہ غلات، عوام غلات کی آنکھوں میں خار بننے والی ثلاثہ کی کیا تاریخ ہے؟ اسلام میں ان کی کیا تاریخ ہے؟ اسلام میں انھوں نے کیا خدمات انجام دی ہیں؟ یک از جہاد پریشان کن ہیں یہ مشرکین تھے۔مکہ کے برگزیدہ مشہور معروف ارباب اقتدار والے خاندانوں سے تھے ابا بکر اپنے خاندان کے رئیس تھے عمر ابن خطاب بنی عدی کے رئیس تھے۔ مصعب بن عمیر خاندان میں، عثمان بن عفان ہر کوئی اپنے اپنے خاندان کا وجیہ چہرہ تھا۔پیغمبر پر ایمان پہلے کس نے لایا؟ دین کو بچانے کے لئے اھل و عیال، بچوں کو مشرکین کی زد میں رکھ کر خود ہجرت کرنے والے تھے۔اگر فقیہ غلات آمادہ ہیں تو ہم شخصیات کا تعارف کرائیں گے۔آپ اپنی شخصیات کو لاؤ جن زوات کو اپنا امام سمجھتے ہیں انھوں نے امامت نہیں کی ہے۔انھوں نے دعویٰ نہیں کیا ہے کسی اور نے ان کے نام سے لوگوں کو جمع کیا ہے۔

کبھی اپنے آپکو جعفری متعارف کرتے ہیں مذہب جعفری کے پانچ فرقے ہیں آپ ان میں کون سے فرقے سے ہیں؟
کبھی آپ اپنا تعارف امامیہ سے کرتے ہیں امامیہ کے بھی چند فرقے ہیں۔ قاتل عمر بن خطاب کا بت خانہ بنایا ہے کعبے کو گرانے والے شخص کی پتلے کی زیارت کرنے والے بھی شیعہ ہیں۔آپکا ان میں سے کونسا فرقہ ہے؟ مختلف ناموں سے تعارف حضرت زینب کے نام سے کتنی جگہ بت خانے اور حضرت علی کے نام سے بت خانے بنائے ہیں۔لوگوں کے شکوک وشبہات بنتے ہیں، انہیں واضح کریں۔

ہم ابتدا میں لادینوں کے تنہا خلاف نہیں تھے بلکہ بلتستان کے بڑے پائے کے علماء بالخصوص آقای شیخ غلام محمد غروی، آقای سید علی موسوی، شیخ محمد حسن جعفری، سید محمد علیشاہ، سید محمد طہ، آغا حسین، سید عنایت، گول شگر چھترون، آغا محمد طہ صاحب، آغا مبارک، شیخ محمد صادق کچورا، قاضی امام جمعہ شگر کے امام جمعہ سید حسین کے بھی خلاف تھے۔ میرا نقطہ اختلاف یہ تھا کہ پاکستان میں شیعوں کو سلطنت ملنی چاہیے یا سینوں کو یا مسیحوں ہندوؤں کو یہاں سے نکالنا چاہیے؟ ایسی باتیں، چھوٹا منہ بڑی بات کے مصداق ہیں۔ یہ انتہا پسندی ہوگی کہ میں یہاں قیام حکومت اسلامی کا حامی ہوں، داعی نہیں ہوں۔ کیونکہ مجھ سمیت ہم سے اوپر علماء کو حکومت چلانے کی الف۔ب تک نہیں آتی۔ یہاں علماء بغیر کسی امتیاز کے شیعہ، سنی یا وہابیوں نے اسلامی نظام سے متعلق کوئی درس لیا ہوا ایسا نہیں ملے گا نہ وہ کوئی کتاب قانون پڑھتے ہیں۔ بلکہ بقول ابوالحسن ندوی وہ مسلم تشخصات کے بھی خلاف ہیں۔ بقول ڈاکٹر اسرار ہندوستان میں مسلمان اپنے ہندو بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ حیرت ہے انہوں نے ہندو مسلم بھائی بھائی کس سند سے لیا ہے؟ ایسے ایسے عالم پیدا ہوئے ہیں جو اسلامی نظام سے متعلق الف۔ی تک ایک حرف بھی

نہیں جانتے ۔ یہاں جو خود کو اسلامی حکومت کے داعی کی حیثیت سے متعارف کراتے ہیں کیا خود ان کے منہ سے کبھی اسلام کے تصورات سنے ہیں؟ بتائیں کیا اسلام کے تصور کی روشنی میں پاکستان میں عورت ملک کی سربراہ بن سکتی ہے یا نہیں بن سکتی؟ حکومت عبدالحمید کے مقابلے میں علامہ اقبال کے افکار کا گرویدہ ہونا عجب ہے۔ کیا اقبال و جناح تجدید کے داعی بنے؟ وہ بھی بے حجاب، بنگلہ دیش میں نہیں۔ متجددین نہیں لیکن کردار سے ثابت کیا ہے ۔ وہ اسلام، قرآن اور اسوہ محمد والے اسلام کے داعی نہیں تھے۔ وہ قبلہ مولانا مودودی تھے، وہ سیکولر تھے، خالص اسلامی نہیں تھے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ کہتے ہیں پاکستان اور بنگلہ دیش میں خواتین سربراہ بن سکتی ہیں۔ پاکستان میں موجود نام نہاد دیندار امامیہ اصغریہ کے نزدیک بھی عورت سربراہ بن سکتی ہے۔ اس طرح ان کے بعد والوں نے اسلام جناح و اقبال کو اٹھایا ہے۔ آغا عارف پر فتویٰ جاری کیا۔ یہاں ایک واقعہ نقل کرنا دلچسپی کا باعث ہوگا۔ ایک جگہ تین درویش بیٹھے ہوئے تھے۔ کوئی تاجر تین روٹی اور ایک مرغی لایا۔ تینوں نے دیکھا ایک مرغی اور تین روٹی ہر ایک کیلئے صرف ذائقہ کی حد تک ہوگا۔ کوئی اثر نہیں ہوگا، ایسا کوئی فارمولا بنائیں کہ ہم تینوں میں جس کا نام اچھا ہو وہ کھائے گا۔ تینوں نے اتفاق کیا جس کا نام دیگر دونوں کی نسبت اچھا ہو۔ ایک سے پوچھا اچھا بھائی پہلے آپ بتائیں آپ کا کیا نام ہے اس نے کہا حیدر کرار دوسرے سے پوچھا آپ نام بتائیں کہا احمد مختار تیسرے سے کہا اچھا بھائی بتاؤ آپ کا کیا نام ہے اس نے کہا پاک پروردگار۔ عالم اسلامی میں اس وقت ہر طرح کا مقام اور سوچ رکھنے والے علماء کی کمی نہیں ہے۔ میں ایک عرصے سے نماز غیر شیعہ غیر سنی پڑھتا ہوں۔ یعنی ہاتھ کھول کر پڑھتا ہوں پاؤں نہیں دھوتا، سجدہ گاہ نہیں رکھتا ہوں۔ شہادت ثالثہ اور حی علی خیر العمل نہیں پڑھتا ہوں۔

مسلمات شیعہ جیسا کہ کتب مصطلحات میں آیا ہے

مسلمات معجم فلسفی تالیف دکتور صلیا ج۲ ص ۳۷۲

المسلمات قضایا تسلم من الخصم دینی علیا الکلام لدفعه سواء کانت مسلمة فیما بینها اولین اهل العلم

والمسلمات عند ابن سینا قسمان معتقدات وماخوذات فهی ثلاثه اضاف ۔

۱۔الواجب قبولها والمشهورات والوصحیات۔

۲۔الماخوذات فهی صفان مقبولات تقریرات وهذا صف الاخیر یشتمل علی المصادرات والموضعات ۔واما تقریرات

مسلمات شیعہ اثنا عشری کا منکر ہے

آقائے محمد حسین نجفی فقیہ غلات نے مجھے مسلّمات شیعہ سے خارج کیا۔کلمہ شیعہ ش ی ع سے مرکب ہے، یہ کسی چیز کے پھیلنے کو کہتے ہیں خیر ہو یا شر۔کتاب فرق بین الفرق تالیف عبدالقاہر بن محمد متوفی ۴۲۹ نے اپنی کتاب میں شیعوں کے پندرہ فرق ذکر کئے ہیں۔میرے پاس شیعوں کی لکھی گئی کتاب فرہنگ فرق اسلامی جواد شکور معجم فرق اسلامی تخیی شریف فرق شیعہ نوبختی مقالات سعد اشعری موجود ہے۔بعض نے تین سو تک بتائے ہیں۔ ان کے اہم ترین فرقے یہ ہیں۔ زیدیہ، کیسانیہ، جاوردیہ، محمدیہ، سلمانیہ، بترتہ کاملیہ، ناصریہ، باقریہ، محطۃ عماریہ، اسماعیلیہ، مبارکیہ، ثعلبیہ، زاریہ والشیطانیہ اور اثنا عشری۔ان میں سے ہر ایک آگے چند فرقوں میں بٹ

گئے۔ان تمام فرقوں میں سے جو بھی ہو جس کا نام لیں وہ مفشوش و مخدوش ملے گا۔کوئی دعویٰ حلول اللہ کرتا ہے۔تو کوئی دعوی فنا فی اللہ کرتا ہے۔سب خیانت کرتے ہیں، کوئی اپنے امام کا اپنے اندر حلول کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ پورے پاکستان میں غالیوں کے سرپرست ہیں جبکہ میں پہلے دن سے شیعہ غلات کا مخالف تھا۔ایک عرصہ شیعہ اثنا عشری میں گزارنے کے بعد کثرت مطالعات، کتب ومحلات سے یہ ثابت ہوا کہ شیعہ اثنا عشری بھی غلات میں سے ہیں۔بے دینی کے علاوہ ان کی ترکیب و تسلسل میں بھی مفشوش و مخدوش پائے جاتے ہیں۔میں نے ان سے طلاق بائن لے لی ہے۔غرض شیعہ کا تصور ہی غلاتی ہے۔ان کے غالی نہ ہونے سے مجھے فرق نہیں پڑتا۔میری تحقیقات کے مطابق شیعہ ہی غالی ہیں۔

شیعہ مضاف ہے، مضاف الیہ مانگتا ہے۔کیونکہ کثرت مضاف الیہ مطعون مخدوش قبح ذکر ہوتا ہے کثرت فرق سے بنتا ہے۔اور درمیان میں تنازع تضاد تناقض ارتکاب محرمات ادعی الوہیت سے شیعہ بھرے ہوئے ہیں۔شیعہ کثرۃ تفرق سے نالاں نہیں ہیں اسلام کے مقابل پائے جاتے ہیں۔ چاہے دعویٰ الوہیت ہی کیوں نہ کریں، اعلانیہ خنزیر ہی کیوں نہ کھائیں ان کے بزرگان نے چندین بار اعلان کیا ہے کہ شیعوں میں اختلاف نہیں ہے، ہم سب ایک ہیں۔شیخ مفید نے کہا ہم سب ایک ہیں۔ لبنان میں جواد مغنیہ حسن شیرازی شام کے ملحدین کو شیعوں میں لائے کہ ہم سب ایک ہونگے۔ پاکستان میں راجہ ناصر حلقہ درس قرآن پر حملہ کرنے والے لشکر کا قائد ہے۔آج شیعہ ایک ہیں، حوزہ سے صادر مجلّہ مذاہب اسلامی میں ان تمام کو دوبارہ شامل کیا۔ اخلاق کے اس جملہ میں کہ نہیں الحادیات والوں کے الحاد سے فرق نہیں پڑتا، سب فرقوں نے اپنے اپنے طریقے سے چلایا ہوا ہے۔شیعوں نے وسیلہ کے نام سے بت پرستی، متعہ

کے نام سے زنا، مال امام کے نام سے حرام خوری کو رائج کیا ہے۔

ہم دشمن شیعہ اثنا عشری نہیں تھے

شیعہ اثنا عشری کا تعارف یہ ہے کہ تاریخ مذاہب میں سب سے زیادہ شیعوں کا نام آتا ہے۔ قیام زید بن علی کے بعد فاطمین وجود میں آئے۔ انہوں نے اپنا انتساب اسماعیل بن جعفر سے شروع کیا اور بعد میں اسماعیلی ہو گئے۔ اس وقت گلگت بلتستان نگر والے برائے نام شیعہ اثنا عشری ہیں لیکن اندر سے اسماعیلی ہیں۔ جبکہ آپ اپنے اصل الحادات کو چھپانے کے لئے اثنا عشری کو زرہ بنائے ہوئے ہیں۔ اس کے دلائل و براھین ترتیب سے پیش کرتا ہوں۔ شیعوں کی اکثریت کوئٹہ سے بلتستان اور پاراچنار تک چھٹے امام کے بعد کسی کو نہیں جانتے۔ علماء کو ان کی حیات پر گفتگو کرنا کچھ لکھنا نہیں آتا۔ جبکہ میں نے چار سیٹ صرف آئمہ کی حیات پر چھوائے ہیں۔ میرے کراچی آنے کے بعد اور ادارہ تاسیس کرنے کے بعد، بلتستان خاص کر شگر کے لڑکے میرے پاس آئے اور کہا ہماری سرپرستی کریں۔ میں نے کہا قومی بنیاد پر بننے والی تنظیموں کا ممبر نہیں بنوں گا۔ تم لوگ دین سے دور رہتے ہو دین پر رہو تو میں خدمت کروں گا۔ اے بی سینا کے امام بارگاہ کا ممبر بنانے کے لئے آئے، ہم نے مسترد کیا کسی ٹرسٹ کا ممبر نہیں بنا۔ جناب ڈاکٹر سرور صاحب، ابرار حسین صاحب، جناب سردار شاہ، سلمان نقوی، حسن امام، عقیل، حسین وغیرہ صوم وصلاۃ باریش دین ودیانت کا مظہر دیکھ کر ہم خوش تھے۔ ان سے کسی قسم کے تعاون و مدد کی خواہش نہیں کی۔ جناب ڈاکٹر صاحب کے برادر زاد خواہر زاد حسن امام مغرب کے بعد میرے پاس آئے اور پوچھا آغا صاحب آپ کے بارے میں ہماری کیا ذمہ داری بنتی ہے؟ میں نے کہا جب تک یہ قمیص اور شلوار پہننے کے قابل رہوں گا میں کچھ نہیں

مانگوں گا۔ اگر ایسا بُرا دن آیا تو خود بتاؤں گا۔ انتہائی گہرا دوستانہ تھا۔ ڈاکٹر صاحب شریف آدمی تھے۔ دوسرے لوگ میرے افکار و نظریات اور مجالس کتاب کے بارے میں سخت تشویش رکھتے تھے۔ دار الثقافہ کو ٹرسٹ بنائیں یا کنٹرول کریں۔ علم پرستی کی تو مخالفت کرتے تھے، لیکن اس کے باوجود دیگر خرافات جیسے کونڈے، رسوم عزاداری، زہرا کی اہانت جسارت کے پروپیگنڈے والے مجلّات کو پسند کرتے اور گھروں میں سر برہنہ خواتین کی مجالس کے اشتہار دیوار پر لگاتے، عالم کے احترام میں کھڑے ہونا بھی شامل ہے۔ کئی جھوٹ انہی کے پاس پڑھے۔ مولانا مرتضٰی حسین اور ان کی زوجہ محترمہ بھی جامعہ الزہرا کی فاضلہ تھیں ایک دن میرے لیے مجلّہ مہدی لائے اس میں سیہون شریف کی کرامت لکھی ہوئی تھی کہ اس نے اپنے والد کو پیغام بھیجا آپ جلدی ازدواج کریں میں دنیا میں آنا چاہتا ہوں۔ دوسرے ہفتہ میں آکر ہم سے پوچھا کیا آپ نے مجلّہ پڑھا؟ میں نے کہا وقت نہیں ملا، صرف سرسری سا دیکھا ہے۔ تو کہا آپ پڑھیں تاکہ ہماری اصلاح ہو جائے۔ میں نے کہا اگر اصلاح چاہتے ہیں تو اس کو جلا دیں، تو کہنے لگے آپ لوگ تنگ نظر ہیں۔ آپ کے حوزہ اور جامعہ زہراء کے فاضل و فاضلات سے ایک دن اسی خاتون نے فون کیا کہ آپ کی اہلیہ سے بات کرنی ہے۔ میں نے کہا وہ تو نہیں ہے کوئی پیغام ہے تو بتائیں میں بتا دوں گا۔ تو بولیں کل میرے گھر میں خواتین کی مجلس رکھی ہے۔ میں نے کہا وہ نہیں آئے گی یہ مجلس نہیں، نیلام گھر کی طرح ہے۔

جیسے کوئی اپنے بدشکل سیاہ بچے کو یوسف کہہ دے تاکہ اس کے معائب نقائص چھپ جائیں۔ زاھد ان میں ایک فرقے کا نام مقنعہ تھا کیونکہ اس کا بانی اپنے چہرے کو سونے کا مقنعہ بنا کر لگائے رکھتا تھا۔ اس سے پوچھا کہ آپ ہر وقت کیوں مقنعہ لگائے رکھتے ہیں کبھی اتارا ہوا نظر نہیں آیا تو اس

نے کہا میرے چہرے کے حسن و جمال کا مسئلہ ہے تم لوگوں پر اگر میرے نور کی شعاعیں لگ جائیں تو سب جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ جب میرا ادارہ چل رہا تھا تو اس وقت میرے عزیزان جو حوزات میں پڑھ رہے ہیں اور دیگران افراد کہتے تھے کہ ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں۔ تاکہ سیکھیں جب ادارہ بند ہو گیا گویا کہ ادارہ نجس ہو گیا ہے۔ ایران سے ایک ادارہ تمام علماء فقہا و معتقدین کی سوانح حیات اردو میں چھپوا کر ہمیں بھیجتے تھے۔ اس وقت چند سنجیدہ افراد نے کہا کہ یہ کتابیں اس طرح سے یہاں نہیں بھیجنی چاہئیں۔ کیوں کہ وہ دیکھتے تھے کہ میں صحیح اور غلط میں ہر وقت تمیز کرتا تھا۔ ہم ایک عرصہ سے دیکھتے تھے لیکن کبھی متوجہ نہیں ہوئے؟ جب ہم نے امامیہ کے ذریعے دعائے ندبہ شروع کی تو لاہور آئی او کے ایک پرانے ساتھی نے کہا کہ اس دعا کو ہمارے کسی دشمن نے رواج دیا ہے۔ وہ جانتے تھے کہ امام زمانہ کے ہونے کی کوئی وجوہات نہیں ہیں، ان کیلئے دعا رکھیں گے تو لوگ سوال کریں گے سوالات کے بوچھاڑ ہونگے۔ اس لئے آج کل عروۃ الوثقیٰ سے امام مہدی نہیں آتے ہونگے۔

اجتناب کرنے والوں کے بارے میں یہاں پیش کرتا ہوں۔ ادھر رضویہ میں ایک امام بارگاہ میں ایام محرم میں آگ پر ماتم کرتے تھے۔ وہاں کے پیش امام جناب مولانا شکور صاحب نے صبح سویرے اس آگ پر پانی ڈال کر آگ کو بجھا دیا، اور جرات کر کے اس بدعت پر ضربت لگائی۔ قبلہ محسن نجفی، صلاح الدین نجفی نے مولانا شکور کے عمل کی مذمت کی۔ پاکستان کے ان عالم دین حضرات نے اپنے مدرسہ میں اس کی مذمت نہی از منکر بدعت کو اپنے درسگاہوں میں قرآن وسنت نبی کی تعلیم نہیں رکھی، قیام امام کا مطالعہ نہیں رکھا لیکن کالا جھنڈا ہر جگہ رکھا ہے۔

آپ نے اپنی کتاب دہ گفتار میں لکھا ہے شیعہ علماء وقت کے حکمرانوں سے

الگ استقلال زندگی گزارنے کی وجہ سے فتویٰ دینے میں استقلال ہوتے ہیں جبکہ سنی علماء حکومت نواز ٹولہ تابعدار ہوتے ہیں آپ فاطمین آل بویہ صفوین کے دربار میں سوتے کھاتے تمام سہولتیں عیش ونوش کرتے تھے چنانچہ محسن امین نے علامہ مجلسی کی تعریف کی۔ جواب میں لکھا ہے یہی بات آج آقائے سید محمد جواد نقوی صاحب نے ایک اضافہ کر کے فرمایا شیعہ علماء تالی تلو عصمت ہوتے ہیں۔ آپ جیسے سرمایہ داروں کا ٹولہ اوروں کو ملے تو دیکھیں تالی تلو ہوتا ہے یا نہیں؟ آپ پہلے عصمت کا مفہوم واضح کریں بعد میں تلو کی بات کریں۔ کوئی بھی عالم کھل کر نہیں بولتا۔ اسلام سے عناد کیلئے ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح ایک اور مثال پیش کرتا ہوں پورے بلتستان کے علماء میں شگر والے شیعہ مجھے پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ بقول فقیہ غلات ثلاثہ سے دفاع کرتے سنی پسند نہیں کرتے کیونکہ جلسہ جلوس کے انعقاد سے شیعہ مذہب کی ترویج کرتے ہیں۔ سکردو علماء پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ الحادیوں آغا خانیوں کی مخالفت کرتے۔

کہتے ہیں کہ میں شیعہ سے دشمنی رکھتا ہوں۔ جبکہ میں نے بارہ اماموں پر چار سیٹ کتب چھپوائی ہیں۔ بتائیں پاکستان کے کس اور ادارے نے چھپوائی ہیں؟

دشمن شیعہ اثنا عشری، اسماعیلی ہے یا شرف الدین؟ ایک لومڑی کسی جگہ جا رہی تھی اور آگے سے اونٹ آرہا تھا۔ لومڑی نے اونٹ سے پوچھا جناب اونٹ صاحب کہاں سے آرہے ہو؟ تو اونٹ نے کہا حمام گیا تھا تو لومڑی نے کہا سچ کہہ رہے ہو، آپ کے پاؤں کی صفائی بتا رہی ہے۔

ا۔ امام حسن نے جب معاویہ کے حق میں خلافت سے تنازل کیا۔ امام حسین بیس سال معاویہ کی بیعت میں تھے۔ امام سجاد خانہ نشین ہوئے۔ ریاست کے لئے محمد بن حنفیہ اور زید بن علی کے خاندان والوں نے قیام کیا۔ امام باقر

اور امام صادق خانہ نشین رہے۔ امام رضا نے ولی عہد مامون بننا قبول کیا۔ امام جواد اور علی ہادی دونوں نابالغ تھے۔ حسن عسکری زندان متوکل میں تھے۔ بارہویں کو جن و ملک نے بھی نہیں دیکھا، اگر دیکھا تو صرف آقائے سبحانی نے دیکھا ہوگا جوان کی قیادت کررہے ہیں۔
ان کی حیات میں ان کو گھروں میں محبوس رکھا۔ عقل و فطرت اور قرآن سے متصادم جھوٹوں کے اشعار بنائے ہوئے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو کاظم زاد ررائے شہری، حکیمی ابطحی، حکیمی محدث قمی نوری ان کے مصادر میں سے ہیں۔
۲۔ آخرت سے منہ موڑنے کے لئے عقائد گھڑے ہیں جیسے قبر میں منکر و نکیر کے سوالات و جوابات، آئمہ کی شفاعت، قرآن سے استثناء مخفی قانون احادیث بنی وغیرہ وغیرہ۔
۳۔ آئمہ اور بہت سے لوگ دنیا میں واپس آئیں گے۔
۴۔ قرآن کو گرانے کے لئے حدیث ثقلین شیعہ اھل البیت کے نام سے الحادی فرقے نے گھڑی جو سبائینہ، کیسانیہ، مختاریہ، نصریہ، قرامطیہ، آغاخانیہ، بہریہ ان میں سے کسی فرقہ کی قرارداد ہے۔ جیسا کہ مصر میں منعقدہ تقریب مذاہب میں خارج ہیں، لبنان حوزہ علمیہ قم جامعہ اہلبیت میں خصوصی اجتماعات میں شامل کردہ قرارداد ہوگی۔ نصیری، آغا خانی بھائی، قادیانی اثنا عشری رحماء و بینھم ہیں خارج صرف حسبنا القرآن کہنے والے ہیں۔ اگر قرآن اٹھانے والوں کو آزاد چھوڑیں گے تو ہماری ساری زحمتیں ضائع ہو جائیں گی۔ رسول اللہ نے ثقلین کہا ہے لیکن ہم تابع اہل بیت تابع رسول اللہ و قرآن نہیں ہیں۔ علماء عمائدین سرسخت دشمن محمد و قرآن و فاطمہ وحضرات حسنین فدایان و شیدایان سابقین اسلام ہجرت و جہاد والے ہیں۔ جب زید بن علی نے خلفاء کو مکرم و توقیر سے یاد کیا، تو دس ہزار شیعہ الگ ہوگئے۔ یہاں سے شیعوں کا دوسرا نام رافضیہ ہوگیا۔ دوسری صدی میں بغداد قصر برامکہ میں

ہشام بن حکم اور اراکین معتزلہ نے مفروضاتی مناظرہ رکھا۔ نظام اسلامی کو کیسے روکا جائے؟ سردست اسلام کو روکنے کے لئے کیا کیا کریں؟
انہوں نے تعین امام میں طلسماتی شرائط رکھی ہیں۔ تا کہ کوئی رد نہ کرسکیں، یہ اللہ ہی تعین کرے گا۔ چونکہ اجلاس بطور مخفی رکھا تھا، اس لئے تفصیل ہمارے پاس نہیں ہے۔ سوائے اس کے جو انھوں نے اعلان کیا۔ شاید بعض شرائط گذشتہ میں اضافہ وترمیم ہوئی ہو۔ تیسری صدی کے بعد وہ ایک نظام بنام فاطمین قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ انکار الوھیت، ضد اسلام، ضد محمد، جو منصور بن حاکم بامراللہ ۳۸۶ کو سلطان منتخب ہوا، نے کیا۔ بزرگ قلعہ الموت میں ہندوستان میں آغا خان اباحہ مطلقہ اجازہ فحشاء خرافات کی وجہ سے مکروہ مذہب بنانے میں کامیاب ہوا۔
انہوں نے بیک وقت منصوص من اللہ اور عصمت امام کی شرط لگائی۔ ان دو شرائط کا کسی ایک میں واحد ملنا مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ لہٰذا میدان تطبیق میں وہ ناکام رہے، لیکن انہوں نے اس شرط پر مظاہرہ اس طرح سے کیا کہ جہاں حکومت الحادی ہوگی ان کے ساتھ ملتے گئے۔ چنانچہ آل بویہ فاطمین ہوئے انگریز اور ہندوؤں کا ساتھ دیا۔ بالتحقیق اس وقت ایران عراق میں غلات کی حکومت تھی۔ بغداد میں کلینی طوسی سب علبائیہ سے تعلق رکھتے تھے، ایران میں اسماعیلیوں صفوی کو دوبارہ اٹھایا۔ ہم خود کو اثنا عشری سمجھتے تھے۔ کیونکہ محمد حسین کاشف الغطاء محمد باقر صدر محمد صدر نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اگر تمام مذاہب کی بائیوگرافی دیکھیں تو سب کو ضال مضل الناس پائیں گے۔ ہر امام کی وفات کے بعد یہ تقسیم ہوتے گئے۔ بعض نے تو ان کی موت سے بھی انکار کیا، مرنے والوں کو مہدی غائب قرار دیا۔
اثنا عشری کی امام حسن عسکری کی جائیداد لاوارث ہونے کی وجہ جعفر کذاب ہے۔ دنیا میں بغیر ماں باپ کے آدم صفی اللہ جبکہ بغیر باپ کے عیسیٰ روح اللہ

پیدا ہوئے، لیکن ماں کے بغیر پیدا ہونا ممکن نہیں اور نہ ہی اس امر کا طولِ تاریخ میں کہیں ذکر آیا ہے۔ یہ جو صقیل یا لوسنی کا نام لیتے ہیں یہ فضول نام ہے۔ تاہم امام کے معنی قیادت و رہبری کرنے کو لیے بغیر اس کو تسلیم کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

امام حسن عسکریؑ لاولد تھے آپ کی جائیداد، آپ کے بھائی جعفر بن علی نقی معروف بہ کذاب، لوگ ان کو نہیں مانتے تھے۔ محمد بن نمیری فاسد الایمان نصیر نے ایک کنیز حاملہ ہونے کا دعویٰ کر کے ان کی غیبت کا دعویٰ کر کے خود کو نائب بتایا۔ اثنا عشری کا بانی محمد بن نصیر نمیری ہے۔ یہ ملحد کبھی مدعی الوھیت کبھی امام کا اپنے میں حلول ہونے کا دعویدار رہا ہے۔ جو اس وقت شام میں علویوں کے نام سے معروف ہے۔ اس پر سات سو سال گزارنے کے بعد دوسری بار فارس میں اسماعیلی صفویوں نے دوبارہ اثنا عشری کا اعلان کیا۔ انسانوں کو اگر دین میں بھی عقل استعمال کرنے کی بجائے تقلید کرائیں گے تو کیا ہوگا یعنی دیندار گدھا حیوان ہوگا۔ عدد اثنا عشری کا مخترع محمد ابن نمیری نصیری فاسد تھا۔ اس نے ایک طویل عرصہ تک بعنوان باپ ماں نہیں، ان کا بیٹا اس کے بعد ایک قرمطی کو نائب بنایا۔ تو سفیر روم نے اسماعیل صفوی سے پوچھا کہ آپ نے جو مذہب اختراع کیا ہے لوگ اس کو نہیں مانتے۔ تو اسماعیل صفوی نے سفیر سے کہا یہ سوال کس سے کرو گے؟ لیکن وہ جواب نہیں دے سکا۔ جو شخص اپنے مذہب کی وضاحت نہیں کرسکتا۔ بالخصوص وقت کے بادشاہ، وقت نائب امام بھی وجہ تسمیہ سے گریز چہ معنی دارد، اگر کوئی تھوڑی سی عمر تنہا رہ سکتا ہے، عقل رکھتا ہے، تو شکوک وشبہات لازمً جنم لیتے ہیں۔

جہاں عقل استعمال کریں گے گمراہ نہیں ہونگے۔ لیکن جہاں عقل استعمال کرنے پر حتیٰ اصول دین میں تقلید کرائیں گے مثلاً شیخ انصاری اردبیلی مغنیہ وغیرہ نے اصول دین میں تقلید کو جائز گردانا ہے۔ آقای شیخ محمد

حسین کاشف الغطاء اور باقر الصدر نے مغالطہ مصادرہ بمطالب کیا۔ اگر اللہ کسی کو لمبی عمر دے تو یہ امکان کی بات ہے لیکن آپ پہلے ثابت کریں کہ امام پیدا ہوئے ہیں، امام کو زندہ رکھنے کی کیا منطق بنتی ہے؟ فرض کریں امام غیب گیا ہے، ایک مہینہ غائب دو مہینہ غائب معقول، ایک ہزار سال سے زائد عرصہ سے امام غیبت میں کیوں ہے؟ یہ چندین سال غیبت، یہ دھوکہ ہے غش ہے۔ دین و شریعت موجود ہے نفاذ کرنا انسانوں کی ذمہ داری ہے۔ امام کو پیدا کر کے غائب رکھنے کی کوئی منطق نہیں بنتی ہے۔ منطق وہی درست ہے کہ امامت اور امام مہدی دونوں ختم نبوت سے متصادم ہیں۔ ہم نے اس فرقے کو اس وقت چھوڑا جب حواس خمسہ روشن تھے ان کے عمائدین علماء کی رگوں میں الحاد دوستی ہے۔

لوگوں کو چاہیے ایک اولی الامر بنائیں۔ امام کا مقصد خلق اللہ کی ہدایت ہے۔ ھادی کو اتنے سال غائب رکھنے کی کیا منطق بنتی ہے؟ پھر تو امام مہدی اہل دنیا کے لئے حجت نہیں ہوں گے۔ کیونکہ اللہ کی حجت بالغہ ہوتی ہے، یہ غیر بالغہ ہے یہ ڈنڈے سے چلایا ہوا ہے۔

وہ یہ ثابت تو نہیں کر سکے، لیکن انہوں نے طول عمر امام کا جواب دیا کہ اگر اللہ چاہے۔ یہ انکی بات ہے کہ اگر اللہ چاہیں لیکن کیسے ثابت کریں گے کہ اللہ نے چاہا ہے؟ تو کوئی اشکال نہیں۔ پھر غور کیا تو امام جواد اور امام علی نقی دونا بالغ ۸۔۷ سال میں امام ہو گئے۔ وہ نص قرآن کے تحت نہیں ہو سکتے ہیں ﴿فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْداً﴾ نساء:۶ تو تین امام کم ہو گئے۔ امام رضا خود مامون عباسی کے ولی عہد بن گئے وہیں وفات پائے پس چار امام کم ہو گئے پھر آگے بڑھیں تو امام حسن نے معاویہ کے حق میں تنازل کیا۔ امام حسین ساتھ معاویہ کی بیعت میں گئے۔ پانچ امام کم ہو گئے۔ امام حسین نے یزید کے خلاف قیام کیا آپ کے قتل کے بعد تمام آئمہ نے اپنے وقت کے حاکم کی

بیعت کی۔امام سجاد سے حسن عسکری تک بنی امیہ اور بنی عباس کے سلاطین کی بیعت میں گئے۔ واضح ہوا کہ مذہب اہل بیت ضد اسلام مقابلہ معارضہ اسلام وجود میں آیا۔آپ لوگ اسماعیلی ہیں۔اسماعیلیوں کی بے دینی کی وجہ سے اثنا عشری کی چھتری بنائی ہے۔اثنا عشری کئی لحاظ سے بدتر از اسماعیلی ثابت ہونگے۔ چنانچہ اثنا عشریوں کے بارہویں کے نمائندوں نے دعویٰ نیابت کرکے لوگوں سے جزیہ وصول کیا ہے۔

آپ نے ان احادیث کو ہمارے نام سے نشر اس لیے کیا ہے کہ سوئے ہوئے الحادی اتحادیوں کو جگائیں کہ فلاں ان الحادیات کو جو ہماری کل اساس ہیں نہیں مانتے ہیں۔

جن احادیث کا آپ نے ذکر کیا ہے کہ شرف الدین ان احادیث کے بھی منکر ہیں۔اس سلسلے میں آپ سے شکایت ہے کہ آپ نے نقل امانت میں خیانت کی ہے۔ میں نے رد کرنے کی وجوہات بتائی تھیں۔آپ نے وہ نقل نہیں کی ہیں۔آخر فضائل امیر المؤمنین پر کتنی کتابیں ہیں؟ میرے پاس چندین موضوعات ہیں۔فضائل امیر المؤمنین، مصائب امام حسین پر ملحدین کا ان دو سے انتقام ہے۔انتقام ہے محمد سے، اسلام سے، انہوں نے قرآن سے علی وخلفاء کو مارنے کی کمان بنائی ہے۔

قرآن کریم کی اہانت و جسارت اس طرح سے کرتے ہیں، کہتے ہیں علی کے پاس جو علوم ہیں وہ قرآن سے کئی گنا زیادہ ہیں۔کعبہ کی اہانت و جسارت اس طرح سے کی ہے، کہ کعبہ کو زچہ خانہ علی کہتے ہیں۔

کبھی کہتے ہیں ہم آئمہ کے بارے میں غلو نہیں کرتے ہیں۔کبھی کہتے ہیں ہم غالیوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ پھر خفیہ اجتماعات میں کہتے ہیں ہم سب علی اللہی نصیری سبائی کیسانی سب ایک ہیں۔ان احادیث کو صحیح گردانا آپ کے غالی ہونے کا روشن ثبوت ہے۔یہ احادیث غالیوں کی احادیث ہیں ہم اس کے

خلاف ہیں نہیں مانتے ۔ اس کے علاوہ تنہا یہ چند احادیث نہیں بلکہ مجہول الاسناد معلوم الفساد سب کو مسترد کرتے ہیں۔ علی کو رازق خالق برتر از نبوت بنانے والی تمام احادیث کو نہیں مانتا ہوں۔ یہ احادیث قرآن سے متصادم ہیں ان احادیث کو نہیں مانتا ہوں۔ میں اس حوالے سے جعلیات، شرکیات، کفریات ولغویات پر مبنی ایک ضخیم کتاب لکھنے کی قدرت رکھتا ہوں اگر لشکر عمر بن سعد مجھے نہ روکے۔

احادیث نبی کریم کے منع تدوین کے باوجود تیسری چوتھی صدی میں دیار

منافق نشین یہود ونصاریٰ ، مجوس مشرکین کے مخلوط اجتماع ابو مسلم خراسانی جیسے زندیق کے شہر خراسان میں زیر نظر ساسانیوں کی سر پرستی، آل بویہ ساسانی، دسویں صدی میں ہی صفوی کی تدوین ہوئی۔ چونکہ آپ کا مروج محرف محدث نوری ہے۔ ضعیف خود ساختہ مراسلات پر عمل کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ کو فتویٰ دینے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ آپ جس کو چاہیں شیعہ میں رکھیں جس کو چاہیں خارج کریں۔ آپ کا شیعت سے مجھے خارج کرنے کو میں آپ کی عنایت سمجھ کر شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن اس کے متبادل میں آپ کو فقیہ غلات سے خارج نہیں کرتا۔

میں مجتہد ہوں نہ کسی مجتہد کا مقلد ہوں نہ دعویٰ اجتہاد رکھتا ہوں۔ نہ کسی سے خمس لیتا ہوں عمامہ عباء قباء اتارے چوبیس سال ہو گئے ہیں۔ اپنے کل وجود کو ساحت مقدسہ قرآن کریم اور خاتم النبین حضرت محمد پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور آپ کے گرد پروانہ طواف کرنے والے شیداوں فداؤں کی توقیر و تکریم کرتا ہوں۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب، حضرات حسنین اور عقیلہ قریش کا گرویدہ ہوں۔ فاطمہ زہراء کی عظمت بزرگی کا معترف ہوں ۔

حدیث کساء والے اہل بیت کو نہیں مانتا ہوں۔اس کو باطنیہ کا تہدیم، اساس بنیان، دین کی تمہید اور کھلا جھوٹ وافتراء سمجھتا ہوں۔ یہ عقدہ داخلی علیہ اسلام ہے۔عداوات وبغضاء کا شعلہ ہے کہ جن ذوات کا آپ نام لیتے ہیں، ان میں از خود کسی نے بھی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔امیر المومنین علی پر خلافت کو ٹھونسا ہے۔امام حسن نے اپنے شیعوں کی خیانت ومنافقت دیکھ کر اپنے منصب سے مستعفی ہو کر خانہ نشینی اختیار کی۔زید ابن علی کے ساتھ بھی شیعوں نے ایسا ہی کیا ہے۔ باقی بعض اقتدار طلب والے جال فتنہ بردارزان میں پھنس گئے۔

کلمہ اہلبیت واصحاب دوسروں پر کوئی برتری نہیں رکھتا۔ یہ دونوں کلمے مصطلح باطنیہ نے گمراہی اور بدنیتی سے مفضولوں کو افضلوں کے برابر لانے کے لئے اختراع کیا ہے۔ یہ معیارات قرآن ومحمد کو ختم کرنے کی بدنیتی پر ہیں۔مفاد پرستان نے یہ کلمے چوتھی صدی میں نالائق وناا ہل خائنین افراد کو اوپر لانے کیلئے بنائے ہیں۔جن کی مذمت قرآن کریم کی چندین سورتوں میں آئی ہے۔

میں پرچم عزت وشرف اسلام کو دیار یہود ونصاریٰ مجوس میں بلند کرنے والوں کی تعظیم وتوقیر کرتا ہوں۔اہل بیت موسوم کے دشمنوں کے نام سے قرآن محمد اسلام، یاران باوفاء سے کراہت کرنے والوں سے کراہت کرتا ہوں۔لعنت نامہ پڑھنے والوں کو خود اس لعنت کا مستحق سمجھتا ہوں، میں خالص مسلمان ہوں۔

۱۔کسی راوی حدیث کے بارے میں اس کے کردار کے بارے میں مناظر مغالطہ مذہبی خیانتکار رہیں، وہ کسی بھی حدیث کی صحت وسقم پر منہ نہیں کھولتے ہیں جب تک ہمیں خود پتہ نہ چلے تو یہ کیسے معلوم ہوگا یہ راوی صادق ہے۔

۲۔اللہ نے قرآن کو اتنا آسان کر دیا ہے کہ کسی کے لئے سمجھنا مشکل نہیں

ہے۔
۳۔ پیغمبر کے دور اور اس کے بعد کے اختلافات نے کیوں جنم لیا؟ کیوں کہ بعض تو صدق دل سے ایمان لائے تھے۔ لیکن منافقین صرف قتل کے خوف سے بچنے کیلئے ایمان لائے تھے۔ قرآن ہی میں آیا ہے اکثرھم لا یومنون۔ اکثرھم لایعقلون۔ قرآن کا اشارہ کس کی طرف تھا؟
علی والوں کی سنت وسیرت، علی وحضرات حسنین سے زیادہ معاویہ، عمرو ابن عاص، مغیرہ بن شعبہ، ابو ھریرہ، ابوموسی اشعری، زیاد بن ابیہ، ثمرۃ بن جندب، اشعث بن قیس، ملجم مرادی، سہل بن زیاد، ہشام بن حکم، جابر جعفی، ابی الخطاب اسدی، منذر بن جارود، وقت کے سیاستدان، صحافت نگاران سے زیادہ قریب نظر آتی ہے۔ جس طرح معاویہ نے قمیضِ آلودہ عثمان کو اپنے مقاصد شوم کیلئے اٹھایا تھا۔ امامیہ والوں نے ان ذوات کو اپنی بے دینی کے رواج کیلئے اٹھایا ہے۔

شیعہ

شیعہ کا کوئی جامع تعارف جو دوسروں کو کروایا جا سکے ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ متضاد فرق ومتناقضہ میں بٹے ہوئے ہیں۔ فرق نویسوں نے لکھا کہ فرقے کفر گرائی میں خود ملحد ہیں۔ کفر والحاد کرتے ہیں کہ رسول اللہ قرآن خود جن کو امام کہتے ہیں۔ آپ شیعہ کا صحیح جامع تعارف نہیں کروا سکتے۔ شیعہ مضاف ہے، مضاف الیہ مانگتا ہے۔ اس کے مصادیق کثیرہ ہیں۔ شیعہ سبائی، کیسانی، زیدی، مقلاصی، قداحی شیخی، رشتی، نصیری، علوی سلمانی ہیں۔ عشوان اہلبیت، آپ اپنے لیے تعارف میں ایک اور بھی اضافہ کرتے ہیں۔ کبھی شیعہ اہلبیت، کبھی امامیہ کبھی جعفریہ۔ کلمہ اہلبیت، خود مثل کلمہ شیعہ، مضاف الیہ مانگتا ہے۔ تاریخ میں اس جیسا کثیر المصادیق والا کلمہ نہیں ملے

گا۔ جس کسی نے قیام کیا خود کو اہلبیت بلا مضاف الیہ پیش کیا۔ بنی حسن و بنی عباس دونوں نے اہلبیت کے نام سے قیام کیا ہے۔ سب سے زیادہ بیت میں مداوم ہمیشگی رہنے والی کو زوجہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں جہاں استعمال ہوا ہے وہ زوجہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ لیکن قرآن کو حدیث سے نسخ کرنے والوں کے خلاف مصطلح بیٹی، داماد و نواسہ کے لیے ہو گیا ہے۔ تو فاطمہ، علی حضرات حسنین کے لیے بھی مخصوص ہو گئے اہلبیت یہ چار ذوات ہو ں گی لیکن ان چاروں سے دین کے بارے میں کوئی واضح ہدایات کتب احادیث میں نہیں آئی ہیں۔ اس طرح اہل بھی مضاف ہے مضاف الیہ مانگتا ہے، بیت اپنی جگہ کثرت بیوت کی وجہ سے نکرہ ہے۔ حضرت محمد سے منسوب بیوت کثیرہ ہیں۔ بیت بنی ہاشم کے مقابل میں بیوت اموی آتا ہے۔ وہ بیوت کثیرہ رکھتا ہے۔ بیت سفیانی میں بٹ گئے سفیانی، مروانی ہے، بیت ہاشمی کے بھی بیوت ہیں، بیت مطلب، بیت عبدالمطلب، بیت ابی طالب، بیت عباس بیت ابی طالب یہ بھی بیوت میں بٹ گئے۔ بیت وطیاری عقیلی علوی ہے۔ بیت محمد، بیت علی میں ضم ہو گئے لیکن جلدی دوبارہ بیوت میں بٹ گئے بیت حنفی، بیت حسنی، بیت حسینی، بیت حنفیہ، بیت اطرف، بیت عباس ہیں۔ پھر مفسدین و منافقین نے اپنے انتساب میں فاطمین متعارف کروائے۔ ان بیوت میں سے کس بیت سے انتساب ہے؟ بیت حسنی ہے، انہوں نے خاندانوں کی جنگ کو دوبارہ اٹھایا ان کی ہمیشہ ایک ہی منطق رہی کہ ہمیں اقتدار چاہیے، چاہے کسی صورت میں بھی ہو۔ انہوں نے کبھی بھی اسلام کو اٹھایا ہو، تاریخ میں نہیں ملتا۔ ہنگامہ خیزی، خون ریزیاں چلتی تھیں۔ بنی عباس کو جب اقتدار ملا تو خاندان بنی امیہ کے شریفوں کو بھی نہیں چھوڑا۔ شقاوت قساوت کا ریلہ قبور تک سرایت کر گیا اسی طرح بیت حسینی سے پشت خانہ نشینی انتخاب کی تھی۔ سید ساجدین کے بعد زید بن علی اور ان کے بیٹے

دوبارہ اقتدار طلبی میں آئے جبکہ محمد باقر خاموش رہے۔ ہاشم معروف نے اپنی کتاب سیرت آئمہ اثنا عشری میں حیات امام صادق میں لکھا ہے کہ آپ نے حاضرین سے خطاب میں فرمایا ہماری مجلس میں، ہمارے سامنے خلافت کا ذکر نہ کریں۔ امام صادق کے چار فرزند تھے چاروں میدان اقتدار میں آئے۔ محمد دیباج کے فرزندان نے کعبہ کے اندر سے لوگوں کی امانتیں بھی لوٹ لیں۔ موسی بن جعفر کے ایک فرزند کا نام زید النار پڑ گیا تھا کیونکہ وہ لوگوں کے گھروں کو آگ لگاتے تھے۔ اس طرح شیعہ بہت سے نامرادوں کے مضاف بھی بنے ہیں۔ کلمہ شیعہ میں خوشبو کی جگہ بدبو زیادہ آتی ہے۔ ویسے بھی اسلام کو چھوڑ کر اپنا تعارف جس کلمے سے کریں چاہے شیعہ یا چاہے سنی بریلوی، دیوبندی، نقشبندی، جعفری بدبو ہی آتی ہے۔

مذہب اہل بیت کو نکرہ رکھنے کی وجہ اھلبیت کو ہاتھی کے دانت جیسا دکھانا نظر آتا تھا۔ یعنی باہر دکھانے کے لئے مدینہ والے اور تاسی کیلئے سلمیہ، قاہرہ قلعہ الموت فرانس والے۔ اس طرح اہلبیت کے دو گھرانے بنائے گئے۔

۱۔ محمدؐ کے بیت سے بجز فضیلت، شرافت، طہارت کچھ اور نظر نہیں آتا۔ ان میں سے وہ ہستیاں جن کے بارے کوئی بات بغیر ادب کے نہیں کر سکتا۔ ان ذوات میں امیر المومنین علی بن ابی طالب، حسن بن علی اور حسین بن علی اور انکے بعد علی بن حسین، محمد بن علی، جعفر بن صادق تک ہیں۔ عام مسلمان کلمہ اہل بیت سے مراد یہ چند ذوات لیتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اسلام سے ہٹ کر نہ اپنے لیے کوئی نام انتخاب کیا ہے نہ کسی اور اصول وفروع کو اپنایا۔ نہ ہی اس طرح کی کوئی سطور چھوڑی ہیں جو کسی خاص منسوب کی طرف اشارہ کرتی ہوں۔

سب سے پہلا فرقہ سبائیہ ہے۔ اس نے عزت نام کی چھتری میں الحاد

و یہودیت پھیلائی تو بعض مسلمانان واقعی نے ان سے برأت کا اعلان کیا۔ جیسا کہ مقالات سعد اشعری شیعہ میں لکھا ہے کہ سبائیہ مطعون ہونے کے بعد مختار ثقفی کے بعد ان کے قائد عبداللہ بن محمد بن حنفیہ بنے، انہوں نے محمد حنفیہ کو امام غائب منتظر قرار دیا۔

مختار نے خون امام حسینؑ کے نام سے شقاوت شمر وسنان کو زندہ کیا۔ سنا ہے آج کل حوزہ والے یہ سی ڈی چلاتے ہیں۔ افاضل حوزہ سے اپنے دوستوں کے لیے تحفہ لاتے ہیں۔ میں یہاں امام حسینؑ کے اس خطبے سے اقتباس کرتا ہوں۔

قرآن سے ان کا سلوک صدر اسلام میں منافقین کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے جیسا بنا ہوا ہے ۔ ہر جگہ برائے نام قرآن کا ذکر کرتے ہیں، جیسے مثل سوتیلی ماں جو دوسری بیوی کے بچوں سے سلوک کرتی ہے، جس طرح نرسری میں داخل کرانے والے بچوں کو بسم اللہ پڑھاتے ہیں پھر اسلام سے ہمیشہ کیلئے علیحدہ ہوتا ہے۔ قرآن شعوبیوں کے نزدیک خار چشم مغیلاں ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ میرے دو عزیز محمد باقر اور محمد سعید کو قرآن سے متعلق کتاب تفسیر والمفسر ون آغائے ہادی معرفت اور قاموس قرآن کی تیسری جلد چھاپنے سے روکا گیا، اگر سعید سے پوچھیں کہ تیسری کیوں نہیں چھپی تو فرقے کا آزمودہ جھوٹ بولتے ہیں۔

۱۔ عزاداری امام حسینؑ میں تمام محرمات، منہیات قرآن کا ارتکاب کریں۔ یہاں کسی بھی حوالے سے خوف اللہ، خوف قیامت، حساب کتاب ، حلال حرام کا ذکر نہ آجائے۔ اس میں کسی قسم کی بندش برداشت نہیں کرنی ہے۔ ضامن کہتے ہیں کہ جو ایران میں چلتا ہے وہ عین شریعت ہے۔

۲۔ ذکر اللہ سبحانہ اس کی نعمتوں پر ''الحمد اللہ'' کہنے کا حکم قرآن میں تکرار سے آیا ہے، لیکن الحمد للہ کو روکنے کیلئے ''صلوۃ بر حسین'' اختراع کیا

ہے۔

۳۔ نبی کریم کلمہ کا دوسرا جزء ہیں، آپ کی رسالت کی شہادت کے بغیر انسان مسلمان نہیں ہوسکتا لیکن آپ کا نام مبارک روکنے کیلئے علی کا نام لیتے ہیں۔حقیقت میں یہ لوگ دشمن محمدؐ ہیں۔علی سے دشمنی محمدؐ کی اتباع تاسی پر ہے کیوں محمدؐ کا ساتھ دیا، اس طرح محمدؐ سے انتقام ان کی بیٹی سے لیا ہے۔

۴۔قرآن جو اساس اول اسلام ہے اس میں ایک کلمہ بشری حتیٰ محمدؐ کا بھی نہیں ہے اس کو روکنے کیلئے ہر جگہ حدیث بنائی ہے۔قرآن کو روکنے کیلئے دعائیں بنائی ہیں۔

۵۔حضرت محمدؐ کے نام کو روکنے کیلئے اہل بیت اور اصحاب کو بنایا ہے۔ کہتے ہیں ہمیں جو دین ملا ہے وہ اہل بیت اور اصحاب سے ملا ہے۔ مجھے پتا نہیں لیکن آپ کو پتہ ہوگا کہ قم کے فضلاء میں سے کتنوں کو خالص حضرت محمدؐ کی سیرت پر ایک گھنٹہ فی البدیہہ خطاب کرنا آتا ہے؟

قرآن کو روکنے کیلئے، قرآن کی عظمت وحیثیت کو توڑنے کے لیے اشعار کو رواج دیتے ہیں۔محمدؐ کی دشمنی میں محمدؐ کے یاران سے عجیب قسم کا بغض عناد اور عداوت رکھتے ہیں، اٹھتے بیٹھتے ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔قرآن سے عداوت ونفرت اس حد تک ہے کہ حضرات حسنین کو قرآن سے افضل گردانتے ہیں۔حالانکہ وہ حسین کے بھی دشمن ہیں۔اس کی دلیل یہ ہے آپ کے قیام کو انہوں نے افسانہ ڈرامہ عقل بنایا۔اپنے فرقے سے کٹے ہوئے فرق چاہے کتنے ہی ملحد کیوں نہ ہوں عام مسلمان کلمہ گو سے ان کو بہتر گردانتے ہیں۔

یہ سب آپ کے سامنے ہے۔آپ نے کبھی اس بارے میں سوچا نہیں ہوگا تو آپ کو عزت کہاں سے ملے گی؟ ان فرقوں کی مثال شیطان جیسی ہے اپنے مقصد نکالنے کی حد تک ساتھ دیں گے، پھر چھوڑ دیں گے۔

تابوت، گھوڑا، جھنڈا، جھولا، کڑا، اٹھا کر علی اور حضرات حسنینؑ سے انتقام لیا ہے۔ ۲۱ رمضان المبارک اور محرم الحرام میں علی و حسین کی یاد نہیں منا رہے بلکہ ان کو پیغام دے رہے ہیں کہ جس اسلام کا آپ نے دفاع کیا تھا آج ہم اسی اسلام سے انتقام لے رہے ہیں۔ علی اور حسین کو اس دنیا سے کسی قسم کا لگاؤ نہیں تھا۔ ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ﴾ قصص ۸۳ میں مذمت آئی ہے جب دنیا میں دل نہیں لگاؤ گے تو قرآن کریم میں آیا ہے اللہ قیامت کے دن جنت الفردوس ان لوگوں کو دے گا جن کے دل میں دنیا نہ ملنے کی حسرت نہ ہو۔ ﴿ہٰذا مَآءٌ اٰجِنٌ، وَ لُقْمَةٌ يَغَصُّ بِهَا اٰكِلُهَا﴾ خطبہ نہج البلاغہ خطبہ ۵ میں مذمت آئی۔ یہ دنیا علی کو حکومت ملنے کے پہلے دن سے ۱۹ رمضان کی صبح، ملجم مرادی کی ضربت لگنے تک، بے ثبات و بے قیمت اور بے ارزش ہی لگتی رہی چنانچہ بلاغۃ ۵ میں آیا ہے کہ علی نے بصرہ جاتے وقت ابن عباس سے فرمایا یہ میرا جوتا میرے نزدیک اس دنیا سے زیادہ قیمت ارزش رکھتا ہے ﴿﴾ (خطبہ۳۳) علی اسلام کی مثالی حکومت پیش کرنا چاہتے تھے۔ علی اور معاویہ کے درمیان کون سے سیاست مدار تھے؟ خود امیر المومنین نے قضاوت فرمائی کہ جس کا کوئی دین نہیں ہوتا وہ ہر وسیلہ استعمال کرتا ہے۔ ﴿﴾ (خطبہ۱۳۱) لیکن دین بمعہ دنیا یا مشروط بہ دنیا والوں کا تمایل معاویہ کی طرف زیادہ جھکاؤ رکھتے ہیں۔ ہر صورت میں ہماری دنیا کو ضرر آسیب نہیں پہنچانا ہے۔

امام حسین نے اپنے شیعوں کے غدر خیانت کی مذمت کرتے ہوئے لشکر عمر بن سعد سے خطاب میں فرمایا۔ جب تم فریاد فغان کر کے ہمیں پکار کر ہماری رہنمائی و رہبری کو پہنچے، تو ہم انتہائی سرعت سے تمہاری طرف آئے۔ جب میں تمہاری فریاد کو پہنچا تو تم نے ان تلواروں کو میرے خلاف اٹھایا۔ جس آگ سے مجھے جلانے کا دشمن نے اہتمام کیا تھا تم نے اس سے ہمیں

جلایا۔ایسے لوگوں کا دین لقلقہ لسانی تک محدود ہوتا ہے جب مصیبت آتی ہے تو دیندار بہت کم رہ جاتے ہیں۔

لشکر امیر المومنین کو گھر میں محصور کرنے والے تھے۔اہداف وعنایات سوء کے حامل افراد تھے جنہوں نے خلیفہ سوم عثمان کو حصار میں لے کر انہیں قتل کیا۔اور علی کو خلافت ٹھونستے تھے۔اسی طرح یہ سلسلہ آپ کے بعد بھی جاری رہا۔آئمہ کو واضح لوگ اپنی دنیا کیلئے بطور وسیلہ استعمال کرتے رہے۔ چنانچہ امام حسن نے اپنے لشکر سے فرمایا معاویہ میرے لئے تم سے بہتر ہے۔ چنانچہ واقعہ کربلا کے بعد اقتدار دنیا سے دلچسپی نہ رکھنے والوں نے قیادت سنبھالنے سے گریز کر کے خانہ نشینی کو اختیار کیا۔چنانچہ آج کے شیعہ وہی شیعہ ہیں جنہوں نے علی،امام حسن،امام حسین سے جو سلوک کیا اب اس سے بدتر سلوک کر رہے ہیں۔آج علی کے مقابل میں عاصمۃ اسلامی وطن پاک میں بت خانے بنانے والوں میں علماء اور ان کے تائیدی شامل ہیں۔اس وقت امام علی امام حسن وحسین کے مقابل معاویہ و یزید تھے لیکن آج نبی کریم حضرت علی وحسنین کے مقابل مسلمان عاشق رسول کو قتل کر کے پوپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔آج بھی امیر المومنین امام حسین کے نام سے یہ جاری رکھا ہوا ہے۔ پورے محرم میں اپنے مقاصد شوم کی بات کرنے سے گریز کرتے ہیں۔تصنیفات،تالیفات،عقبات،فصول ماۃ سلونی پر ہر ایک سر سری نظر ڈالیں تو واضح نظر آئے گا کہ ان کے دلوں میں اسلام،قرآن،محمدؐ سے حسد وکینہ بھرا نظر آئے گا۔انہوں نے یہ تالیفات علی کی دوستی میں نہیں لکھی ہیں بلکہ اسلام دشمنی پر لکھی ہیں علی کو بطور قمیص عثمان استعمال کیا ہے۔علی کا نام لینے والے نے علی کا نام استعمال کر کے خلفاء ثلاثہ کو غلیظ ترین سب وشتم کا نشانہ بنایا۔علی،فاطمہ،حضرات حسنین کو چاہنے کا دعویٰ کرنے والوں نے اسلام کے مدافعین خلفائے راشدین کیلئے سب وشتم ولعن جاری رکھ کر

اسلام کو روک کر کفر و الحادیوں کے لئے میدان خالی کئے ہوئے ہیں۔ایک الگ اسلامی مملکت جو شعائر اسلام کی سر بلندی کیلئے قائم ہوئی تھی ۔اسے آپ نے کمیونسٹوں کو فروخت کر دیا۔خلفاء کا سب احترام کرتے تھے۔ان کے احترام تکریم کو ایک نا قابلِ ترک وظیفہ سمجھتے تھے۔اگر آپ کی اسلام دشمنی نہ ہوتی تو یہ سب وشتم ختم ہو جاتا۔

میدان جنگ صفین میں بعض شخصیات کے خیمہ میں معاویہ کو سب وشتم کرتے سنا تو آپ نے فرمایا معاویہ کو سب وشتم مت کرو جبکہ تین خلفاء بدر جہاں معاویہ سے افضل تھے۔اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کے منہ سے کچھ نامناسب کلمات عمر بن خطاب کی شان میں نکلے تو فوراً منہ پر ہاتھ رکھا اور کہا ان کا نام بغیر احترام کے نہ لو۔آپ نے اپنے فرزندوں میں سے ایک کا نام عمر ایک کا نام ابوبکر رکھا تھا۔علی، عائشہ کا احترام کرتے تھے۔شیعہ ان کی اہانت کرتے ہیں۔اس کے قرائن شواہد کثرت سے ملیں گے۔

مرتدین کا قلع قمع ابوبکر نے کیا تھا، اس کا ذکر کرنے سے گریز کرتے ہیں۔حضرت علی شریک دروحی برابر نبوت یا برتر از نبوت دلیل بر عداوت حقد وکینہ قرآن، اختلاق المذاہب یعنی دین سے خارج ہونے کا فرعی راستہ، اس راستے کے معمار دشمنان اصل اسلام ہیں وہ یہود ونصاریٰ مجوس کے ثالوث ہیں۔ان کے مشترکہ اور مختلف مذہب کا نام باطنیہ ہے جو تولید خناس میں مثل بکٹیریا جیسے بڑھتا جائے گا، نئے نئے تجربات سامنے آئیں گے۔ اس نے ذو دوجوہ نسل کو پیدا کیا۔ان کا ایک چہرہ دینی رہے گا جس سے وہ کافر ہونے سے بچے رہیں گے۔دونوں کا ہدف نہائی یہ ہے کہ اسلام کے نام لیوا اس دنیا سے ناپید ہوں۔ اس کیلئے ان چار ذوات کے علاوہ فاطمہ الزہراء مرضیہ اور حضرات حسنین کو بھی ملایا۔

ان تین ذوات سے زیادہ تاریخ اسلام میں بلکہ تاریخ بشریت میں بھی

کوئی حکمران نہیں ملے گا کہ جو اقتدار ملنے کے بعد ہر قسم کے گرائش دنیوی، مال ومنال، تملق چاپلوسی ومدح ستائش اور انتخاب جانشین میں اپنی اولاد، عزیزوں خاندانوں کو یکسر مسترد کر کے اور مال ودولت جمع کرنے سے گریز کر کے اپنا حق اجرت جو لیا تھا وہ واپس بیت المال کو کریں۔ بنی امیہ سے تا آخری بنی عباس تک تین چار ولی عہد بنا کر دنیا سے گئے۔

یہ وہ ذوات تھیں جو اپنے خاندان کے محترم افراد تھے۔ حالت تنگ وضیق، سخت ترین جنگ، تبلیغاتی دور میں مضیقہ میں محمدؐ اور ان پر ایمان لانے والوں میں شامل تھے۔ ایمان لانے والوں میں سابق الایمان، ہجرت جہاد بذل مال ودولت بے دریغی سے صرف کرنے والے تھے۔ ان سے افضل تو نا ممکن ہیں برابر بھی نہیں ملیں گے، اگر ہیں تو سامنے لائیں۔ ان کی تذلیل اہانت جسارت میں شیعہ سنی ہم دست ہیں۔ ان سے عداوت ودشمنی کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے۔ اس مدعی کے دلائل عشرات نہیں ہیں۔ ان کا نبی کریم سے عشق وشغف، علی کی تعظیم واضح وروشن ہے۔ امیر المومنین نے اپنی اولادوں کے نام، ان کے نام پر رکھے۔ یہ کہنا کہ رسولؐ نے فدک اپنی بیٹی کو دی، نبی کریم اور زہراء دونوں کی اہانت جسارت پر مبنی اساطیر کہانی ہے۔

دوستداران وشیعیان امیر المؤمنین

کلمہ شیعہ دوستی اتباع و پیروان کو کہتے ہیں، دوست چاہنے والے کو کہتے ہیں، دوست کے مراتب و درجات ہوتے ہیں پہلا درجہ اور آخری درجہ۔ دونوں کی بہت تعریفیں سنی ہیں خود شیعہ خود اپنی تعریفیں کرتے ہیں۔ ہم یہاں امیر المؤمنین کی زبان سے اپنے شیعوں، دوستوں کے بارے میں اظہارات کا ذکر کرتے ہیں۔ کیا واقعیت اور خارجی میں آپ کے دوست ہیں؟ آپ کے پیرواں اچھے تھے پانچویں صدی کے جامع کلمات امیر

المومنین کے بارے میں شریف رضی نے لکھا ہے جب آپ کو خبر دی گئی آپ کی مملکت کے اردگرد کناروں پر معاویہ کے لشکر نے حملہ کیا ہے، تو آپ نے فرمایا میں بارہا تمھیں بتا رہا ہوں کہ دشمن کے تمھارے علاقے میں داخل ہونے سے پہلے تم وہاں اپنے برادران کی فریاد کو تحفظ کو پہنچو۔ اللہ کی قسم یہ لوگ اقتدار و علاقہ تم سے چھین لیں گے، ﴿لَاظُنُّ اَنَّ هٰـؤُلَاءِ الْقَوْمَ، سَيُدَالُوْنَ مِنْكُم﴾ تم سے چھین لیں گے ﴿بِاجْتِمَاعِهِم﴾ کیونکہ وہ متفق ہے ﴿عَلٰى بَاطِلِهِمْ﴾ اپنے باطل پر ﴿وَ تَفَرُّقِكُمْ عَنْ حَقِّكُمْ﴾ تم اپنے حق میں ایک دوسرے سے منتشر ہو متفرق ہو ﴿فَوَاللّٰهِ!﴾ اللہ کی قسم ﴿مَا غُزِىَ قَوْمٌ﴾ ہر وہ قوم جس پر اس کے گھر میں حملہ ہو گیا تو وہ عزت سے نہیں رہ سکتا ہے وہ ذلیل ہی رہیں گے ﴿فَوَاللهِ!﴾ ﴿مَا غُزِىَ قَوْمٌ قَطُّ فِىْ عُقْرِ دَارِهِمْ اِلَّا ذَلُّوْا﴾ دشمن اس کے گھر کے اندر آ کر حملہ کریں گے تو وہ ذلیل ہی رہے گا ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں ﴿يَا اَشْبَاهَ الرِّجَال﴾ اے مردوں سے شباہت رکھنے والو، شکل مرد رکھنے والو ﴿وَ لَا رِجَالَ!﴾ تمھارے اندر مردانگی نہیں تم محض مردانگی کا دکھاوا کرتے ہو ﴿حُلُوْمُ الْاَطْفَالِ﴾ تم بچگانہ عقل رکھتے ہو۔ ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں ﴿كَمْ اُدَارِيْكُمْ كَمَا تُدَارَى﴾ تمھارے ساتھ نرو مدارات کب تک چلے گی؟ جس طرح بوسیدہ لباس کو سیتے رہتے ہیں ﴿كَمْ اُدَارِيْكُمْ كَمَا تُدَارَى الْبِكَارُ الْعَمِدَةُ، وَ الثِّيَابُ الْمُتَدَاعِيَةُ! كُلَّمَا حِيْصَتْ مِنْ جَانِبٍ﴾ ایک طرف سے سیئیں گے ﴿تَهَتَّكَتْ مِنْ اٰخَرَ﴾ تو دوسری طرف سے پھٹ جاتا ہے ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں ایھا الناس لا یجر منکم شقاقی تمھارے اندر میری مخالفت نہیں آنی چاہئے تمہیں مجھ سے مخاصمت نہیں کرنی چاہئے، اختلاف نہیں کرنا چاہئے، میری عصیانی نافرمانی نہیں کرنا چاہئے۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں ﴿اَيُّهَا الشَّاهِدَةُ اَبْدَانُهُمْ﴾ اے وہ

قوم جس کے بدن، جسم شبہات سامنے نظر آتے ہیں لیکن ﴿الْغَآئِبَةُ عَنْهُمْ عُقُوْلُهُمْ﴾ ان کی عقل ان کے ساتھ نظر نہیں آتی ہے ﴿الْمُخْتَلِفَةُ اَهْوَآئُهُمْ﴾ حد یہ ہے کہ خواہشات ایک دوسرے سے مخالف ہیں۔ ﴿صَاحِبُكُمْ يُطِيْعُ اللهَ وَ اَنْتُمْ تَعْصُوْنَه﴾ تمھارا امیر اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور تم اس کی پیرو کار ہو۔ تم اس کی معصیت نافرمانی کرتے ہو۔ صاحب اہل شام اپنے امیر کی اطاعت کرتے ہیں، تم لوگ اپنے امیر کی مخالفت کرتے ہو ﴿اَنَّ مُعَاوِيَةَ صَارَفَنِيْ بِكُمْ صَرْفَ الدِّيْنَارِ بِالدِّرْهَمِ، فَاَخَذَ مِنِّيْ عَشَرَةً مِّنْكُمْ وَ اَعْطَانِيْ رَجُلًا مِّنْهُمْ!﴾ کاش معاویہ ہم سے تبادلہ کرے اپنی رعیت کا۔ ہم سے دس لے کے مجھے ایک دے دیتا تو میں خوشی سے لیتا۔

﴿اَلَا وَ اِنِّيْ قَدْ دَعَوْتُكُمْ اِلٰى قِتَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَيْلًا وَّ نَهَارًا وَ سِرًّا وَّ اِعْلَانًا﴾ میں نے اس قوم سے لڑنے کیلئے رات بھی اور دن بھی، علانیہ بھی اور پوشیدہ بھی پکارا اور للکارا ﴿وَ قُلْتُ لَكُمْ﴾ میں نے تم سے کہا ﴿اغْزُوْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَّغْزُوْكُمْ﴾ تمھارے اوپر حملہ کرنے سے پہلے تم ان پر حملہ کرو ﴿فَوَاللهِ! مَا غُزِيَ قَوْمٌ قَطُّ فِيْ عُقْرِ دَارِهِمْ اِلَّا ذَلُّوْا﴾ خدا کی قسم! جن افرادِ قوم پر ان کے گھروں کی حدود کے اندر حملہ ہوجاتا ہے وہ ذلیل وخوار ہوتے ہیں ﴿فَتَوَاكَلْتُمْ وَ تَخَاذَلْتُمْ حَتّٰى شُنَّتْ عَلَيْكُمُ الْغَارَاتُ﴾ لیکن تم نے کہا، کل نکلیں گے پرسوں نکلیں گے تمھارے اوپر حملہ ہوا اور تم کو پیچھے کیا۔ وہ گھروں میں داخل ہوئے اور مسلمان عورتوں پر حملہ کیا اور مسیحی عورت سے بھی اس کے زیورات اور زینتیں چھین لیں اور وہ آرام سے بغیر مزاحمت کے چلے گئے اور تمہاری طرف سے انھیں کوئی ضربت نہیں لگی۔

دوستانِ علی کو محمد برداشت نہیں یا دوست دارِ علی دشمنِ محمد

نام محمد سننا برداشت نہیں، وہ محمد کا نام اس لئے لیتے ہیں تا کہ علی کے فضائل ان سے منسوب کریں۔اس کے شواہد قرآئن بہت ہیں۔

ا۔ان کا کہنا ہے کہ امامت برتر از نبوت ہے لہٰذا مقام علی مقام محمد سے بالاتر ہے۔اس کے لئے قصہ کہانیاں احادیث بہت ظریقانہ طریقے سے بنائی ہیں۔پیغمبر نے فرمایا علی مجھ سے، میرے سر بدن جیسا ہے۔جب سر نہیں ہے تو باقی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔کعبے میں بتوں کو گرانے کے لئے علی کو اپنی بازوؤں پر سوار کیا۔علی اوپر اور محمد نیچے ہوگئے۔جنگ خندق میں کہا آج ایمان کل کفر کل کے مقابلے کے لئے گیا ہے۔محمد کے ہوتے ہوئے علی کو ایمان کل کہا، علی کو شریک نبوت کہا، وحی ساتھ سنتے تھے، غار حرا میں سوتے تھے۔ہم پیغمبر کی سنت اھل البیت سے لیتے ہیں یعنی حدیث بھی پیغمبر سے لینا گوارا نہیں۔اگر کہیں محمد کا ذکر کرنا ہو تو علی کو نفس رسول کہہ کر محمد کا نام بھی نہیں لیتے۔محمد کو گرانے کے لئے تخلیق کائنات کی غرض و غایت کو فاطمہ گردانا، محمد کو گرانے کے لئے حضرات حسنین کو محمد سے اشرف بتایا۔دین اسلام کو علی کی ایک ضربت، ضربت ثقلین کے برابر بنا دیا۔انا و علی من نور واحد میں اور علی ایک نور سے ہیں غرض کسی صورت میں محمد کو برتری نہ دینے کا تہیہ کر رکھا ہے۔کہا علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے علی کا نام لینا عبادت ہے لیکن محمد کا نہیں۔

شیعہ، علی کے نافرمان

مجھے خبر دی گئی ہے کہ بسر یمن پر چھا گیا ہے۔بخدا! میں تو اب ان لوگوں کے متعلق یہ خیال کرنے لگا ہوں کہ وہ عنقریب سلطنت و دولت کو تم سے ہتھیا لیں گے، اس لئے کہ وہ (مرکز) باطل پر متحد و یکجا ہیں اور تم اپنے (مرکز) حق سے پراگندہ و منتشر۔تم امرِ حق میں اپنے امام کے نافرمان اور وہ

باطل میں بھی اپنے امام کے مطیع وفرمانبردار ہیں۔ وہ اپنے ساتھی کے ساتھ امانت داری کے فرض کو پورا کرتے ہیں اور تم خیانت کرنے سے نہیں چوکتے۔ وہ اپنے شہروں میں امن بحال رکھتے ہیں اور تم شورشیں برپا کرتے ہو۔ میں اگر تم میں سے کسی کو لکڑی کے ایک پیالے کا بھی امین بناوں تو یہ ڈر رہتا ہے کہ وہ اس کے کنڈے کو توڑ کر لے جائے گا۔

اے اللہ! وہ مجھ سے تنگ دل ہو چکے ہیں اور میں ان سے، وہ مجھ سے اُکتا چکے ہیں اور میں ان سے، مجھے ان کے بدلے میں اچھے لوگ عطا کر اور میرے بدلے میں انہیں کوئی اور بُرا حاکم دے۔ خدایا! ان کے دلوں کو اس طرح (اپنے غضب سے) پگھلا دے جس طرح نمک پانی میں گھول دیا جاتا ہے۔ خدا کی قسم! میں اس چیز کو دوست رکھتا ہوں کہ تمہارے بجائے میرے پاس بنی فراس ابن غنم کے ایک ہی ہزار سوار ہوتے۔ خطبہ ۲۵

یَا اَشْبَاہَ الرِّجَالِ وَلَا رِجَالَ! حُلُوْمُ الْاَطْفَالِ، وَعُقُوْلُ رَبَّاتِ الْحِجَالِ، لَوَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَرَکُمْ وَلَمْ اَعْرِفْکُمْ مَعْرِفَۃً وَاللہِ! جَرَّتْ نَدَمًا، وَاَعْقَبَتْ سَدَمًا۔

اے مردوں کی شکل وصورت والے نامردو! تمہاری عقلیں بچوں کی سی اور تمہاری سمجھ حجلہ نشین عورتوں کی مانند ہے۔ میں تو یہی چاہتا تھا کہ تم کو نہ دیکھتا، نہ تم سے جان پہچان ہوتی۔ ایسی شناسائی جو ندامت کا سبب اور رنج واندوہ کا باعث بنی ہے۔

شیعان سرکش طاغی

منیت بمن لا یطیع اذا امرت ولا یجیب اذا دعوت لا ابالکم ما تنظرون بنصرکم ربکم، اما دین یجمعکم، ولا حمیۃ تحمشکم، اقوم فیکم مستصرخا، وانا دیکم متغوثا، فلا تسمعون لی قولا، ولا تطیعون لی امرا، حتی تکشف الامور

عن عواقب المساءة، فما یدرک بکم ثار، ولا یبلغ بکم مرام، دعوتکم الی نصر اخواتکم فجر جرتم جرجرة الجمل الاسر، وتثاقلتم تثاقل النضو الادبر، ثم خرج الی منکم جنید متذائب ضعیف ﴿کَأَنَّمَا یُسَاقُونَ إِلَی الْمَوْتِ وَهُمْ یَنْظُرُونَ. انفال ۶﴾

قَاتَلَکُمُ اللہُ ! لَقَدْ مَلَئْتُمْ قَلْبِیْ قَیْحًا، وَ شَحَنْتُمْ صَدْرِیْ غَیْظًا، وَ جَرَّعْتُمُوْنِیْ نُغَبَ التَّہْمَامِ اَنْفَاسًا، وَ اَفْسَدْتُّمْ عَلَیَّ رَاْیِیْ بِالْعِصْیَانِ وَ الْخِذْلَانِ، حَتّٰی لَقَدْ قَالَتْ قُرَیْشٌ : اِنَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَجُلٌ شُجَاعٌ ، وَلٰکِنْ لَّا عِلْمَ لَہٗ بِالْحَرْبِ.

اللہ تمہیں مارے! تم نے میرے دل کو پیپ سے بھر دیا ہے اور میرے سینے کو غیظ وغضب سے چھلکا دیا ہے۔ تم نے مجھے غم وحزن کے جرعے پے در پے پلائے، نافرمانی کر کے میری تدبیر ورائے کو تباہ کر دیا، یہاں تک کہ قریش کہنے لگے کہ: علیؑ ہے تو مرد شجاع، لیکن جنگ کے طور طریقوں سے واقف نہیں۔ خطبہ ۲۷

اُفٍّ لَکُمْ ! لَقَدْ سَئِمْتُ عِتَابَکُمْ ! اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ عِوَضًا؟ وَ بِالذُّلِّ مِنَ الْعِزِّ خَلَفًا ؟ اِذَا دَعَوْتُکُمْ اِلٰی جِہَادِ عَدُوِّکُمْ دَارَتْ اَعْیُنُکُمْ ، کَاَنَّکُمْ مِنَ الْمَوْتِ فِیْ غَمْرَةٍ ، وَ مِنَ الذُّہُوْلِ فِیْ سَکْرَةٍ ، یُرْتَجُ عَلَیْکُمْ حَوَارِیْ فَتَعْمَہُوْنَ، فَکَاَنَّ قُلُوْبَکُمْ مَاْلُوْسَةٌ ، فَاَنْتُمْ لَا تَعْقِلُوْنَ . مَا اَنْتُمْ لِیْ بِثِقَةٍ سَجِیْسَ اللَّیَالِیْ ، وَمَا اَنْتُمْ بِرُکْنٍ یُّمَالُ بِکُمْ ، وَلَا زَوَافِرِ عِزٍّ یُّفْتَقَرُ اِلَیْکُمْ.

حیف ہے تم پر! میں تو تمہیں ملامت کرتے کرتے بھی اکتا گیا ہوں۔ ''کیا تمہیں آخرت کے بدلے دنیوی زندگی اور عزت کے بدلے ذلّت ہی گوارا ہے''؟ جب تمہیں دشمنوں سے لڑنے کیلئے بلاتا ہوں تو تمہاری آنکھیں اس طرح گھومنے لگ جاتی ہیں کہ گویا تم موت کے گرداب میں ہو اور جان کنی کی غفلت اور مدہوشی تم پر طاری ہے۔ میری باتیں جیسے تمہاری سمجھ ہی میں نہیں

آتیں تو تم ششدر رہ جاتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے جیسے تمہارے دل و دماغ پر دیوانگی کا اثر ہے کہ تم عقل سے کچھ کام نہیں لے سکتے۔ تم ہمیشہ کیلئے مجھ سے اپنا اعتماد کھو چکے ہو۔ نہ تم کوئی قوی سہارا ہو کہ تم پر بھروسا کر کے دشمنوں کی طرف رخ کیا جائے اور نہ تم عزت و کامرانی کے وسیلے ہو کہ تمہاری ضرورت محسوس ہو۔

مَا اَنْتُمْ اِلَّا کَاِبِلٍ ضَلَّ رُعَاتُہَا، فَکُلَّمَا جُمِعَتْ مِنْ جَانِبٍ انْتَشَرَتْ مِنْ اٰخَرَ، لَبِئْسَ لَعَمْرُ اللہِ! سُعْرُ نَارِ الْحَرْبِ اَنْتُمْ، تُکَادُوْنَ وَلَا تَکِیْدُوْنَ، وَتُنْتَقَصُ اَطْرَافُکُمْ فَلَا تَمْتَعِضُوْنَ، لَا یُنَامُ عَنْکُمْ وَ اَنْتُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ سَاھُوْنَ، غُلِبَ وَاللہِ الْمُتَخَاذِلُوْنَ، وَایْمُ اللہِ! اِنِّیْ لَاَظُنُّ بِکُمْ اَنْ لَّوْ حَمِسَ الْوَغٰی، وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ، قَدِ انْفَرَجْتُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ انْفِرَاجَ الرَّاْسِ.

تمہاری مثال تو ان اونٹوں کی سی ہے جن کے چرواہے گم ہو گئے ہوں، اگر انہیں ایک طرف سے سمیٹا جائے تو دوسری طرف سے تتر بتر ہو جائیں گے۔ خدا کی قسم! تم جنگ کے شعلے بھڑکانے کیلئے بہت برے ثابت ہوئے ہو۔ تمہارے خلاف سب تدبیریں ہوا کرتی ہیں اور تم دشمنوں کے خلاف کوئی تدبیر نہیں کرتے۔ تمہارے (شہروں کے) حدود (دن بہ دن) کم ہوتے جا رہے ہیں مگر تمہیں غصہ نہیں آتا۔ وہ تمہاری طرف سے کبھی غافل نہیں ہوتے اور تم ہو کہ غفلت میں سب کچھ بھولے ہوئے ہو۔ خدا کی قسم! ایک دوسرے پر ٹالنے والے ہارا ہی کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں تمہارے متعلق یہ گمان رکھتا ہوں کہ اگر جنگ زور پکڑ لے اور موت کی گرم بازاری ہو تو تم ابن ابی طالب سے اس طرح کٹ جاو گے جس طرح بدن سے سر (کہ دوبارہ پلٹنا ممکن ہی نہ ہو) خطبہ ۳۴

مُنِیْتُ بِمَنْ لَّا یُطِیْعُ اِذَا اَمَرْتُ، وَلَا یُجِیْبُ اِذَا دَعَوْتُ، لَا اَبَا لَکُمْ! مَا تَنْتَظِرُوْنَ بِنَصْرِکُمْ رَبَّکُمْ؟ اَمَا دِیْنٌ یَجْمَعُکُمْ؟ وَ لَا حَمِیَّۃَ تُحْمِشُکُمْ؟ اَقُوْمُ فِیْکُمْ

مُسْتَصْرِخًا، وَ اُنَادِیْكُمْ مُتَغَوِّثًا، فَلَا تَسْمَعُوْنَ لِیْ قَوْلًا، وَلَا تُطِیْعُوْنَ لِیْ اَمْرًا، حَتّٰی تَكَشَّفَ الْاُمُوْرُ عَنْ عَوَاقِبِ الْمَسَآئَةِ، فَمَا یُدْرَكُ بِكُمْ ثَارٌ، وَلَا یُبْلَغُ بِكُمْ مَرَامٌ، دَعَوْتُكُمْ اِلٰی نَصْرِ اِخْوَانِكُمْ فَجَرْجَرْتُمْ جَرْجَرَةَ الْجَمَلِ الْاَسَرِّ، وَ تَثَاقَلْتُمْ تَثَاقُلَ النِّضْوِ الْاَدْبَرِ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَیَّ مِنْكُمْ جُنَیْدٌ مُتَذَآئِبٌ ضَعِیْفٌ، كَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ وَ هُمْ یَنْظُرُوْنَ.

میرا ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا ہے جنہیں حکم دیتا ہوں تو مانتے نہیں، بلاتا ہوں تو آواز پر لبیک نہیں کہتے۔ تمہارا بُرا ہو! اب اپنے اللہ کی نصرت کرنے میں تمہیں کس چیز کا انتظار ہے؟ کیا دین تمہیں ایک جگہ اکھٹا نہیں کرتا اور غیرت وحمیت تمہیں جوش میں نہیں لاتی؟ میں تم میں کھڑا ہو کر چلاتا ہوں اور مدد کیلئے پکارتا ہوں لیکن تم نہ میری کوئی بات سنتے ہو، نہ میرا کوئی حکم مانتے ہو، یہاں تک کہ ان نافرمانیوں کے بُرے نتائج کھل کر سامنے آ جائیں۔ نہ تمہارے ذریعے خون کا بدلا لیا جا سکتا ہے، نہ کسی مقصد تک پہنچا جا سکتا ہے۔ میں نے تم کو تمہارے ہی بھائیوں کی مدد کیلئے پکارا تھا۔ مگر تم اس اونٹ کی طرح بلبلانے لگے جس کی ناف میں درد ہو رہا ہو اور اس لاغر و کمزور شتر کی طرح ڈھیلے پڑ گئے جس کی پیٹھ زخمی ہو، پھر میرے پاس تم لوگوں کی ایک چھوٹی سی متزلزل و کمزور فوج آئی، اس عالم میں کہ گویا اسے اس کی نظروں کے سامنے موت کی طرف دھکیلا جا رہا ہے خطبہ ۳۹

لَمَّا غَلَبَ اَصْحَابُ مُعَاوِیَةَ اَصْحَابَہٗؑ عَلٰی شَرِیْعَةِ الْفُرَاتِ بِصِفِّیْنَ وَ مَنَعُوْهُمْ مِنَ الْمَآءِ:

جب صفین میں معاویہ کے ساتھیوں نے امیر المومنین علیہ السلام کے اصحاب پر غلبہ پا کر فرات کے گھاٹ پر قبضہ جما لیا اور پانی لینے سے مانع ہوئے تو آپؑ نے فرمایا:

قَدِ اسْتَطْعَمُوْكُمُ الْقِتَالَ، فَاَقِرُّوْا عَلٰی مَذَلَّةٍ، وَ تَاْخِیْرِ مَحَلَّةٍ، اَوْ رَوُّوا السُّیُوْفَ مِنَ

الدِّمَآءِ تَرْوَوْا مِنَ الْمَاءِ، فَالْمَوْتُ فِیْ حَیَاتِکُمْ مَقْهُوْرِیْنَ، وَالْحَیٰوةُ فِیْ مَوْتِکُمْ قَاهِرِیْنَ . اَلَا وَاِنَّ مُعَاوِیَةَ قَادَ لُمَةً مِّنَ الْغُوَاةِ، وَعَمَّسَ عَلَیْهِمُ الْخَبَرَ، حَتّٰی جَعَلُوْا نُحُوْرَهُمْ اَغْرَاضَ الْمَنِیَّةِ .

وہ تم سے جنگ کے لقمے طلب کرتے ہیں۔ تو اب یا تو تم ذلت اور اپنے مقام کی پستی وحقارت پر سرِ تسلیم خم کردو، یا تلواروں کی پیاس خون سے بجھا کر اپنی پیاس پانی سے بجھاو۔ تمہارا ان سے دب جانا جیتے جی موت ہے اور غالب آکر مرنا بھی جینے کے برابر ہے۔ معاویہ گم کردہ راہ سر پھروں کا ایک چھوٹا سا جتھا لئے پھرتا ہے اور واقعات سے انہیں اندھیرے میں رکھ چھوڑا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے سینوں کو موت (کے تیروں) کا ہدف بنا لیا ہے۔ خطبہ ۵۱

کَمْ اُدَارِیْکُمْ کَمَا تُدَارَی الْبِکَارُ الْعَمِدَةُ، وَالثِّیَابُ الْمُتَدَاعِیَةُ! کُلَّمَا حِیْصَتْ مِنْ جَانِبٍ تَهَتَّکَتْ مِنْ اٰخَرَ، کُلَّمَا اَطَلَّ عَلَیْکُمْ مَنْسِرٌ مِّنْ مَّنَاسِرِ اَهْلِ الشَّامِ اَغْلَقَ کُلُّ رَجُلٍ مِّنْکُمْ بَابَهٗ، وَانْجَحَرَ انْجِحَارَ الضَّبَّةِ فِیْ جُحْرِهَا، وَالضَّبُعِ فِیْ وِجَارِهَا .

کب تک میں تمہارے ساتھ ایسی نرمی اور رورعایت کرتا رہوں گا جیسی ان اونٹوں سے کی جاتی ہے جن کی کوہانیں اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہوں اور ان پھٹے پرانے کپڑوں سے کہ جنہیں ایک طرف سے سیا جائے تو دوسری طرف سے پھٹ جاتے ہیں۔ جب بھی شامیوں کے ہراول دستوں میں سے کوئی دستہ تم پر منڈلاتا ہے تو تم سب کے سب (اپنے گھروں) کے دروازے بند کر لیتے ہو اور اس طرح اندر دبک جاتے ہو جس طرح گوہ اپنے سوراخ میں اور بجو اپنے بھٹ میں۔

الذَّلِیْلُ وَاللّٰهِ! مَنْ نَّصَرْتُمُوْهُ! وَمَنْ رُّمِیَ بِکُمْ فَقَدْ رُمِیَ بِاَفْوَقَ نَاصِلٍ، وَاِنَّکُمْ وَاللّٰهِ لَکَثِیْرٌ فِی الْبَاحَاتِ، قَلِیْلٌ تَحْتَ الرَّایَاتِ، وَاِنِّیْ لَعَالِمٌ بِمَا یُصْلِحُکُمْ، وَیُقِیْمُ اَوَدَکُمْ، وَلٰکِنِّیْ لَا اَرٰی اِصْلَاحَکُمْ بِاِفْسَادِ نَفْسِیْ .

جس کے تمہارے ایسے مددگار ہوں اسے تو ذلیل ہی ہونا ہے اور جس پر تم (تیر کی طرح) پھینکے جاو تو گویا اس پر ایسا تیر پھینکا گیا جس کا سوفار بھی شکستہ اور پیکان بھی ٹوٹا ہوا ہے۔ خدا کی قسم! (گھروں کے) صحن میں تو تم بڑی تعداد میں نظر آتے ہو، لیکن جھنڈوں کے نیچے تھوڑے سے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ کس چیز سے تمہاری اصلاح اور کس چیز سے تمہاری کج روی کو دور کیا جا سکتا ہے، لیکن میں اپنے نفس کو بگاڑ کر تمہاری اصلاح کرنا نہیں چاہتا۔

اَضْرَعَ اللهُ خُدُوْدَكُمْ، وَ اَتْعَسَ جُدُوْدَكُمْ! لَا تَعْرِفُوْنَ الْحَقَّ كَمَعْرِفَتِكُمُ الْبَاطِلَ، وَلَا تُبْطِلُوْنَ الْبَاطِلَ كَاِبْطَالِكُمُ الْحَقَّ!.

خدا تمہارے چہروں کو بے آبرو کرے اور تمہیں بدنصیب کرے۔ جیسی تم باطل سے شناسائی رکھتے ہو ویسی حق سے تمہاری جان پہچان نہیں اور جتنا حق کو مٹاتے ہو باطل اتنا تم سے نہیں دبایا جاتا خطبہ ٦٧

اَيُّهَا الشَّاهِدَةُ اَبْدَانُهُمْ، الْغَائِبَةُ عَنْهُمْ عُقُوْلُهُمْ، الْمُخْتَلِفَةُ اَهْوَآؤُهُمْ، الْمُبْتَلٰى بِهِمْ اُمَرَآؤُهُمْ! صَاحِبُكُمْ يُطِيْعُ اللهَ وَ اَنْتُمْ تَعْصُوْنَهٗ، وَصَاحِبُ اَهْلِ الشَّامِ يَعْصِى اللهَ وَ هُمْ يُطِيْعُوْنَهٗ، لَوَدِدْتُّ وَاللهِ! اَنَّ مُعَاوِيَةَ صَارَفَنِىْ بِكُمْ صَرْفَ الدِّيْنَارِ بِالدِّرْهَمِ، فَاَخَذَ مِنِّىْ عَشَرَةً مِّنْكُمْ وَ اَعْطَانِىْ رَجُلًا مِّنْهُمْ!.

اے وہ لوگو جن کے جسم تو حاضر ہیں اور عقلیں غائب اور خواہشیں جدا جدا ہیں، ان پر حکومت کرنے والے ان کے ہاتھوں آزمائش میں پڑے ہوئے ہیں، تمہارا حاکم اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور تم اس کی نافرمانی کرتے ہو اور اہل شام کا حاکم اللہ کی نافرمانی کرتا ہے مگر وہ اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں یہ چاہتا ہوں کہ معاویہ تم میں سے دس مجھ سے لے لے اور بدلے میں اپنا ایک آدمی مجھے دے دے، جس طرح دینار کا تبادلہ درہموں سے ہوتا ہے خطبہ ۹۵

يَا اَہْلَ الْكُوْفَةِ! مُنِيْتُ مِنْكُمْ بِثَلَاثٍ وَّ اثْنَتَيْنِ: صُمٌّ ذَوُوْ اَسْمَاعٍ، وَبُكْمٌ ذَوُوْ كَلَامٍ، وَ عُمْىٌ ذَوُوْ اَبْصَارٍ، لَا اَحْرَارُ صِدْقٍ عِنْدَ اللِّقَآءِ، وَلَا اِخْوَانُ ثِقَةٍ عِنْدَ الْبَلَآءِ! تَرِبَتْ اَيْدِيْكُمْ! يَا اَشْبَاهَ الْاِبِلِ غَابَ عَنْهَا رُعَاتُهَا! كُلَّمَا جُمِعَتْ مِنْ جَانِبٍ تَفَرَّقَتْ مِنْ جَانِبٍ اٰخَرَ، وَاللهِ! لَكَاَنِّیْ بِكُمْ فِيْمَا اِخَالُ: اَنْ لَّوْ حَمِسَ الْوَغٰى، وَ حَمِيَ الضِّرَابُ، قَدِ انْفَرَجْتُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ انْفِرَاجَ الْمَرْاَةِ عَنْ قُبُلِهَا، وَ اِنِّیْ لَعَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ، وَمِنْهَاجٍ مِّنْ نَّبِيِّیْ، وَاِنِّیْ لَعَلَى الطَّرِيْقِ الْوَاضِحِ اَلْقُطُهٗ لَقْطًا.

اے اہل کوفہ! میں تمہاری تین اور ان کے علاوہ دو باتوں میں مبتلا ہوں۔ پہلے تو یہ کہ تم کان رکھتے ہوئے بہرے ہو اور بولنے چالنے کے باوجود گونگے ہو اور آنکھیں ہوتے ہوئے اندھے ہو، اور پھر یہ کہ نہ تم جنگ کے موقعہ پر سچے جواں مرد ہو اور نہ قابل اعتماد بھائی ہو۔ اے ان اونٹوں کی چال ڈھال والو کہ جن کے چرواہے گم ہو چکے ہوں اور انہیں ایک طرف سے گھیر کر لایا جاتا ہے تو دوسری طرف سے بکھر جاتے ہیں، خدا کی قسم! جیسا کہ میرا تمہارے متعلق خیال ہے، گویا یہ منظر میرے سامنے ہے کہ اگر جنگ شدت اختیار کر لے اور میدان کارزار گرم ہو جائے تو تم ابن ابی طالب علیہ السلام سے ایسے شرمناک طریقے پر علیحدہ ہو جاو گے جیسے عورت بالکل برہنہ ہو جائے۔ میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے اور شاہراہ حق پر ہوں جسے میں باطل کے راستوں میں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاتا رہتا ہوں خطبہ ۹۵

فضائل ومناقب ومصائب امیر المومنین وحسین ابن علی

کتاب الذریعہ الی تصانیف شیعہ شمارہ نمبر ۵۲۷ لابن ابی الحسن محمد ابن احمد ابن شاذا.

شاذان ص ۵۲۷ ۲۶۰ کتاب مناقب آبی جعفر محمد بن حسن صفار قمی ۰۹۲

ص ۵۲۷ ۳۷ آبی عمروالزاھد محمد بن عبدالواحدت ۳۴۳ ھ
فضائل امیرالمومنین مصائب حسین ابن علی

فدک مقتل شخصیت رسول ورسالت

قتل کی انواع و اقسام ہوتی ہیں۔کوئی شخص قتل ہوتا ہے یعنی رگ حیات کاٹی جاتی ہے، جہاں مقتول کے جسم پر ضربت کے نشان نظر آتے ہیں۔حملہ کرتے ہوئے ہاتھ کٹے ہوئے سر تن سے جدا پاؤں کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ایک اور قسم کا بھی قتل ہوتا ہے اس کو قتلِ شخصیت کہتے ہیں مردان عقل وخرد دین وایمان والے قتلِ شخص برداشت کرتے ہیں لیکن قتلِ شخصیت برداشت نہیں کرتے۔باطنیہ نے تین سو پچاس سال از وصال رسول اللہ گزرنے کے بعد قتل شخصیت رسول اللہ کیا۔رسول اللہ اس دنیا سے زرق وبرق، خوش ذائقہ غذا، نرم لباس اور خوش نمائی دیکھے بغیر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔تیسری چوتھی صدی میں دعویٰ کیا کہ نبی کریم نے مدینہ سے ۱۲۰ میل دور کھجوروں سے بھری زرخیز زمین اپنی بیٹی فاطمہ کو دی؟۔آیا ۱۲ ہجری سے قیام فاطمین تک نام ونشان از سقیفہ تا فدک نہیں تھا۔تعلقات علی وخلفاء میں کسی قسم کی کشیدگی ناملائم ناگفتہ بہ نہیں تھی۔قاتل معزالدین آل بویہ نے ۳۵۲ ھ کو سقیفہ اور فدک کا مقدمہ بنایا ہے۔ایسی ذوات پر مقدمہ بنایا جنہوں نے دنیا سے رحلت ہوتے وقت اپنی لی ہوئی تنخواہ بیت المال مسلمین میں ہی واپس جمع کروائی تھی۔(تاریخ اسلام محمود شاکر ج ۳) ابوبکر خلیفہ بننے سے پہلے کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔خلیفہ بننے کے بعد کام جاری رکھا۔ایک دن راستے میں عمر بن خطاب ملے انہوں نے کہا چلیں آپ کو بیت المال سے کچھ راتب معین کرتے ہیں۔وہ راتب وفات کے موقع تک چھ ہزار درہم ہو چکے تھے اپنی وصیت میں لکھا میرا فلاں جگہ پر

موجود باغ کو فروخت کر کے چھ ہزار درہم بیت المال میں جمع کریں۔ اپنی مدت خلافت میں کوئی لذیذ کھانا نہیں کھایا، نرم لباس بیت المال سے نہیں پہنا، کہا کہ اسکا حساب کریں اگر میرے مال میں سے زیادہ وہ بیت المال میں جمع کریں۔

۳۔کل جائیداد سے پانچواں حصہ صدقہ دیں۔

۴۔میری دو چادر دھو کر مجھے کفن دیں۔

کوئی بھی شخص جب قتل ہوتا ہے تو اس کی تاریخ قتل ہوتی ہے لیکن دفن کی تاریخ اس کے بعد ہوتی ہے حضرت محمد پہلے دفن ہو گئے تین سو سال گزرنے کے بعد فاطمی اور آل بویہ نے زہرا کو فدک دینے کی تہمت میں قتل کیا۔ آپ کا قصاص اس وقت سے ابھی تک اسلام و مسلمین سے لے رہے ہیں ۔محمدؐ کو اتنی جائیداد اپنی بیٹی کو دینے کے مقدمہ میں ملوث کیا ۔ایام فاطمہ قائم کر کے زہرا کی زبان کو شکایت کرتی بنایا کہ فدک مجھے نہیں دیا۔

رسول اللہ کا اپنی بیٹی کے نام فدک کرنا، رسول پر اقربا پروری کو پانامہ لیکس بلاد کفر ذخیراندوزی والوں جیسا متعارف کروایا ہے۔ اہل بلتستان نے اسلام اصلی، قرآن محمد سے دشمنی، ملحدین سے دوستی اپنائی ہوئی ہے۔ رسول کی زوجہ کی شان میں اہانت جسارت کسی قسم کے جواز عقلی، قرآنی حتیٰ آئمہ علی سے مروی منقولات سے بھی دست خالی، اسلام ناخوندہ اسلام وقرآن سے جاہل پروردہ الحادیوں کی بات ہوگی۔

آپ لوگوں کی اسلام اور قرآن ومحمدؐ سے دشمنی عداوت ونفرت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ محمدؐ کی جگہ اہل بیت اور اصحاب کو اٹھا کر اصحاب اہل بیت کا رٹہ لگا کر نام محمدؐ کو پیچھے کیا۔ قرآن کو ناقص، مجمل مبہم، ہزار تہمت امام خاتم قرآن بر اہل بیت کو مقدم کیا ہے۔

قاضی حسین احمد اور اس کے جانشین سراج الحق، فضل الرحمٰن کا اسلام، جناح

اقبال کو اٹھانا قرآن اور محمدؐ اسلام سے دشمنی نہیں تو اور کیا ہے؟ آپ کہتے ہیں پاکستان میں نظام ولایت فقیہ والا ہونا چاہیئے جبکہ عراق میں نظام خوارج کے حق میں ہیں۔ دوسری جانب کہتے ہیں کہ اولی الامر کو معصوم ہونا چاہیے۔ آپ کا اس جیسی نامعقول و ناممکن شرائط دینا اقنومی جیسا ہے۔

غلو کا ذکر قرآن کریم کی دوسورتوں نساء اور مائدہ میں آیا ہے۔ مذاہب بطور رائج رسمی غلو کرنے کو مانتے ہیں لیکن اپنے سے نفی کرتے ہیں۔ محققین مذاہب اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اس میں کوئی ایک مخصوص فرقہ نہیں ہے۔ مذاہب کلی طور پر غالی ہیں، فرق صرف تشدد صراحت یا کنایت لوازمات و رسومات میں ہے۔ غلو تنہا الوہیت علی میں نہیں، حضرت محمدؐ کی ذات کے حوالے سے بھی کیا جاتا ہے۔ غلو کی تمام نشانیاں عوام دانشوران علماء فقہا سب میں پائی جاتی ہیں۔ سب غالی ہیں اگر کسی نے تعظیم قرآن کا مظاہرہ کیا تو اس کی جان مال عزت آبرو سب خطرے میں پڑ جائے گی۔ قرآن کے مقابل تبدیل کلمات، تالی تلو قرآن تالی عصمت لینے والے قرآن کے مقابل حدیث، تدوین کرنے والے اسلام کے نام سے خلاف قرآن مراسم رواج دینے والوں نے مسلمانوں کے مقابل کافرین وملحدین کو ترجیح دی ہے۔ سب غلات مردہ ہیں آپ حضرات کے منہ کھولتے ہی غلو کے غلاضت کی پھوار پھوٹ پڑتی ہے۔

شیعہ جو بھی ہیں، علی الٰہی میں غوطہ زن ہیں۔ انہیں اثنا عشری تک پہنچنے کیلئے کئی تاریک تر مراحل اور ہولناک سرنگوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ کئی طرح کے سوالات میرے دل میں نقش نہیں زخم بنے ہوئے ہیں۔ قرآن سے کراہت، نفرت، عداوت میں عیب جوئی نقائص، معائب قرآن پر سنت کی برتری، تقدیم سنت بر قرآن وتقید قرآن اوران سنت متصادم ومعارض قرآن کے لئے الٰہی خلفاء راشدین اعلی نمونہ حکومت قائم کرنے والوں سے نفرت و

کراہت یہاں تک ان کے نام لعنت نامہ میرے لئے نا قابل ہضم بنا ہوا ہے۔آپ اسے واضح کریں۔

یہ منصب علی ہی کا حق تھا تو سوال اٹھتا ہے علی کو یہ منصب کیسے، کیوں اور کس نے دیا تھا؟ اسلام کی آڑ میں یہاں دین ہے یہاں کسی فقیہ کی تقلید نہیں ملے گی آپ علی کے متضاد مناصب کا دعویٰ کر رہے ہیں۔اگر امامت برتر از نبوت یا برابر نبوت یا شریک نبوت ہے تو جانشین کی نوبت ہی نہیں آتی ہے۔ پھر علی کا جانشین رسول اللہ کوئی معنی نہیں بنتا ہے۔اگر آپ لوگوں کی آنکھوں میں ویسے ہی خار بنا ہوا ہے۔حسب فرمان امام حسین ﴿انی لا اری الموت الا السعادۃ و لا الحیاۃ مع الظالمین الا برما﴾

انسان کب اور کیوں عالم بننا چاہتا ہے کیا یہ جاننا مشکل ہے؟نہیں یہ مشکل پیچیدہ اور دشواری والا معاملہ نہیں ہے۔اگر کوئی دانشور یا خود علماء اساس و حقائق والے اصولوں کو پڑھیں اور سمجھیں تو ایسے سوالات کا جواب جلد مل جائے گا۔لیکن بدقسمتی سے خاص کر علماء اس اصول کو سننا ہی نہیں چاہتے اگر سننا پڑے تو اس پر توجہ نہیں کرتے۔وہ اصول یہ ہیں۔یہ کیا چیز ہے؟ یہ کہاں ہوتی ہے؟ ایسا کیوں ہوا ہے؟ اس اصول کو یاد نہ کرنے کی وجہ بڑے پائے کے علماء کی مجالس امام حسین ہیں۔فضائل امیر المومنین میں جھوٹ بولتے ہیں پھر بھی اس کو مقدسات گردانتے ہیں۔ایران میں ایک کتاب بنام صحفیہ کربلاء چھپی تھی کسی نے مجھے تحفے میں دی۔وہ مراجع کے گھر میں مجلس پڑھنے والوں میں سے تھے۔ہم نے سرسری دیکھ کر اس کتاب کو اپنے ادارے کی طرف سے چھپوایا بعد میں اس میں بہت سی غلطیاں دیکھیں جو ابھی اس موجود ہیں۔

امام خمینی کی وفات کے بعد ایک چند روزہ سیمنار واصلاح عزاداری کے موضوع پر منعقد کیا گیا۔اس میں شریک علماء سے انٹرویو کیا گیا۔جناب

آغائے نظری سے سوال پوچھا یہ جو عزاداری میں دروغ گوئی چل رہی ہیں اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آغا موصوف نے جواب میں کہا اس میں جھوٹ ہے۔ کربلاء سے متعلق بہت سے واقعات بنی امیہ نے غائب کئے ہیں اس غائب کے مقابلے میں ہم جو کچھ پڑھ رہے ہیں وہ بہت کم ہے۔ امام حسین کے ساتھ سو آدمی تھے عصر تک ختم ہو گئے۔ لوگ لکھتے نہیں تھے فرض کریں انہوں نے کم کہا لیکن جو آپ نے بولا ہے یقینی جھوٹ ہے۔ اگر دروغ ہے تو ہمارے گم شدہ صحیح سے کم ہوگا۔ اس کی وجہ رصفہ خون تھے جھوٹ سے اپنی زندگی محترمانہ گزارنا چاہتے ہیں۔ ایران میں معروف روزہ خواں، مداحان، مرثیہ خواں، نوحہ خواں سب جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر آپ اس کی تصدیق کریں دست غیب کی کتابیں پڑھیں۔ جواد مغنیہ متوفی ۱۳۹۹ھ ایک بین الاقوامی سطح کے عالم تھے، ان کے بارے یہ پتہ نہیں کہ وہ مجلس پڑھتے ہیں یا نہیں؟ لیکن ایسا کوئی موضوع نہیں ہے جس پر انہوں نے نہ لکھا ہو۔ ان موضوعات میں عقائد، تاریخ، سیاست، صحافت، تاریخ تفسیر قرآن، شرح نہج البلاغہ وغیرہ شامل ہیں۔ متعصب شیعوں کی عام مسلمانوں سے عداوت، نفرت اور ملحدین سے دوستی اور اتحاد و یکجہتی ہے۔ ہمارے آقائے ساجد، آقائے جعفری، آقای محسن نجفی، حافظ ریاض، تقی شاہ، آقائے عالم میکاولی سیکولریزم آیت اللہ راجہ ناصر وغیرہ جیسے علی کی شان میں فضائل میں کوئی بندش اور رکاوٹ روا نہیں رکھتے، چاہے وہ جھوٹ ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ اس سال دانشگاہ عروۃ الوثقیٰ میں ۱۳ رجب المرجب کو ہندو، مجوسی، مسیحی، سکھ، بوہری شعراء کو دعوت دی تھی۔ فضائل امیر المومنین میں شعر پیش کریں ایک طرف علی دوسری طرف فضائل تیسری طرف شعرا سی کو مکتب الحاد کی ترویج دین کہتے ہیں۔ کفر والحاد والوں نے فضائل امیر المومنین نشر کئے ہیں۔ ہمارے تاریخی صفحات سارے چوری ہو گئے۔ بنی امیہ نے

چرائے ہیں یہ بات بھی جھوٹ ہے جھوٹ کا جواب خاص کر شیعہ اگر یہ ذوات جواب لاکھوں کے تعداد میں ہیں۔ان میں سے سو پچاس بھی صرف اس وقت علی کے چاہنے والے ہوتے تو علی کو چوتھی مرتبہ بھی خلافت نہیں ملتی۔ان کے چاہنے والے اب اس طرح آ گئے ہیں، ایسے سوال پر ایسے علماء کو عالم کیوں مانتے ہیں؟ یہی سوال ان مشنری اسکولوں کالجوں میں پڑھنے والوں سے کریں کہ آپ کیوں ان سکولوں میں پڑھتے ہو جو کہ اسلام کے دشمنوں نے فرزندانِ مسلمان کو گمراہ کرنے کیلئے بنائے ہیں۔

وہ جواب میں سچ بولتے ہیں کہ آخر زندگی تو گزارنی ہے، گھر والوں کو خرچہ دینا ہے اور زمین داری یا محدود وسائل سے گزر اوقات نہیں ہوتی۔ لہٰذا وہ پڑھائی ختم ہوتے ہی نوکری تلاش کرتے ہیں۔ پہلے ہی دن سے ان کے جال میں بڑے بڑے خاندانوں، زمین جائیداد رکھنے والے ان کی اولادوں میں سے این جی اوز والے خرید لیتے ہیں کہ یہ بچہ ہمارے کام کا ہے چہرے نماز، روزے اور داڑھی سے مسلمان لگتا ہے، اندر سے فاسد ہی کیوں نہ ہو۔

یہاں پر کسی غور و فکر اور عمیق دقیق کی ضرورت نہیں، کوئی بھی شخص سادہ ترین کلمات سے یہ بات اور حقائق واضح کر سکتا ہے کہ وہ اتنا عرصہ کیوں جاہل و نادان اور غافل رہا۔ کیا ان حرکات کے اسباب و عوامل تک پہنچنا بہت ہی مشکل ہے؟ مثال کے طور پر اجتہاد ایک ایسی چیز ہے جس میں بہت گہرے اور وسیع علوم کا احاطہ کرنا ہوتا ہے۔ ایسا ہے، یوں ہو سکتا ہے، ایسا نہیں تھا۔ کلمہ اجتہاد از روی تکلیف ناز سا گار نا مناسب کے ظاہر سے مد مقابل کو مطمئن نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے ان کو مجبور کرنا ہوتا ہے کہ وہ قبول کریں۔ اس کو عرفِ عام میں اغراء مجمل کہتے ہیں۔ جس دن کو بدل چاہیے ان کو تحدید فکر کہیں گے۔

آقائے سبحانی جواد مغنیہ نے مجتہدین کی خطاؤں کیلئے ایک اجر یا تحفہ انعام زیادہ جمع کرتے ہوئے اصول عقائد میں بھی اسناد تقلید کو واجب کہا ہے۔ بقول مجتہدین اس سلسلے میں انبیاء کی کوئی حیثیت نہیں، سب کچھ آئمہ کے لئے ہے۔ قیامت نام کی کسی چیز کا کوئی حساب کتاب نہیں اگر ہم وہاں پہنچ گے۔ بس اپنے مقلدین کو زیادہ سے زیادہ سہولیات دیں۔ لوگوں پر سخت اور مشکل فرائض عائد نہ کریں، جتنا ہو سکے آسان کر دیں۔ چونکہ علماء متقدمین ومتاخرین نے بھی اصول دین میں تقلید کو جائز گردانا ہے لہٰذا آپ کے عقائد آپ کے فتاویٰ ہیں۔

جہاں دلیل دینے کی ضرورت نہیں اگر کوئی بے ادبی کر کے مدرک دلیل مانگے اصرار کرے جسارت کرے تو آقای محمد حسین نجفی غلات پاکستان اور آقای حافظ ریاض آپ کو شیعیت سے خارج کر سکتے ہیں۔ جب مجتہد فتویٰ صادر کرتا ہے تو ماننا پڑے گا کیونکہ تقلید بھی آپ ہی کے مسلمات میں سے ہے۔ اگر کوئی اس کے خلاف آیت قرآن پیش کر دے تو کچھ فرق نہیں پڑتا کیونکہ قرآن کریم کی نسخ بھی کر سکتے ہیں۔ نیز گذشتہ وقت کے ساتھ حالات کے تناظر میں خلاف قرآن بھی فتاوی صادر کر سکتے ہیں۔ لہٰذا آپ نے تمام بدعات مذہبی کے جواز میں فتاویٰ دیئے ہیں۔ آقایان مدافع وکلاء امثال آقای سبحانی ومغنیہ کو بھی دفاع از حق نہیں ہے اور نہ ہوگا۔ دونوں جب کہ ظاہراً انسان ہیں۔ باطن میں اللہ سبحانہ حلول ہے۔ زمین سے آسمان تک کچھ بھی آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ان میں وقت گزرانا، ضیاع وقت مسائل ضروری ناگریز رہتے ہیں مسئلہ سلونی معتبر علیہ امیر المومنین آپ کو ورثے میں ملا ہے۔ ان میں سے کچھ مذہب مشرکین کی سنت پر عمل پیرا ہیں۔

قرآن کریم میں جو کلمہ زیادہ تکرار سے آیا ہے وہ کلمہ کفر وشرک ہے۔

اس کا معیار بیان کیا گیا ہے۔ آپ کو یہ حق نہیں ہے کہ کسی کو کافر مشرک کہیں۔ ہر شخص کو یہ حق نہیں دیا گیا۔ اس کا فیصلہ اللہ کرے گا۔ اس دنیا میں مسلمان نہیں جانتے کافر مشرک اور مسلمان میں فرق نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ الگ بات کہ اگر اس میں کوئی قاضی بن سکتا ہے تو وہ آقای سبحانی، عزت میلانی آملی جیسے فصال بن سکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ اگر کوئی عالم برزخ میں ہے جیسا کہ جیسے حضرات حسنین اور ان سے کوئی چیز درخواست کریں تو شرک نہیں ہے کیونکہ قرآن میں آیا ہے شرک وہاں کیا جاتا ہے جہاں حاضر عاجز ہو۔ اگر امام حسین ہوں تو روزانہ پچاس ہزار کی حاجتیں رواء کر سکتے ہیں۔

اسلام میں معیارات فضیلت سبقت قبول اسلام، سبقت ہجرت و جہاد وانفاق ایثار ہیں۔ جب امیر المومنین کے فضائل بیان کرتے ہیں تو قبول اسلام میں سبقت کرنے والا پہلا شخص حضرت علی کو گردانتے ہیں۔ علی اندرون خانہ اہلبیت رسول اللہ میں سے تھے۔ سبقت اسلام میں اہل بیت لہٰذا خدیجہ الکبر زید بن حارث کے ایمان کو بیعت میں شمار نہیں کرتے۔ خاندان کے باہر سب سے پہلے ابو بکر تھے۔ فرض کریں علی ہر حال میں پہلے تھے تو سوال پیدا ہوتا ہے دوسرا کون تھا؟ تیسرے اور چوتھے کا نام کیوں نہیں لیتے؟ جبکہ کاظم زادہ قمی نے پہلا ہجرت کرنے والا حضرت علی کو بتایا ہے جبکہ آپ سب سے آخر میں تھے کیونکہ آپ ناموس نبی کے امین تھے۔ آپ نبی کریم کے ساتھ طائف میں زید بن حارث کو لے کر گئے تھے۔ شیعوں کے دلوں میں بغض علی اتنا ہے جتنا خلفاء کیلئے ہے۔ اصل میں ان کی آنکھوں میں خار، خود اسلام محمد، قرآن اور چاروں خلفاء کو بطور قوس کمان استعمال کرتے ہیں۔ خوارج کی کبھی مذمت نہیں کرتے، ملجم مرادی پر کبھی لعن نہیں کرتے۔ اتنے فضائل علی کے نام مکعب سے مردود قرآن و محمد اشعار سرود سے علی کو

ضرب مارنا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ محمد سے تو عداوت لیکن علی سے محبت؟
میدان جنگ میں سبقت کرنے جان فروش کرنے والے بہت تھے ان کا ذکر نہیں کرتے ۔اسلام نے افتخار بعشائر قبائل کو ختم کر کے دفنایا، اس کو انہوں نے شدو مد سے اٹھایا ہے۔ جو شعر اسلام میں مذموم تھے ان کو فضائل علی میں شمار کیا ہے۔فتوحات اسلامی، اسلام کی سر بلندی کی خاطر تھیں چنانچہ اسلام کی جزیرہ عرب سے باہر انہی جنگوں کو کشور کشائی کہتے ہیں۔

ہر چیز کی نہایت اسکی بدائت کا آئینہ ہوتی ہے

شیعہ اثنا عشر کی ابتداء کس نے کی، کس کے کہنے سے شروع ہوئی؟ وہ لوگ کیسے تھے؟ جتنا اس موضوع کی عمیق گہرائی میں جائیں گے ان کے موجودہ حالات کفر گرائی الحاد گرائی پر پہنچے ہوئے منافقین کی سرگرمیوں اور چہروں میں ان کے بنیان گزاروں کے چہرے نظر آئیں گے۔آپ کو اثنا عشری کی نہایت میں اس کی بدایت نظر آئیگی، اس کی بدایت محمد بن نمیری نصیری مہدی غیر موجود کے نام سے، خمس جمع کر کے دعوت نبوت اللہ، خود حلول ہونے کا دعویٰ کرنا تا کہ امت مسلمہ پر مشرکین مسلط کریں۔ مسلمان مکہ، یہود و نصاریٰ کو رعایت دیتے تھے ۔لیکن پوری تاریخ میں ان کی شناخت ظلم و بربریت، لوٹ مار، جھوٹ، حرام خوری اور خیانت کاری رہی ہے۔ان کی خوبیوں میں کچھ بھی قابلِ ذکر نظر نہیں آتا،اس سلسلے میں ہماری معلومات خود نہایت محدود ہیں۔

اجتہاد کے تین درجات ہیں جن کو قرآن وسنت اور دیگر مصادر سے استنباط کرتے ہیں ۔اثنا عشری، اجتہاد زندہ رکھے والوں کی شناخت و خرافات کی پاسداری کرتے ہیں ۔اثنا عشریوں کی آخری حجت جب ظہور کریں گے تو اپنا قرآن لا کر اس اسلام اور قرآن سے نجات دلائیں گے۔

قبلہ موقر محترم آقای محمد حسین نجفی صاحب! مجھے مذہب شیعہ اثنا عشری سے متعلق آپ سے کچھ سیکھنے میں کسی قسم کا احساس کمتری وتحقیری نہیں ہے۔ چونکہ پاکستان کے تمام علماء اعلام اعلی مرتبہ علمی پر فائز ہیں اور آقای نجفی جامعہ اھلبیت اور اس سے وابستہ اساتیذ کے موازی وما دون ہم جیسے نیم ملاؤں کی ضرب لسان لات اقدام الشریف کے بعد باغی بنے ہوئے ہیں۔ لہٰذا احساس کمتری کا کوئی ادنیٰ سا احساس باقی نہیں ہے۔لیکن آپ کے حضور میں حاضری آپ کے مقلدین کے ہمزات ولمزات غمرات کے علاوہ ذبح عظیم لگتا ہے۔لہٰذا کسی اور ذرائع کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔آپ نے فرمایا کہ مجھے شیعہ اثنا عشری کے مسلمات سے انکار پر شیعیت سے خارج کر رہا ہوں، جناب میری عمر اس وقت ۸۲ سال ہو چکی ہے۔مجالس امام حسین میں جہاں اساتیذ الکاذبین مصائب امام بیان فرماتے تھے بہت روتے تھے، ایک عرصے سے اس سے محروم ہوئے لیکن آج آپ کی شیعہ اثنا عشری سے اخراج کی خبر سننے کے بعد یاد آ گیا آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات جاری ہے۔آپ سب علماء عمائدین، آیات عظام منظمات مذہبی سب اندر سے اسماعیلی ہیں۔اثنا عشری میں صرف بے سواد سیوطی نہ فہمیدہ تنہا رہ گئے اگر چہ اسماعیلی بطور ظاہر ملحد منکر دین وشریعت، سمجھتے تھے کیونکہ انہیں کلمہ اسلام لینے سے چڑ آتی ہے۔ہم جن افراد سے احتیاط کرتے تھے ہم جن کو دیندار سمجھتے تھے وہ اندر سے اسماعیلی ہی تھے۔حتیٰ کہ جن افراد کو ہم اثنا عشری سمجھتے تھے وہ بھی اسماعیلی تھے۔الحادی کے بانی تھے لیکن نامعقولات کو معقول بنا کر پیش کرتے تھے لیکن انتہا حد تک نامعقول پر حاکم تھے۔اپنی تنہائی بے بسی دھوکہ دہی پر رونا آتا تھا۔قرآن فہمی پر بھی لکھنا شروع کیا جو کہ ہماری قوت برداشت سے باہر تھا پشت پر اس مذہب میں مجھے ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا کہ اثنا عشریوں کے بھی کوئی مسلمات ہیں۔ کیونکہ میں نے جتنی کتب شیعہ

مسلک سے متعلق جمع کی ہیں خاص کر فرق سے متعلق شاید کسی اور کے پاس اتنا مواد نہ ہو۔شیعہ عقائد سے بھی متعلق بہت سی کتب جمع کی ہیں اس میں بھی کسی اصل پر اتفاق نہیں دیکھا۔آپ کے دو عقائد ہیں ایک وہ جو عام مسلمانوں کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ دوسرا امامت ہے جس کا داخلی و اندرون محفلوں میں تذکرہ ہوتا ہے۔معلوم ہوا اثنا عشری تصوراتی ہے اس کا وجود خارجی ناممکنات میں سے ہے بلکہ نا معقول ہے یہ اسماعیلی تھے یہ تمام مظاہر اسلام کے معارض ومقابل متصادم وجود میں لائے گئے ہیں۔ جتنے بھی فرق شیعہ دیکھے ہیں جنہوں نے شیعہ فرق کی بنیاد رکھی ہے سب کو مجرم فاسق خونخوار پایا۔اثنا عشری کا موسس اسماعیلی صفوی اور محقق کرکی دونوں مل کر اثنا عشری کی تعریف بیان نہیں کر سکے لیکن جس کی تعریف روایت حاضر میں نائب زیاد بن ابیہ نے نبی کریم سے نقل کی۔ نبی کریم نے فرمایا میرے جانشین بارہ ہونگے یہ بارہ اہل بیت نہیں کر سکے لہٰذا ہم حق پر ہیں۔لیکن یہ واقعیت خارجی کے خلاف ہے اس میں پہلے تین امام شامل نہیں ہیں کیونکہ امام حسن وحسین دونوں کی بیعت معاویہ، دو کا پتہ نہیں، دونا بالغ، آٹھوے ولی عہد مامون میں رہے۔جس کے اصول وفروع سب اسلام کے خلاف ہیں کسی بھی امام نے قیادت سے گریز کیا۔ ان کا ظلم جنایت ہمیشہ ابریا ضعفاء پر رہا۔انہوں نے اپنے اماموں سے خیانت، جنایت، عداونیت، بربریت، وحشت ودہشت کو چھپانے کیلئے عدل کو اصول دین میں شمار کیا تھا حالانکہ کسی نے بھی عدل کو نہ اصول دین میں شمار کیا ہے نہ فروع دین میں شمار کیا ہے۔آپ کی تاریخ ہمیشہ اسلام مخالف رہی ہے۔

جناب فقیہ غلات نے مجھے شیعہ مسلمات سے انکار پر اثنا عشریہ سے خارج کیا ہے لہٰذا مجھے اس پر کوئی دکھ افسوس نہیں ہوا کیونکہ فرق ومذاہب کی تاسیس بنیادی طور پر اسلام کی ضد میں اسلام کی مخالفت میں وجود میں آئی

ہے۔ اتفاقاً تمام علماء کی نسبت میں نے فرقوں سے متعلق زیادہ کتابیں جمع کی ہیں پڑھی ہیں کتب لکھی بھی ہیں ان کی تعداد کا حدو احصاء نہیں ہے۔ میں نے ان کا نام آسانی سے نکالنے کے لئے حروف تہجی کے حساب سے لکھی ہیں۔

جناب فقیہ غلات اسلام کے علاوہ کوئی بھی مذھب کائنا ما کان ولو انتساب امیر المؤمنین ہو حتی کہ خود رسول اللہ سے ہی منسوب کیوں نہ ہو قابل قبول نہیں۔ اسلام سے دیگران کی بہ نسبت چڑ میں شیعہ کو زیادہ پایا۔ یہ اسلام کے خلاف زیادہ عداوت و دشمنی رکھنے والا فرقہ ہے انہوں نے دنیا کو لفاظی سے دھوکہ دیا ہے۔ انہوں نے بے قیمت بے ارزش ہر دن، چہرہ زبان بدلنے والے کلمات کا ورد کیا۔ ایک کلمہ علم ہے دوسرا کلمہ محبت ہے۔ علم اختراع باطنیہ و مغرب ہے۔ جبکہ کلمہ محبت یہود و صوفی کا ہے۔ یہ لوگ دوست دار اہل بیت ہیں تابعداران اہل بیت نہیں۔ قرآن سے سرسخت عداوت عناد شدید رکھتے ہیں۔ کتاب نہج البلاغہ اور دیگر کتب میں ان کے عذر اور دھوکوں کا ذکر آیا ہے۔ امام حسن کو صلح کرنے پر مجبور کرنے والے، امام حسین کو دعوت دے کر خود دشمنوں سے ملنے والے یہی لوگ ہیں۔ ان کی شناخت ہی یہ ہے کہ ان کی مسلمانوں سے دشمنی اور کفر والحاد سے دوستی رہی ہے۔

میں نے حسن امام سے اپنے گھر میں کہا کہ مجھے آپ لوگوں سے دھوکہ ہوا ہم سمجھ رہے تھے کہ آپ حضرات اثنا عشری ہیں جبکہ آپ لوگ اسماعیلی تھے۔ وہ چپ ہو گئے کچھ نہیں بولے جب کہ میں سوچنے لگا ہمیں اثنا عشری کرنے میں کس نے دھوکہ دیا ہے؟ محمد صدر والد مقتدی صدر جس نے چار ضخیم کتب امام مہدی پر لکھی ہیں ان میں یوم موعود تاریخ غیبت تاریخ غیبت کبری شامل ہیں۔ مرتضی مطہری جنہوں نے انقلاب مہدی لکھی۔ امام خمینی نے نجف میں اپنے درس میں کہا کہ مہدی آغا امام زمان کی طرف سے لوگوں پر حاکم ہے۔ جب ہم واہ کینٹ گئے تو عقائد و رسومات شیعہ لکھی۔ عصمت

آئمہ، امام معصوم اور غیر معصوم کی اقسام کے حوالے سے ایک کتاب ''قرآن میں امام امت''، لکھی۔ جس پر تمام شیعہ حلقوں نے کہا کہ یہ سب سے متنازع کتاب ہے، بعض کا کہنا ہے مصنف کیا لکھنا چاہتے تھے؟ سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ کتاب معلومات کے حوالے سے دائرۃ المعارف کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کا محور ''عصمت و معصوم'' کو قرار دیا ہے کہ معصوم کون اور کیسے بنتا ہے؟ آپ اتنی جلدی میں یہ واضح نہیں کر سکیں گے۔ ایجابیات دین، سلبیات مذاہب میں اپنا موقف واضح کرتا چلوں کہ عزاداری میں اسلام ہے یہ قابل قبول نہیں۔ بلکہ عزاداری ضد اسلام کے لئے وجود میں آئی ہے۔ عزاداری امام حسین، حسب نقل محدث قمی در کتاب الکنی والقاب معزالدین آل بویہ سے شروع ہوئی۔ بغداد میں آل بویہ کی حکومت کے خاتمہ کے بعد ساری عزادری شعر سے چلتی رہی، اسلام کو شروع سے ہی روکا ہے۔ پھر صفویوں نے دوبارہ شروع کی۔ پھر گذشتہ وقت کے بعد ہزار قسم کی منہیات شرعی اس میں شامل ہوگئیں اور علماء عوام کے ڈر سے قامہ زنی، زنجیر زنی اور دیگر خرافات کے حق اور جواز میں فتوے دیتے رہے ہیں جیسا کہ آقای نائینی کے فتویٰ۔

معلوم ہوا کہ اسلام کے بارے میں آپ کے خطورات، فتورات اور منویات توجہ وغور طلب ہیں۔ خطورات و منویات، خلق انسان سے باقیوں کے خدشات ہیں ایسا نہیں۔ ملفوظات، تکلمات، تعطلات کے قرائن وشواہد حکم تکلمات رکھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اہل بیت نبی کی اہانت جسارت کرے تو اس کو اسلام کے کھاتے میں ڈالتے ہیں لیکن خود نبی کریم کی اہانت و جسارت کرتے ایسے اصحاب اہلبیت مجہول ہوں یہ بہت خطرناک ہے بالخصوص قرآن فہمی کے خلاف ہونا عین ضد اسلام ہے۔ اور یہ تو محارب اللہ میں شامل ہوگا اس کا حساب ہوگا اگر اس کا نتیجہ اخذ نہ کروں تو یہ نہ انصافی ہو

گی۔آپ کے دل میں نہ ختم ہونے والا غصہ اور جذبہ انتقام لبریز ہے۔آپ شخصیت امام حسین بمعہ اہداف امام حسین مسخ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ آپ کو امام حسین پر ختم نہ ہونے والا غصہ ہے۔اس کا مطلب کسی قسم کی اصلاح اور برداشت کے روادار نہیں ہیں۔یہاں سے یہ بات واضح اور روشن ہوتی ہے کہ آپ اس میں کسی بھی قسم کی اصلاح کے مخالف ہیں۔جان لیں یہ دین نہیں ہے۔حسین بن علی سے عقیدت میں ایک ظلم اور خیانت کبیر یہ ہے کہ بعض کو تو کھلی چھٹی دے رکھی ہے جو چاہے بول دیں، بعض جب اس جرم میں پکڑے جاتے ہیں تو انہیں نہی از منکر کے نام پر سزا دی جاتی ہے۔

آپ کی عزاداری مافوق الفطرت قانون ہے۔قانون سے مراد کوئی ملکی یا عالمی قانون نہیں، بلکہ قرآن ہے، مافوق قرآن ہے۔یہاں تک بات ہماری قوت برداشت سے گزارنے کے بعد میرے ہاتھ میں آئی جس وقت میں اپنے آخری لمحات سے گزر رہا ہوں۔میرے قلم و بیان میں نقص و عیب کے باوجود، عشق و محبت امام حسین، مجالس امام حسین سے متعلق ترجمہ و تالیف کسی نے نہیں کیا۔میری تمام تر توجہ یاد امام حسین کو مسخ کرنے والوں کے ہاتھوں سے نجات، قبضہ خوارج سے نکالنے والے اصول قرآن اور انہیں حضرت محمد کے سانچے سے گزارنا میرا منشور تھا۔اس وقت مجھے معلوم نہیں تھا محدث نور فصل خطاب فی تحریف کتاب رب الارباب لکھنے والا ہے ہم جانتے ہوتے تو نہیں چھپواتے۔دین اسلام کی اساس قرآن اور اسوہ محمد ہیں۔تاہم اس میں ان کے نام سے کوئی مظاہر اسلامی نظر نہیں آیا۔ہم یاد و بود امام حسین نہیں منا رہے۔جس طرح آقائی سبحانی کہتے ہیں کہ یہ یاد بود امام حسین نہیں ہے بلکہ یہ یاد فسطائیت قدیم اور خوارج جدید کی یاد بود ہے۔ کیا مذہبی علماء کی تحقیقات قابل اعتبار و قابلِ اطمینان ہیں؟اس کا جواب نادر الوجود عنقاء کی مانند ہے۔

تعصب مذہبی میں جور قضاۃ، طیور سماء وحیتان البحار، صم بکم عمی عن اغاثہ الاسلام والمسلمین کرنے میں انہیں کسی قسم کی شرمندگی نہیں ہوئی کہ لوگ کیا کہیں گے؟ کتنے ظالم محقق تھے۔ اتنی جاہلانہ و جائرانہ قضاوت ان کی اپنی شہرت نبوغت پر گویا سیاہ داغ ہوگا مگر پرواہ نہیں۔ قوم اس کو جاری رکھے گی۔ بطور مثال پاکستان کے شیعہ مسلک کی درسگاہوں میں معروف ومشہور درسگاہ جامعۃ اہلبیت کے اعلی و ارفع اساتید نے متعہ متنازع جائز وناجائز میں متعدی قضاوت کی اور اصحاب کی مس کردہ احادیث کی کتاب مسلم سے اثبات کیا اوراس کے جواز سے بہت سے فوائد حاصل کئے۔ یہ تو روز قیامت کومعلوم ہوگا کہ آقای سبحانی میلانی، آراکی، عزالدین، آقائی نجفی، صلاح الدین جس عدالت جائیں گے، وہاں جو کچھ بھی کہیں گے، ان کومعلوم ہو جائے گا۔ میرا جینا مرنا اپنے ملک کے مذہبی برادران کے ساتھ ہے اور رہتا بھی اپنے مذہب والوں کے ساتھ ہوں۔ ان ﴿ لَوْ لَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴾ کے ساتھ قیامت مشکوک بات ہے کہ آئے گی بھی یا نہیں۔ کیونکہ بقول ان کے یہ تو اپنے آئمہ کے دربار میں رجوع کریں گے۔ ان کا قبر میں آئمہ نے حساب کتاب لینا ہے۔ ان کا جائز ظالمانہ، افتاء جواز کی سند ماتمی، اللہ سبحانہ کی کتاب اللہ کو حجیت سے گرانے والے محدث نوری کی اور توقیر تعظیم تجلیل کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ کعبہ پر کربلا کو، قرآن پر حدیث کو، تقدیم کرنے والوں سے اللہ ہی اسناد پوچھے گا۔ یہ قرآن سے کھیلنے والے محترم موقر معظم ہیں کیونکہ انہوں نے قرآن کو حجیت سے گرا کر خراسان کی مدد کورواج دیا ہے۔ تو کیا قرآن کی تحریف نہیں ہوئی ہے؟ یعنی انہوں نے عمل بہ قرآن روک دیا ہے۔ امامت کے بارے میں وارد آیات مراد ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں ایک آیت انتہائی حد تک معمہ، یا یہ اقنوم، طلسوم اور نا قابل فہم ودرک پائی جاتی ہے۔ نوابغ علماء بھی اس اقنوم کو کھولنے سے

عاجز وقاصر رہے۔ یہ کلمہ واضح، عام فہم کلمہ تھا اور دنیا کے جاہل وان پڑھ بھی سمجھتے تھے کہ جہاں کہیں جب کہیں کوئی اہل بیت یعنی گھر والے کے ساتھ آئے تو بیوی ہی سمجھی جاتی ہے۔ لیکن احزاب ۳۳ میں کسی کی مجال ہے کہ یہ یہاں اہل بیت سے مراد کوئی اور مراد لے؟ کہتے ہیں کہ یہ لفظ کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اعزاز افتخار کی بات ہے کہ انہوں نے اس اقنوم کو کھولنے، حل کرنے میں پورے نظام کو درھم برہم کر دیا۔ ہم نے پہلے بھی ایک کمبل سازی اور چادر سازی بنائی ہوئی ہے، جس میں پانچ آدمیوں پر مکمل احاطہ کریں۔ ایسا خیمہ اور چادر کسی نے نہیں دیکھی ہوگی؟ حضرت قابض الارواح ملک الموت نے بھی نہیں دیکھی ہوگی۔ دوسرا براھمی نظام، نظام مجرات ہے۔ ہر مجر کی کئی لاکھ منظومہ شمسی رکھتا ہے۔ ہماری مجرہ جو سب سے قریب مجرہ ہے اس کے منظومات میں سے ایک منظومہ شمسی ہے۔ اس میں مرکزی حیثیت سورج کو حاصل ہے جبکہ باقی گیارہ اس کے پروانے ہیں۔ یہ منظومہ اور دیگر منظومات لولاک لما خلقت الافک ہے۔ افلاک کا محور محمد ہیں اور اہل بیت کا محور علی ہے علی کا محور ابو طالب ہے اور ابو طالب کا محور بت ہے۔ وہ آیت احزاب ۳۳ کی آخری آیت میں واقع اہلبیت سے مراد دشمنان اہلبیت اس کو ازواج نبی بتاتے تھے۔ ہم ایسی زحمتیں کرتے ہیں کہ پہلے کساء اور پھر نظام کائنات کو تبدیل کرتے ہیں۔

سقیفہ

سب سے اہم کردار مفروضہ جانشینی رسول اللہ ہے۔ یہ مسئلہ کب اور کس نے اٹھایا؟ حدسی کہتا ہے دوسری صدی میں اس مسودہ پر خلاف اور ہشام کے درمیان مناظرہ ہوا تھا۔ نبی کریم کے رحلت کے موقع پر کسی نے بھی نہیں اٹھایا۔ شاید جعفر عامل عبدالحسین شرف الدین میلانی ارا کی سبحانی

کے ارواح نے اٹھایا ہو۔ مارکس نے اٹھایا علی نے خود نہیں اٹھایا۔ چنانچہ آپ کے چچا نے علی سے پوچھا کیا ہم رسول اللہ سے پوچھیں؟ علی نے منع کیا ابو سفیان نے اٹھایا تو علی نے منع کیا محاصر نے پیش کیا یا درخواست کی پھر بھی منع کیا، اس سلسلے کا کوئی خواب وخیال تخمین اندازہ کوئی بھی نہیں لگا سکتا ہے۔
کسی نہ کسی دن یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جب تک انسان مسلمان اللہ پر ایمان رکھتا ہو قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہو نبی کریم کی قدسیت پاکیزگی پر ایمان رکھتا ہو جو بھی پیش آمد ہو پرواہ کیئے بغیر اس مسئلے میں قضاوت عادلانہ کرتا ہو۔ یہ مسئلہ چند زاویوں سے موضوع بحث وتمحیص ہے ایک زاویہ تاریخی ہے۔
امت اسلامی میں تمام مشکلات کا، اختلافات کا، مشاجرات کی کتاب فصل کتاب، حل کتاب۔ قاضی قرآن کریم ہے اس قرآن میں جانشینی رسول اللہ یا جانشینی علی ابن ابی طالب از رسول اللہ نامی کوئی مسئلہ اس قرآن میں نہیں پایا جاتا ہے۔
خاکہ نویساں واقعہ آتش سوزان، فتنہ سازاں، پروران ناقمین، سقیفہ و فدک مثلاً سبحانی، میلانی، حکیمانی نجفیان متکلمان، معتزلاں عدلیان، رطب اللسان، رعشۃ البنان، متشبثان، حشیش طلباں ابھی تک اس آتش کو خاموش نہیں ہونے دے رہے۔ جیسا کہ آتش کدوں میں افراد مخصوص ہوتے ہیں۔ ان کے عمائدین، علماء برجستہ از آیت اللہ بروجردی، محمد حسین فضل اللہ، جواد مغنیہ اور حسین صفار نے وجود نص کا انکار کرتے ہوئے اعلمیت سے تمسک کیا تو یہ فتنہ خاموش ہو جانا چاہیے تھا لیکن اس کو عرف عام میں فرمن المطر الی المیزاب کہتے ہیں ایک بے دلیل بات سے دوسری بے دلیل بات پر چھلانگ مار رہے ہیں۔ اس اعتراف شکست بلکہ اعتراف حق میں دلیلیں بھی بوسیدہ ہو چکی ہیں۔ یورپ میں صنعتی انقلاب کے بعد کوئی اعلمیت کی شرط آئی ہو ورنہ اعلمیت کی شرط نہ پہلے گزری تھی نہ آئندہ گزرے گی۔ الحاد گرانوں کو

آزادی دے کر کامیابیاں دلائی ہیں۔لیکن دین کو لادین کیا ہے۔لادینوں، الحادیوں کیلئے پولوگراؤنڈ بنایا جو ابھی تک چل رہا ہے۔مجھے حیرت ہوئی کہ مذہب فقہ جعفری کہنے والے بھٹو اور پرویز کے داعی بنے۔ہر قصہ پہلے کو جھٹلا رہے ہیں آقائے سبحانی لکھتے ہیں، پیامبر قلم و کاغذی خواست تا برائے امت چیز بنویسد کہ گمراہ نشوند (اس کا معنیٰ یہ ہے کہ دعوت ذوالعشیرۃ کذب تھی غدیر بھی کذب ہے) غدیر اور نامہ سے واضح ہوتا ہے۔ہم گروہ فتنہ جویان کی کمیں گاہوں رصدگاہوں سے دیکھتے رہتے ہیں۔کسی گوشہ وکنار میں چند افراد جمع ہوتے ہیں اگر وہاں کوئی خبر نہیں ہوتی تو خود خبر بناتے ہیں، لیکن کسی اجتماع میں نظر نہیں آتے ہیں۔آپ ہمیں الو نہ بنائیں۔آیت مسلمہ میں جہاں کہیں فتنہ نظر آتا ہے اسے چلانے والے آپ ہیں۔

وہ مسلمانوں کے لئے مایہ ناز افتخار بنے۔گھوڑوں سوار سالہا سال جنگوں میں رہے اور اس کے بعد نبی کریم کے اخوان میں شامل ہوئے ﴿**وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً**﴾ العمران آیت:۱۰۳ ان دونوں نے رسول اکرم کی دعوت پر اسلام قبول کیا تھا۔رسول کریم کے جوار رحمت حق میں منتقل ہونے کے بعد اپنے لئے امیر المؤمنین کا انتخاب کرنے کی خاطر اس وقت اکٹھے ہوئے کہ امیر المؤمنین کا انتخاب کریں۔ان حالات سے خوف زدہ ہوکر فرار ہوکر نہ انہوں نے فرار کیا نہ گھبرائے۔کوئی جسارت کرسکتا ہے تو کرے۔

ان تینوں نے اس کو بطور امانت امت استعمال کیا، ذاتی فائدہ نہیں اٹھایا۔جیسا کہ بنی امیہ، بنو عباس والوں نے کیا۔اس سلسلے میں شیعوں کا موقف زیادہ تر خوارج سے مشابہت رکھتا ہے۔جو لوگ اقتدار سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں جسے لوٹنا کہتے ہیں، کہ یہ فلاں کا حق ہے، فلاں صوبے کا حق

ہے، فائدہ لینے والے شور شرابہ کرتے ہیں۔ باقی عوام وہی محرومیت میں چلتی رہتی ہے۔ یمیلون مع کل ناحق ہوتے ہیں۔ کوئی آدمی کہیں سے گزر رہا تھا کہ سامنے بعض افراد ایک شخص کو مار رہے تھے، وہ شخص بھی ان کے ساتھ مل گیا اور اس کو مکا مارا پھر باہر نکل آیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ کون تھا اور اسے کیوں مار رہے تھے؟ کہنے لگا کہ جو بھی آواز بلند کرے اس کے ساتھ آواز بلند کرنی چاہیئے، اس بنیاد پر میں نے بھی مارنے والوں کا ساتھ دیا ہے۔

ابوبکر نے لوگوں سے پوچھا تمہاری یہ امانت کس کو دوں؟ تو انہوں نے کہا آپ جس کو دینا چاہیں دے دیں۔ ابوبکر نے دو سال میں جو تنخواہ بیت المال مسلمین سے لی تھی وہ بیت المال میں واپس کر دی۔ عمر ابن خطاب نے اپنی وفات کے موقع پر پوچھا کس کو دے دیں تو انہیں بھی یہی بات کی۔ بعض نے کہا اپنے بیٹے عبداللہ کو دے دیں عمر نے کہا تمہاری ماں تم پر روئے۔

جب چھ رکنی کمیٹی نامزد کی تو زبیر نے اپنا حق علی کو دے دیا، عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنا نام خارج کر دیا۔ وکالت از ثلاثہ نہیں بلکہ وکالت از مظلوم کر رہا ہوں کتب ۷۴۔ اس لیے کرتا ہوں کہ حکم قرآن ہے مائدہ ۸۔ کسی شخص گروہ و جماعت میں تمہارا دشمن ہی کیوں نہ ہوں اس کو عدالت ملنی چاہیے۔ دوسری آیت خیانت کار کی حمایت سے منع کیا ہے۔ کہتے ہیں فدک حق زہرا تھا۔ سوال یہ ہے کہ رسول اللہ کو کیسے؟ کہاں، کس نے اور کیوں دیا تھا؟ سورہ اسراء اور سورہ حشر میں آیا ہے کہ وات ذوالقرباء تو نبی کریم نے اس کی آمدنی زہرا کو دی تھی۔ لیکن الاّ ان دو آیات کے استثنیٰ کے زہرا ذوی القرباء میں نہیں آتی ہیں۔ زہراء وارث تھیں، ذوالقربیٰ نہیں۔ اگر بغیر استثنیٰ نبی کریم نے دیا ہو تو شاید صحیح ہو لیکن پھر دیگر حکمران اور رسول اللہ میں کیا فرق ہوگا؟ زھرا ذی قرباء، زھرا وارث ہے جو خطبہ زھراء کو وصل کیا ہے۔ اس میں دعویٰ ھبہ نہیں کیا بلکہ اس میں دعویٰ ارث کیا ہے۔ اگر ارث ہوتے ازواج کو دعویٰ کرنا

چاہئیے تھا۔
مائدہ۳۔۶۷۔۵۵۔۹۳۔احزاب ۳۳ مباہلہ کل قرآن قصیدہ ومدح وثنا علی ودشمنان علی کے موقف کورد کرتا ہے۔
قصہ جانشینی علی ابن ابی طالب متصادم باصول ومبانی ذیل قرآنی ہے:
۱۔آیت حجرات:۱۳ مومنون:۱۰۰
۲۔خطبہ رسول درعرفات رسول ھدم افتخار بانساب
۳۔عدم دلچسپی علی بخلافت
۴۔کلمات علی وموقف علی وعدم ذکر وتعریف علی واصول ومبانی قرآن کریم
۵۔دعونی والتمو اغیری
۶۔ضمار عن والا والناس علی تعرف؟؟
۷۔دعوۃ الئر اغیری
۸۔اللھم انک لتعلم مامنا
۹۔دعونی والقوا غیری

سقیفہ: سازش خانہ یا مایہ افتخار

فقیہ غلات نے مجھے تین خلفاء راشدین سے دفاع کرنے پرتنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ ان تینوں ذوات کے ساتھ امیر المومنین سے دفاع ہر کلمہ پڑھنے والے پر واجب ہے۔ میں تو الحمداللہ قرآن وسیرت رسول اللہ سے بھی واقف وآگاہ ہوں۔ ان کا صرف دفاع نہیں بلکہ عبادت بلا قصد قربت دفاع کرتا ہوں۔ فقط علت اسلام ہے جس کسی نے ان کی شان میں ھمز لمز کلمہ کا اظہار کیا وہ عنداللہ مسئول ہوگا۔ یہ ذوات مکہ میں اسلام قبول کرنے کے بعد ہجرت کر کے مدینہ آئیں۔ جنگ وسرایا میں مشیر خاص رسول اللہ رہے۔ صلاح ومشورے میں بے داغ انسان گزرے، ان کے اپنے وصیت

نامہ میں لکھا ہے کہ لذیذ کھانا نہیں کھایا ہے، نہ نرم لباس پہنا ہے۔ وہی کھانا کھایا ہے جو عام لوگ کھاتے تھے، وہی لباس پہنا ہے جو عام لوگ پہنتے تھے۔ ہمارے ملک کے سر براہان جن کو کلمہ طیبہ بھی نہیں آتا ان کیلئے لباس کنٹینر میں لاتے ہیں۔ انہوں نے کہا اس مدت میں بیت المال مسلمین سے بطور ماہانہ حق وزحمت ہمیں ملا ہے لیکن ہماری اولاد اس مقدار رقم کو دوبارہ بیت المال میں جمع کروائے گی۔ بتائیں پوری تاریخ دنیا کے حکمرانوں میں کوئی ایسا فرد گزرا ہے؟ سقیفہ کا نام لینے والے مجھے بتائیں کہ انتخاب میں اپنے قبیلہ کو لے کر یا تنہائی میں کسی سے نہیں کہا کہ اس منصب کے ہم حق دار ہیں۔ ہم نے یہ کیا تھا، ہم نے وہ کیا تھا۔ انہوں نے فخر ومباہات کی باتیں نہیں کیں۔ ہماری خدمات ہیں ایسا کبھی نہیں کہا۔ سقیفہ میں وہ انصار کے اجتماع کی خبر سن کر آئے تھے کیا وہاں اجتماع پر آئے؟ نہیں بلکہ خبر سن کر وہاں گئے۔ جہاں تک بات ہے کہ عثمان بن عفان نبی کریم کی دو بیٹیوں کے شوہر اپنی قوم میں محبوب القلوب تھے لیکن چند افراد جو انکے رشتہ داروں عزیزوں میں تھے ان کو اقتدار پر لانے کو جرم بنا کر پیش کرتے ہیں۔ مجھے بتائیں کہ رشتہ داروں کو اقتدار پر لانا کیا جرم ہے؟ پھر علی نے عقیل کو مدینہ میں اور ابن عباس کو بصرہ میں کیوں بنایا؟ فقہاء اربعہ کے فتاوی ان کے اقتدار میں ہونے سے ان کے فتاوی ان پر لاگو نہیں کیئے۔ اقتدار میں آنے سے پہلے مالک ابن انس کی فقہ کو ان کے فقہی مسائل پر لاگو کیا۔ عرفات میں پوری نماز پڑھی۔ یہ مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا چہ جائیکہ عثمان کے بعد عثمان انسان تھے، جنایت کار نہیں تھے۔ عثمان کا کیا مقام ہے وہ علی ابن ابی طالب سے پوچھیں نہج البلاغہ میں دیکھیں۔ یہ بات بھی ایک حقیقت ہے پاک و پاکیزہ اللہ کے منتخب بندوں سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں جو کہ وحی سے خبر لیتے تھے تو عثمان پر تو وحی نہیں ہوتی تھی۔ وہ عرب تھے، غلطیاں ان سے ہوئی ہیں۔ یہاں ان کی

غلطیوں کی نشاندہی کرنے والے کون تھے ان کا نام لینا چاہیے۔گھر کا گھیراؤ کس نے کیا؟ ان کو دیکھنا چاہیے گھیراؤ کے بعد قتل کس نے کیا؟ ان کو سامنے لانا چاہیے۔شاید غیر مجرم کو بدترین جنایت کار کی سزا دے کرامت مسلمہ کو منتشر کرنے میں جن کا کردار ہے وہ آخرت میں نہیں بچیں گے۔ ہم ثلاثہ کے دشمن نہیں نہ دوست ہیں۔ ہم کسی سے دوستی نہیں کرتے دوست بننے والوں کے لقمات زیلہ کھاتے تھے اس کے باوجود اللہ نے زندہ رکھا اور نہ دوستی ہمارے اوپر فرض ہے۔ہم ابا بکر وعمر اور عثمان کے رشتہ دار نہیں ہیں ہم مسلمان ہیں ہماری کتاب قرآن ہے ہم دعوت بقرآن دیتے ہیں اور قرآن کے فیصلے پر اترنے کی دعوت دیتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ نبی کریم کا جنازہ پڑا رہا اور امت نے سقیفہ میں اجتماع کیا۔ یہ روایت کرنے والا شخص بہت جاہل ان پڑھ اور بے وقوف انسان معلوم ہوتا ہے ایسی بات کرنے والا ہے کہ سلطان صلاح دین ایوبی نے جس وقت مصر منصورہ میں فوجی کیمپ میں دنیا سے وفات پائی،اس کی اہلیہ شجرۃ الدرہ نے چھ مہینے اس کے مرنے کی خبر کو پوشیدہ رکھا۔ان کے بیٹے ترکیہ تھے وہاں جاکراس کو خبر دی اور ان کے واپس آنے تک پورے چھ مہینے خفیہ رکھا یہ کوئی فعل حرام نہیں کیا ہے۔ یہ انتخاب ظالمانہ نہیں ہے یہ اسلام اور مسلمانوں کیلئے مایہ ناز مقام تھا یہ کسی کا حق نہیں تھا۔ یہ حق رسول اللہ کسی کو دینے کے حامل نہیں تھے۔ یہ لعنت نامہ، مار دھاڑ کذب افتراء اسلام کی خاطر نہیں ہے۔علی سے دوستی ثلاثہ سے دشمنی میں تمام تر دشمن خود آپ دشمن رسول اللہ ہیں، جو برائے نام رسول اللہ کا نام آپ لے رہے ہیں۔اگر کسی قانون کے تحت علی خلیفہ اول تھے،آیات مشابہات تفسیر وواقعات پرڈاکہ ڈالا یہ منصب اولی الامر ہے۔مسلمان جس پر راضی ہوں اور وہ خود نیک انسان ہو۔ یہ پیغمبر کے امتیازات میں نہیں تھا پیغمبر کی خصوصیات میں سے نہیں تھا۔

یہ واقعہ ایسے ہی مشہور ہو گیا کیا سربراہ مسلمین اس سے زیادہ اس وقت میں بدون شور شرابہ دو گھنٹہ میں امیر المؤمنین انتخاب کیا۔ یہ حق کسی بھی فرد کا نہیں تھا کوئی اور امیدوار بھی نہیں تھا۔ اتفاق (ریفرنڈم) سے ایک فرد کا انتخاب ہوا، یہ اعزاز اس وقت سے ان کو حاصل ہوا ہے کیا۔ تاریخ دان، تاریخ نویسان بتائیں گے کہ کسی قوم کا محبوب قائد اپنی قوم کو اللہ حافظ کہہ کر دنیا سے رخصت ہوا ہو؟ حکومت ابرا طوریات بتائیں گے ان کے محبوب قائد کی رحلت ہونے کے بعد اتنی سرعت میں بلا چیخ وپکار، انتقال حکومت کا کوئی نمونہ ہے؟

یک از استجابتہا حق سبحانہ بکلمۃ اھد نا الصراط المستقیم، یہ وہ فقرہ ہے اگر باقصد واخلاص تلاوت کریں تو اللہ کی نعمتیں انسان کو حدود واحصاء سے باہر ملتی ہیں۔ یک از نعمت ہای غیر مترقبہ دعا یعنی اللہ سے طلب ہدایت، استقامت در دین۔ جس سے انسان زندہ ہے یہ بغیر کسی طلب کے دیتا ہے ۔ایک نعمت ہدایت ہے یک از اللہ سبحانہ توفیق نعمت تالیف کتاب الخذاحیون ہے۔ یہ کتاب اسماعیلیوں کے چہرہ خبیثہ لسمیہ ، کثیفہ کا شف نقاب ہے کہ وہ کس طرح سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، علماء کو شکار کرنے کے طور طریقے کیا ہیں؟ خاص کر ان کی اولادوں کے مزاج سے ان کا شکار اور گمراہ کرتے ہیں۔ الحاد گرائی اور بابِ عیاشی کا اصل مقصد دین نفرت وکراہت اور اصل دین سے رخ موڑنا ہے۔

معلوم ہوا کہ آپ لوگوں کی انکھوں میں یہ ذوات خار کی طرح ہیں۔ آپ کے دلوں میں خار، گلے میں خراش اور حلق میں پھنسے لقمہ کی آخری وجہ کیا ہے؟ تو پتا چلا کہ ان حضرات کی اسلام فدائی ہے، ان کی اسلام گرائی آپ لوگوں کو برداشت نہیں۔ ساٹھ ستر سال سے الحاد سیکولروں کے پشت پناہ بننے والوں کو مسلمان واقعی برداشت نہیں۔ یہ جو قصہ سقیفہ یا فدک علی وزہراء کی

بات کرتے ہیں ان کی مظلومیت کی بات نہیں کرتے۔ نام علی وفاطمہ کو استعارہ، حضرت محمد کو دنیا کا اقرباء پرور، علی کو اقتدار پرست ثابت کرنے کیلئے کرتے ہیں۔ ایسے علماء حکمرانوں سے کہیں گونہ اباطیل ہیں۔ ان شاء اللہ قیامت کے دن ان کو معلوم ہوگا کہ ان کا قیام کہاں ہے؟ اور یہ کدھر ہوں گے۔

شخصیت امیر المومنین کی زبان سے سقیفہ وفدک کا ذکر تک کہیں نہیں ملتا۔ تینوں خلفاء کا بڑی تکریم تعظیم سے نام کہنا، اپنے دور حکومت میں فدک اولادِ زھراء کو نہ دینا۔ عذاب کی حقیقت اور واقعیت خارجی رکھتا ہے یا یہ ایک استعاری مفروضاتی فدک جیسا ہے۔ قینوچ بلدان میں آیا ہے کہ فدک مدینہ منورہ سے ایک سوبیس کلومیٹر فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ علاقہ ساتویں ہجری کو یہاں کے رہنے والوں اور رسول اللہ کے درمیان مصالحہ ہوا تھا۔ ایک مضارع لگان دینے والے کی حیثیت سے سورہ حشر اور اسراء میں آیت وارث دین قربی سقہ کے نزول کے بعد رسول اللہ نے ذوالقربی میں تقسیم کیا ہے۔ جب کہ حضرت زھراء ذو القربیٰ میں نہیں آتی ہیں۔ جانشینی امیر المومنین کی چندیں زوایہ حقوق سے بحث کرنے کی ضرورت ہے۔ جانشین کوئی مصطلح نہیں ہے اس میں حقدار غیر حقدار، ارباب صاحب، طاقت وقدرت قبضہ جمانے والے سب آتے ہیں۔ اس منصب کا نام کیا ہے؟ مصطلح اسلامی، کیا یہ نام عام طور پر ملک یا وزیر اعظم سربراہ مملکت کا نام ہے؟ کلمہ ابھی تک اپنے لغوی معنی کے دائرے سے نہیں نکلا ہے۔ ہر وہ شخص کسی بھی جگہ صاحب اختیار ہوا امام مسجد سے شروع ہوتا ہے۔ اگر جانشین امیر المومنین کو ابواب حقوق میں اٹھائیں گے تو بہت سے نوابغ حقوق عقول فحول کو چھپنے کی جگہ نہیں ملے گی۔ پہلے مرحلے میں حضرت علی کو مقام دینا اسلام قرآن محمد اور آپ کو چاہنے والوں کو کنارے پر لگانا مراد مقصود ہے۔ جس میں وہ بہت

کچھ کامیاب ہیں یہ علی حسین کی دشمنی میں معاویہ یزید سے بھی زیادہ اسلام کو روکنے والے نکلے ہیں۔ اگر دنیا میں اسلام کا کوئی دشمن ہے تو یہی سنی شیعہ کا گٹھ جوڑ ہے۔

اجتماع غدیر پر ڈاکہ

دس ہجری کو نبی کریم حج سے واپسی پر جب یہاں پہنچے تو نبی کریم نے حجاج کے متفرق ہونے سے پہلے ایک مختصر سا خطبہ دیا یہ خطاب اس لئے ضروری تھا علی کی قیادت میں جانے والے سرایا اور علی میں اختلاف ہوا تھا۔ لشکر علی کے درمیان اختلافات منتشر ہونے کے بعد کسی خبر کی سرخی نہیں بنی، حتیٰ کہ منافقین کو بھی کچھ نہیں ملا۔ خبر یہاں دفن ہوئی۔ تمام حجاج سے متعلق نہ ہونے کا مسئلہ یہیں پر ختم ہو گیا۔ کسی نے بھی اس کے نفی و اثبات میں ذکر تک نہیں کیا۔ غدیر میں جو واقعہ ہوا جہاں رسول اللہ نے اجتماع سے خطاب فرمایا لیکن دوسری صدی میں یا تیسری صدی میں آیات قرآنی پر ڈاکہ لگانے والوں نے ڈاکہ لگا کر علی سے انتساب کیا ہے۔

۱۲ ربیع الاول کو نبی کریم دنیا سے رخصت ہوئے نبی کریم کے مدینہ پہنچنے کے بعد تا رحلت تک کوئی ذکر نفی و اثبات کے حوالے سے نہیں ہوا کہیں بھی نہیں ذکر ہے۔ ۳۵۲ھ کو غلات زیدی کو سلطنت ملی وہ دین اسلام کے لئے فاطمین جیسی بغض وعداوت اور کینہ رکھتا تھا وہ اسلام کے اصول مبانی کو نہیں مانتا تھا اس نے ۱۸ ذی الحجہ کو خوشی منائی عاشورا کے دن عورتوں کو سر برہنہ بغداد تا مسجد براثا تک مارچ کرنے کا حکم دیا۔ غدیر خم کا اعلان کیا امامت کے نام سے کچھ جھوٹی اسناد بنا سکا۔ اس نے رسول اللہ کے منصوب خط ۲۵۵ کو عمرو بن جاحظ کا ذہین بے دین نے یہ خطبہ بنایا ہے۔

دین اسلام کا واحد مصدر قرآن ہے۔ قرآن میں امامت کے نام سے

کوئی منصب نہیں آیا ہے۔ حضرت علی جب چوتھے امیر المومنین تھے تو تب انکو امام نہیں امیر المومنین کہتے تھے یہ منصب نبی کا بھی نہیں۔ آپ نبی تھے عوامی ریاست آپ کے پاس نہیں تھی۔ ۱۳ سال آپ خود غیر محفوظ تھے۔ یہ منصب آپ نے جب مدینہ ہجرت کی تو انصار و مہاجر نے مل کر حاصل کیا تھا۔ سقیفہ کا اجتماع ابوبکر اور عمر نے نہیں بلایا، نہ انہوں یہ خطرہ محسوس کیا کہ اپنے آپ کو اس کا حقدار بنایا ہے۔ اجتماع بلانے والے بنی ساعدہ تھے وہ خطرہ محسوس کرتے تھے ابوبکر نے ان کو کہا آپ کو عرب تسلیم نہیں کریں گے۔ آپ اس کو قریش میں سے کسی کو دے دیں۔

لیکن حدیث مجعول جس کا ابھی تک قائل نہیں، کہ گھر سے رخصت ہو کر کسی اور کے اہلبیت بنے اور اس کی اولاد اہل بیت محمد بنے۔ یہ کسی اصول و قاعدہ میں نہیں آتا ہے۔ صاحبہ، اولاد، داماد کو اہل بیت بنانے والے مانتے ہیں امامت کو نص قرآن سے نہیں مانتے۔

یہ مقطع ہے یا مفصل ہے؟ اہل بیت جہاں کہیں استعمال ہو اس سے مراد زوجہ ہوتی ہے کسی بھی جگہ اہل بیت سے مراد بیٹی اور داماد نہیں ہے۔ اہل بیت سے مراد بیٹی داماد لینا سرقت میں آتا ہے۔ ہم تابع نص ہیں یہ کہنے والے آج افتخار کرتے ہیں۔ ہم نے اجتہاد جاری رکھا ہوا ہے۔ ہم تابع نص کہنے والے چالیس سال سے جمہوریت کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں جمہوریت ہے۔ بے وقوف مفت خوروں نے نص کا رٹہ لگایا ہوا ہے۔

ابوبکر نے یہ دعویٰ نہیں کیا میں اس کا حقدار ہوں یا عمر بن خطاب حقدار ہیں یا مہاجرین حقدار ہیں۔ جس نے خود کو یا کسی کو اس کا مستحق قرار نہیں دیا حق اس کو کہتے ہیں نہ ملنے کی صورت میں دعویٰ دائر کریں، فریاد و فغان بلند کریں کہ یہ میرا حق ہے۔ علی نے ہمیشہ خلفاء کے بارے میں مدح و ثناء کی۔ اپنے صالح مشوروں سے نوازا، آپ کے دعویٰ جعلی خود ساختہ فدک کے

بارے میں علی نے ایک جملہ تک نہیں بولا۔ آپ فتنہ شعلہ زن، وکیل خود ساختہ سے جب پوچھا جاتا ہے کہ علی اس موقع پر کیوں خاموش رہے؟ تو کہتے ہیں علی مصلحت اجتماعی کی خاطر خاموش رہے تھے۔ تو آپ فساد اجتماعی کے داعی بن سکتے ہیں منصب اولی الامر استحقاق علی کا ہے نہ ابوبکر وعمر کا ہے نہ عثمان عبدالرحمٰن بن عوف، ابوعبیدہ جراح، عمار یاسر اور سلمان فارسی کا ہے ۔ نبی کریم کے پاس یہ مکہ کے ۱۳ سال ظلم و بربریت کے انتہاء پر پہنچنے کے بعد بھی نہیں ملا تھا۔ یہ ہجرت مدینہ کے بعد آپ کو حاصل ہوا جب اہل مدینہ نے آپ سے دفاع کرنے کا وعدہ کیا۔ مناصب اجتماعی کا حقدار ہونے کے تین مفروضے بنتے ہیں:

۱۔ اللہ نے ان کو دیا تھا اگر ایسا ہوتا تو نبی کریم برملاء اعلان کرتے۔ چنانچہ بنی اسرائیل میں طالوت کے بادشاہ ہونے کا اعلان کیا تھا۔

۲۔ اپنے خاندان میں تسلسل سے چلتے آئے تھے۔ اب یہاں خاندان اہلبیت ختم ہوگیا۔ اس کی مذمت آئی ہے ایک نیا خاندان وجود میں آیا ہے۔

۳۔ عوام الناس نے انہیں منتخب کیا تھا۔

نبی کریم کے رحلت کے بعد ابوبکر منتخب ہوگئے علی نے ان کے بارے میں منہ ہی نہیں کھولا تھا۔ یہاں تک ابوسفیان علی کو اُکسانے، اٹھانے کیلئے آئے تھے ، انہوں نے علی سے کہا اٹھو میں آپ کا ساتھ دونگا، علی نے ان کلمات میں جواب دیا۔

تاریخ اسلام: خطبہ ۵

تاریخ اسلام میں دوسو یا تین سو پچاس سال گزرنے کے بعد سروران دینی کو نشانہ غیض وغضب الفاظ وکلمات قبیحہ بزیعہ بنا کر قرآن کریم میں منع شدہ کلمات بزیعہ کے اسباب وجوھات پوچھے جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں

انھوں نے حق خلافت علی پر قبضہ کیا ہے۔اگران تینوں یا چاروں کی تاریخ کو پڑھ کر قضاوت کریں گے۔لیکن قضاوت سے پہلے تشخیص معیار کے لئے قرآن کو اٹھائیں سورہ مبارکہ قصص آیت ۸۳ میں اللہ فرماتا ہے ﴿تِلْکَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُها لِلَّذینَ لا یُریدُونَ عُلُوًّا فِی الْأَرْضِ وَ لا فَساداً وَ الْعاقِبَةُ لِلْمُتَّقین﴾ آخرت میں جو گھر اللہ سبحانہ نے مؤمن خالص، اپنے پسندیدہ، اللہ اس پر راضی بندوں کو دے گا جن کے دلوں میں زمین کے اقتدار کی خواہش نہیں تھی وہ اقتدار کے دیوانے نہیں تھے، وہ اقتدار کی حرص وطمع نہیں رکھتے تھے۔اگر اقتدار کے لیے طمع اور حریص ہونگے تو یقیناً مملکت میں فتنہ وفساد برپا ہوگا۔بقول کہنے والے کے اگر علی اقتدار کے خواہشمند ہوتے، اقتدار کے طلب گار ہوتے تو کوئی نہ کوئی کلام اقتدار کے بارے میں آپ سے نقل ہوا ہوتا۔اقتدار سے لاتعلق، بے ربط، خالص اسلام کی سلامتی امت کے امن وامان کے داعی تمام تر صلاحیت واھلیت لیاقت کے ہوتے ہوئے اپنے سامنے ایک درھم پڑا ہوا ملتا ہے چمکتا درھم سامنے پڑا ہوا ہے راستے میں پڑا ہوتا ہے اس کو جھک کے نہیں دیکھتے ہیں۔علی کے لئے وسیع وعریض ریاست وزعامت اور ایک معمولی فعل میں آپ کوئی فرق نہیں پائیں گے۔جب خلافت کے لئے ابا بکر کو منتخب کیا تو ابوسفیان جیسے جو سالہا سال سے محمدؐ سے اقتدار کی جنگیں لڑنے والوں کا قائد رہا، آج عباس کو لیکر علی کے پاس آتے ہیں اور علی سے کہتے ہیں اٹھیں اپنا حق لے لیں ہم آپ کے پیچھے ہیں۔ہم گلی کوچے کو لشکر سے بھر دیں گے۔شریف رضی نے نہج البلاغہ کے خطبہ:۵ میں اس موقع پر علی کے کلمات نقل کیے ہیں ،،ایھا الناس شقوا امواج الفتن ،، یہ طلاطم والی مواج بحر طوفانی والے دور میں اس موج کو توڑ و کنارے پر لگاؤ شقوا شگاف کرو،،شقوا امواج الفتن بافن نجات ،، نجات کی کشتی سے اس وقت نجات چاہئے، امن کی کشتی چاہئے۔شقوا امواج الفتن و

عرجوا عن طریق المنافرۃ ،منہ موڑے نفرت کراہت کدورت وغیرہ کی سیرت کردار سے منہ موڑے،، وعرجوعن طریق المنافرۃ ،،نفرت، میں میں اور ہم والی منافرت کو چھوڑے، ہٰذا ماءِ آجن،، یہ ایک گندہ پانی ہے۔علی اس اقتدار کو ایک گندہ خراب شدہ پانی سمجھتے ہیں ہذا ماءِ آجن ولقمۃ ،، یا ایک ایسا لقمہ ہے جو حلق سے نیچے نہیں اترتا ہے۔لُقمۃ یَغَصُّ بِھا آ کِلُھَا و مُجتمع الثمر ،، پکنے سے پہلے اٹھانے والا پھل ہے۔ابوسفیان کو مایوس کیا،علی نے اپنے آپ کو اقتدار سے لاتعلق کیا اور فرمایا واللہ ،،ال کی قسم لاسلمن ،، ہم جو حالات ہیں۔انہیں اس کھلے دل سے قبول کرتے ہیں۔کھلے دل سے سینے سے لگائیں گے۔لاسلمن امورالمسلمین جب تک امور مسلمین چلتے ہوں، ہم تسلیم کرتے ہیں۔

میں کیوں ذلیل ہوں

خطبہ:۳۷

فَقُمتُ بِالاَمرِ حِینَ فَشِلُوا ،وَتَطَلَّعتُ حِینَ تَقَبَّعُوا ،وَنَطَقتُ حِینَ تَعتَعُوا ،وَمَضَیتُ بِنُورِاللهِ حِینَ وَقَفُوا ،وَکُنتُ اَخفَضَھُم صَوتًا ،وَ اَعلَاھُم فَوتًا ،فَطِرتُ بِعِنَانِھَا ،وَ استَبَدتُ بِرِھَانِھَا ،کَالجَبَلِ لَا تُحَرِّکُہُ القَوَاصِفُ ،وَلَا تُزِیلُہُ العَوَاصِفُ ،لَم یَکُن لِاَحَدٍ فِیَّ مَھمَزٌ ،وَلَا لِقَائِلٍ فِیَّ مَغمَزٌ .

میں نے اس وقت اپنے فرائض انجام دیئے جب اور سب اس راہ میں قدم بڑھانے کی جرات تک نہ رکھتے تھے اور اُس وقت سر اٹھا کر سامنے آیا جبکہ دوسرے گوشوں میں چھپے ہوئے تھے اور اس وقت زبان کھولی جبکہ دوسرے گنگ نظر آتے تھے اور اس وقت نورِ خدا (کی روشنی) میں آگے بڑھا جبکہ دوسرے زمین گیر ہو چکے تھے۔گو میری آواز ان سب سے دھیمی تھی، مگر سبقت و پیش قدمی میں مَیں سب سے آگے تھا۔میرا اس تحریک کی باگ

تھا منا تھا کہ وہ اُڑسی گئی اور میں صرف تھا جو اس میدان میں بازی لے گیا۔ معلوم ہوتا تھا جیسے پہاڑ، جسے نہ تند ہوائیں جنبش دے سکتی ہیں اور نہ تیز جھکڑ اپنی جگہ سے ہلا سکتے ہیں۔ کسی کیلئے بھی مجھ میں عیب گیری کا موقع اور حرف گیری کی گنجائش نہ تھی۔

اَلذَّلِیْلُ عِنْدِیْ عَزِیْزٌ حَتّٰی اٰخُذَ الْحَقَّ لَہٗ، وَالْقَوِیُّ عِنْدِیْ ضَعِیْفٌ حَتّٰی اٰخُذَ الْحَقَّ مِنْہُ، رَضِیْنَا عَنِ اللہِ قَضَآئَہٗ، وَسَلَّمْنَا لِلّٰہِ اَمْرَہٗ . اَتَرَانِیْ اَکْذِبُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ وَاللہِ ! لَاَنَا اَوَّلُ مَنْ صَدَّقَہٗ فَلَا اَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ کَذَبَ عَلَیْہِ . فَنَظَرْتُ فِیْ اَمْرِیْ، فَاِذَا طَاعَتِیْ قَدْ سَبَقَتْ بَیْعَتِیْ، وَ اِذَا الْمِیْثَاقُ فِیْ عُنُقِیْ لِغَیْرِیْ .

دبا ہوا میری نظروں میں طاقتور ہے جب تک کہ میں اس کا حق دلوا نہ دوں اور طاقتور میرے یہاں کمزور ہے جب تک کہ میں اس سے دوسرے کا حق دلوا نہ لوں۔ ہم قضائے الٰہی پر راضی ہو چکے ہیں اور اُسی کو سارے امور سونپ دیئے ہیں۔ کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہوں۔ خدا کی قسم! میں وہ ہوں جس نے سب سے پہلے آپؐ کی تصدیق کی تو اب آپؐ پر کذب تراشی میں کس طرح پہل کروں گا؟ میں نے اپنے حالات پر نظر کی تو دیکھا کہ میرے لئے ہر قسم کی بیعت سے اطاعت رسولؐ مقدم تھی اور ان سے کئے ہوئے عہد و پیمان کا جو میری گردن میں تھا۔

دنیا میں کوئی تغیر و تبدیل، زوال سقوط عروج صعود عزیز ذلیل خود بخود نہیں ہوتا ہے کسی نہ کسی اسباب و علل کے تحت ہوتا ہے نہج البلاغہ میں غزی قوم فی عقر دارہ الا ذلو جس گھر میں دشمن داخل ہو گیا وہ عزت کی زندگی نہیں گزار سکتا ہے۔ اپنی عمر کے آخری لمحات کو پہنچی ہے۔ ہماری عمر ٦٦ سال ملائی حالت میں گزاری۔ مذکورہ بالا عنوان سے یہ تصور نکلتا ہے حتمی قطعی ہے کہ ٦٦ کیسے گزری؟ باہر عام لوگ اپنے کاروبار سے ملائی زندگی کیسے گزارتے ہیں؟

عمامہ عبا پوش والے یہ کہتے ہوں گے ذلیل وخوار ہوکر گھر میں ہے۔ کیوں ذلیل ہوا؟ صاحبان عزت کیلئے فدا ہوا۔ کوئی پوچھتا نہیں ہے حوزہ علمیہ قم مدرسہ امام خمینی سے دو فضلاء نے میرے افکار نظریات کی رد میں پایان نامہ لکھا۔ اس میں لکھا ہے اب تو ان کے بچوں نے بھی ان کو چھوڑ دیا ہے۔ اگر قومی و دینی عمائدین یہ استفسار کریں کہ کیسے پایا ہے تو آپ کیلئے عقیلیہ ہاشمیہ کا فرمان پیش کرونگا مارایت جمیلا۔

بہر حال میں اپنی ذات کے لئے کسی قسم کی خواہش تمنا نہیں رکھتا میں اپنی عمر کیلئے کسی قسم کی خواہش نہیں رکھتا تھا۔ صرف دین عزیز اسلام کی سر بلندی کے لئے بولتا تھا، معاشرے میں سیکولروں کا اٹھنا دیکھتا تھا دین کا بول دبنا دیکھتا تھا۔ دین کا بول بالا ہو، دنیا مومنوں کے لئے ایک ساعی ہی تو ہے، اہل فاسد کیلئے ضعف ہے کہ وہ جاہل ہی رہتے ہیں جہالت پرست رہتے ہیں۔ میری امور سیاسی میں کسی قسم کی شمولیت یا شرکت کم و کیف منفی ہی تھی۔ اگر کبھی ووٹ بھی دیا تو وہ بھی اہل باطل کے مقابل ہی دیا۔ دین کو یرغمال بنا کر اوپر کرنے کے عمل میں کسی تنظیم و تحریک میں شامل ہونے کا کبھی نہیں سوچا۔ کیونکہ میں دین کے نام سے تنظیمیں چلانے والے ریش داروں کے عزائم کو دیگر تمام علماء سے بہتر اور یقین محکم دیکھ رہا تھا۔ یہ منظمات کلی طور پر الحادی نظام کے قیام کی سر توڑ کوششوں میں واضح طور پر وابستہ ہیں، ان کے طرز عمل اور توجہ مجھ سے مخفی نہیں تھی۔

ایک دیندار کی حیثیت سے صدق و صفا کفاف قناعت کے مثالی قیام کا خواہاں تھا جہاں صرف قرآن کا بول بالا ہو۔ لیکن ان کی قوۃ سامہ تیز تھی کہ میں خالص مسلمان ہوں۔ اسلام، اسلام زیادہ بولنا مسلمان کی نشانی ہے۔ اس لیے زیادہ بولنا کہ کہیں لوگ اس سے متاثر ہو کر اسلامی رجحانات

اپنائیں۔ ایسی صورت ان کے فاسد اسلام دشمنی والے مذہب کے لیے بہت بڑا خطرہ ہوگا۔ یہاں سے آغا خانی، قادیانیوں اور ملحدین کی طرف سے میرا گھر اُن کا مورچہ بن گیا۔ مجھے اس مسئلہ میں سوچنے غور کرنے میں بہت وقت لگ گیا یہاں تک ولی صالح علماء اعلام حاجی زوار، روزہ دار پروردہ اسماعیلی بن گئے ۔ جب آپ خاندان، گھرانہ والوں کے نزدیک ذلیل ہونگے تو عزت کہاں سے ملے گی؟ آج میں گھر سے باہر نہیں نکل سکتا ہوں۔

اعیاد و ماتم

اعیاد جمع عید ہے' عید عود سے لیا ہے عود برگشت دورانیہ کو کہتے ہیں چاہے خیر ہو اور چاہے شر ہو۔ آج جو اعیاد مسلمانوں کے لئے موجود ہیں وہ اسلام کی نہیں بلکہ ادیان باطلہ کی ہیں۔ فاسدہ مشرکہ کی ثقافت ہے۔ اس نام سے جاری تمام مظاہر قرآن اور سنت محمد سے متصادم ہیں۔ مزاج اسلام کے خلاف ہے۔ اس نے اداروں کو مفلوج کیا ہے، خزانے کو لوٹ لیا ہے۔ اعیاد و ماتم دونوں خیرات سے بے بہرہ شر رورات کا سیلاب ہیں۔ دولت کو لوٹنے والے قوم و ملت بوٹ کرنے اداروں کو عاجز و ناتوان کرنے والے، دشمنوں کے حوصلے بلند کرنے والے ایام ادیان باطہ فاسدہ کی روایات کو تازہ کرنے والے ہیں۔ قرآن و سنت محمد سے متصادم اسراف و تبذیر لہو و لعب دیوانہ بندگی کے مظاہر سے برے مراسم ہیں۔ ایسے مظاہر تنکہ برابر عقل و نقل معتبری سے عاری ہیں۔

اعیاد و ماتم ہمارے دین، ملک و ملت کو لاحق خسارات جسیمہ کثیرہ ہیں جن کا کوئی عائد فائدہ معقول مشروع نہیں ہے۔ خسارے کا خسارا، وبال

دنیا، عذاب آخرت، شقاوت و بدبختی کا سامنا ہونے والی چیزوں میں سے اعیاد و ماتم ہیں، جس کے ارتکاب میں ملک کے جاھل عوام، طلبہ اسکالر، عالم دین، مؤمنین، منافقین، سیاستدان، حکمران ملحدان سب اس خسارے کے ذمہ دار ہیں۔ دنیا میں وہ سیاہ بختی اور آخرت میں عذاب الیم کے مستحق ہوں گے جو اعیاد و ماتم کے طرف دار ہیں۔

اعیاد خوشی میں توازن سے نکلنے کو کہتے ہیں، طبیعی خوشی سے نکل کر مصنوعی جعلی خوشی کا ھلہ بول دینا ہے۔

ماتم طبیعی حزن و اندوہ سے نکل کر جعلی خود ساختگی، حزن و اندوہ کا مظاہرہ کرنا، چیخ و پکار کرنے کو کہتے ہیں۔ اسلام کی طبیعت کی حدود سے نکل کر غیر طبیعی اور ہر قسم کی حرکات سکنات کو لہو کہتے ہیں یعنی کسی عاقل شخص کا غیر عقلی افعال انجام دینے کو کہتے ہیں۔ جس طرح جسم انسان میں موجود عناصر طبیعی میں ایک عنصر کی کمی یا بیشی باعث علالت بنتی ہے بلکہ کبھی کبھی جان لیوا بھی ثابت ہوتی ہے۔ لہٰذا اطباء مختلف طریقے سے توازن بحال کرنے کی سعی و کوشش کرتے ہیں یا جس طرح جسمانی عناصر میں توازن بگڑنے سے موت واقع ہوتی ہے ایسے ہی اجتماعی توازن بگڑنے سے اجتماع تباہ ہوتا ہے۔

اسی لیے قرآن میں اسی غرض سے اللہ نے انبیاء و آسمانی کتابوں کو نازل کیا، تاکہ معاشروں اجتماعی توازن قائم ہو سکے۔ سورہ انعام آیت ۱۵۲ سورہ اعراف آیت ۸۵ سورہ ہود آیت ۔۸۴، ۸۵ سورہ شوریٰ آیت ۔۱۷ سورہ رحمٰن آیت ۷، ۹، ۸ سورہ حدید آیت ۲۵ میں توازن قائم رکھنے کے لئے تاکید کی گئی ہے من جملہ آیات میں سے ایک آیت سورہ رحمن کی یہ آیت ہے۔ ﴿والسماء ورفعھا ووضع المیزان﴾ چھوٹی سی ایک پتے یا دو پتے والی سبزی سے لیکر بڑے بڑے وسیع عریض طویل شاخوں والے درخت، کیڑے سے جراثیم اور ہاتھی جیسے حیوانات تک ذرہ سے مجرہ، انسان سورج

چاند اور ستارے یہ سارے ایک نظام کے اندر گردش میں ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا خلل کائنات میں دگرگونی و بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ لہٰذا علماء نے کہا ہے پوری کائنات زبان ریاضت میں لکھی گئی ہے زبان نظام میں لکھی ہے۔ اس نظام کو محققین دیکھتے ہیں۔

۲۔ دنیا میں بے مقصد حرکت کرنے والے کو بچہ کہتے ہیں، زیادہ خود نمائی کرنے والی کو عورت کہتے ہیں، بے فائدہ حرکات انجام دینے والے کو احمق پاگل کہتے ہیں۔

۳۔ عمل با مقصد یا عمل بے مقصد کی تمیز یہ ہے کہ با مقصد عمل کا ہر جز دلیل و براھین کی زنجیر سے جوڑا ہوتا ہے ہر بات کی دلیل ہوتی ہے، سامعین کو قانع و مطمئن کرتا ہے کم سے کم لاجواب ضرور کرتا ہے۔

۴۔ یہ لفظ علماء لغت کے نزدیک ایک معنی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اعیاد خوشی میں استعمال کرتے ہیں جبکہ ماتم دکھ اور مصیبت میں استعمال کرتے ہیں۔ خوشی ایک طبیعی عمل ہوتا ہے اور ایک خوشی جعلی اور دکھاوا خود ساختہ ہوتی ہے۔ طبیعی خوشی کی عقل و شرع دونوں اجازت دیتے ہیں بلکہ وہ اس کے لئے اظہار کرتے ہیں، تعریف کرتے ہیں شکر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ مصیبت بھی طبیعی ہوتی ہے جسے کوئی روکتا نہیں، بلکہ اس پر صبر و برداشت کی تلقین کی جاتی ہے۔ ایک مصیبت جعلی ہوتی ہے، ناجائز لوگوں سے ہمدردی لینے کا بہانہ ہوتی ہے۔ اس تمہید کے بعد ہمارے ملک میں رائج اعیاد و ماتم کا تجزیہ کرتے ہیں۔ ان دونوں الفاظ کے معنی کیا ہیں اور کس معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟ اعیاد مادہ عود سے کسی چیز کی برگشت کو کہتے ہیں جبکہ ماتم عورتوں کا کسی مردے کی یاد میں جمع ہو کے فریاد و فغاں کرنے کو کہتے ہیں۔ اعیاد و ماتم خود ساختہ بے معنی بے فائدہ بلکہ باخسارہ عادت روایت کی تکرار کو کہتے ہیں۔ ایسی روایات جو اس وقت امت مسلمہ منا

رہی ہے ان کو یہ چیز کہاں سے کدھر سے کب سے ورثے میں ملی ہیں؟ اس کے لئے تاریخ، ادیان سابقہ اور جاہلیت عرب دیکھنا ہو گی۔ عربوں نے جب بت پرستی کی، بت خانے بنائے اور ان بت خانوں کو آباد کرنے کے لیے لوگوں کو یہاں جمع کرنے، کھانے کھلانے جادو کرنے وغیرہ کے لئے مراسم بنائی تھیں۔ ان میں سے لات وعزیٰ منات کا دن بھی مناتے تھے۔

جس کا ذکر سورہ النجم کی آیت۔ ۱۹، ۲۰ میں ہے۔ بت لات طائف میں ہوتا تھا یہ گزشتہ زمانے کے انسان کی یاد میں مناتے تھے۔ عرب وہاں جمع ہوتے تھے وہاں وہ اس کو بیت الربّہ کے نام سے مناتے تھے۔ عزیٰ مکہ والوں کا تھا، یہ بت خانہ عرفات میں تھا وہاں ایک درخت تھا اس کے سامنے قربانیاں دیتے تھے۔ رسول اللہ نے فتح مکہ کے موقع پر خالد بن ولید کو بھیج کر اسے منہدم کیا۔ منات اھل مدینہ کا تھا یہ جبل قدید، مکہ مدینہ کے درمیان میں ساحل دریا پر تھا۔ یہاں یہ لوگ تین دن رہتے تھے اس کو کعبہ جیسا احترام دیتے تھے نجران کے پاس ایک لمبا کھجور کا درخت تھا وہ اپنی عید یہاں مناتے تھے اس درخت کو اچھا لباس پہناتے تھے۔ بلوغ اعراب فی المعرفت اصول العرب جلد اص ۳۴۹۔

۲۔ اعیاد مجوسی۔ مجوسیوں کی اعیاد بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے ہم چند کا ذکر کرتے ہیں سب سے اہم تین اعیاد ہیں۔

الف۔ نوروز کی عید۔ ب۔ مہرجان ۔ ج۔ سداق

نوروز کی عید سب سے بڑا دن ہے، اس دن کو منانے کا آغاز جمشاد فارسیوں کے ایک بادشاہ نے شروع کیا، جمشاد یہ کلمہ مرکب ہے جم کا یعنی چاند ہے، شاد شعاع ہے، جمشاد جب بادشاہ بنا اس دن کو اپنے لئے نیا دن حساب کر کے اس نے اس دن کو خوشی منانے کے لئے حکم دیا اور یہ دن آج بھی فارس میں انقلاب اسلامی آنے کے بعد بھی آب وتاب کے ساتھ مالی

خسارے کے ساتھ عید سعید کہہ کر منایا جاتا ہے۔اب اس میں مسلمانوں کیلئے کونسی سعادت کا دن ہے؟ یہ ان کے علماء سے پوچھیں جو ان کے ساتھ یکجہتی کیلئے دنیا بھر کے شیعہ نشین علاقوں میں مناتے آئے ہیں۔ ہمارا ملک پاکستان کا ایران کے بادشاہوں سے کوئی رشتہ نہیں بنتا وہ بھی یہ دن مناتے آئے ہیں۔ چنانچہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ہر سال اس دن، شیعہ چند جانیں اسی دن کے لئے دیتے آئے ہیں۔بلتستان میں بھی شیعہ نشین اس حوالے سے تمام منکرات کا اہتمام کرتے آئے ہیں۔اسے علماء کی تائید بھی حاصل ہے لیکن افسوس صد افسوس کہ ایران میں انقلاب اسلامی آنے کے بعد بھی اس بے منطق عید کے لئے سرکاری بجٹ اور چھٹیاں کی جاتی ہیں خسارے اٹھائے جاتے ہیں

ایران اسلامی میں بڑے زور وشور سے یہ عید جاری وساری ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے، سابق زمانوں میں خاص کر ان مراسم کو اپنے فائدے اٹھانے کے لئے جاری رکھا۔صفویوں کے دور میں وہ بھی مفاد پرستوں کی حکومت تھی، لیکن اسلامی حکومت کے دور میں جمشید کی تخت نشینی منانے کی کیا منطق بنتی ہے؟ اگر فرض کریں وہ اچھا آدمی تھا تب بھی وہ مسلمان جو اپنے نبی کے نام ایسا دن نہیں مناتے وہ اس دن کو منانے کی کیا تفسیر کر سکتے ہیں؟ ایسی بہت سے اباطیل ہیں جنہیں جھوٹی روایات سے تکیہ دے کر جاری رکھا گیا ہے۔اگر یہ کام صفوی قاچاری، پہلوی یا عوامی حکومت کرتی تو اس کی توجیہ ہو سکتی تھی کہ وہ مفاد پرست لوگ تھے۔لیکن علماء کی حکومت، مرجع اعلیٰ کی حکومت اس دن کو عید سعید کہنے کی کیا منطق پیش کریں گے؟ اگر آپ فرمائیں ہمارے پاس اس بارے میں روایات ہیں تو ہم عرض کرتے ہیں کہ وہ روایات حکم قرآن سے متصادم ہیں۔قرآن ہر قسم کی تحدی، تجاوز، اور عدم توازن کو رد کرتا ہے۔

۲۔قوم قبط کے لئے چودہ عیدیں ہیں ان میں سے سات بڑی اور سات چھوٹی ہیں۔

۳۔اعیاد یہود کتاب بلوغ العرب جلد ا ص ۳۵۴ اس میں آیا ہے یہود کی پانچ عیدیں ہیں۔

۴۔نصاری کی چودہ عیدیں ہیں سات چھوٹی اور سات بڑی ہیں۔ سات چھوٹی میں سے ایک عید مسیح ہے اس کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ مسیح سولی پر چڑھنے کے بعد اترے اور آدم کو جھنم سے نجات دلائی پھر خود زمین میں چالیس دن رہے آخری دن جمعرات تھی، اس دن آسمان پر چڑھ گئے۔ جب قسطنطنین خود کو مسیحی پیش کر کے فرق نصاریٰ کی اجازت سے بادشاہ بنا تو اس نے یہودیوں کے مقابلے میں اس دن کو عید قرار دیا یعنی یہودی ہفتہ کو عید مناتے تھے انھوں نے اتوار کو منایا۔ مشرکین یہودیوں کی اور عصر حاضر میں خاص کر مسیحیوں کی عید کی شکل وصورت سب کے سامنے ہے۔ بتایئے مسلمانوں کے لئے بھی کوئی عید ہے؟ جب سب قوموں کے لئے عید ہے، جس دن قوم گھروں سے آرائش وزیبائش خود ساختہ بنا کے زینت کے ساتھ نکلے تو کہتے ہیں کہ ہر قوم کے لئے عید ہے تو مسلمانوں کے لئے بھی عید ہونی چاہئے۔ یہ کس منطق کے تحت کس عقل وشرع کے تحت ہے کہ عید ہونی چاہئے؟ کیا ان کی عقل کہتی ہے کہ یہ دن عید ہے؟ کہتے ہیں کہ پیغمبر جب مدینے میں پہنچے تو دیکھا کہ یہ لوگ دو دن کھیلتے تھے تو پیغمبر نے فرمایا یہ کیا ہے تو انھوں نے عرض کی ہم زمانہ جاہلیت میں کھیلتے تھے۔ تو پیغمبر نے فرمایا خدا نے تمھیں اس کے بدلے میں دو عیدیں دی ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ نوروز اور مہرجان ہیں عرب اپنی عید کے دنوں میں کیا کرتے تھے کتاب مذکور کے ص ۳۵۹ پر آیا ہے وہ اپنی عید میں فاخرہ قیمتی لباس پہنتے تھے اچھے گھوڑوں پر سوار ہو کے گھڑ دوڑ کا مقابلہ کرتے تھے جوئے کھیلتے تھے دف

ڈھول بجاتے تھے گانے گاتے تھے اور اشعار پڑھتے تھے۔

ماتم کتاب بلوغ العرب جلد ۳ ص ۱۲ میں آیا ہے کہ جاھلیت عرب میں مرنے والے اپنے خاندان کو وصیت کرتے تھے کہ اگر وہ مرے تو ان پر روئیں۔ یہ سنت مشرکین تھی وہ اپنے اشعار میں بیوی بیٹیوں کو وصیت کرتے تھے۔ عرب جاھلیت، یہود جاھلیت نصاریٰ کے اعیاد کی اسناد بیان کرنے کے بعد ان کی اقتداء تاسی میں مسلمانوں کی اعیاد پر گفتگو کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی اعیاد کے بارے میں جو اسناد پیش کی ہیں وہ اپنے الفاظ اور عبارت سند دونوں میں مخدوش ہیں۔ سطر ذیل اس کے متضاد ہے مثلاً پیغمبر اسی مکے میں رہتے تھے اور مدینے میں ان کے ننہال رہتے تھے بنی نجار وغیرہ لہٰذا قریش بنی ہاشم مدینے سے نا آشنا نہیں تھے لہٰذا عادات و تقالید میں مکہ مدینہ والے ان کے لئے اجنبی نہیں تھے یہ ایک دوسرے سے واقف تھے۔ ۵۵ سال مکے میں گزارنے والے محمدؐ کو مدینے میں ہونے والی عید کا پتا نہ ہو؟ پوچھیں کہ آخر یہ کیا ہے تو کہا کہ ہم جاھلیت میں عید مناتے تھے تو پھر فرمایا تمھارے لئے عید نوروز و عید مہرجان ہے۔ جاہلیت عرب کے مقابلے میں جاہلیت فارس پیش کریں یا عید الفطر و اضحیٰ ہے۔ فطر و اضحیٰ میں کون سا کھیل ہے؟ آیا اس کھیل اور اس کھیل میں کوئی فرق ہے؟ اس دن کریں تو مذموم، عید فطر و اضحیٰ میں کریں تو جائز ہے۔ لہٰذا عید الفطر کے بارے میں وارد روایات مخدوش متن و سند ہیں کسی کے پاس ہیں تو سامنے لائے۔ روایات مخدوش متن سے امت کو چکر نہ دیں۔ غلط طریقہ رواج کی وجہ سے اللہ نے تمھارے اوپر عید کے نام پر دن مسلط کیا ہے اس میں خوشی ان کے لئے ہے جو بے دین ہیں۔ اس کی سند مخدوش ہونے کے بعد اس فکر و عمل کو قرآن کے سامنے پیش کرتے ہیں دیکھیں تو قرآن کیا فرماتا ہے۔ عید کا لفظ اور صفت قرآن میں دو جگہ ذکر ہوئی ہے۔ ایک سورہ مائدہ آیت ۱۱۴ میں

دوسرے سورہ قصص آیت ۔۷۸ (یہاں کیا فرقان کی آیت ۲۲) ان دونوں جگہ،خوشی کی سرگرمی کے بارے میں آیا ہے مائدہ میں آیت ۱۱۲ میں حواریین نے حضرت عیسیٰ سے ایک ایسا سوال کیا جو بے ادبی و بدتہذیبی پر مبنی ہے۔ حضرت عیسیٰ سے کہا اے عیسیٰ کیا تمھارا رب یہ کرسکتا ہے کہ وہ ہمیں آسمان سے پکے ہوئے کھانے بھیجے؟ تو عیسیٰ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اگر مؤمن ہو اس طرح کے سوال مت کرو تو انھوں نے کہا کہ ایسا دیکھ کر تو ہمارے ایمان میں اضافہ ہو جائے گا، ہمارے ایمان کی قبولیت کی نشانی بنے گا۔ نصاریٰ نے اس کو اپنے ایمان کی قبولیت کی نشانی کے طور پر مانگا۔ اللہ سے دعا کی اے اللہ ہمارے لئے ایک مائدہ بھیجیں جو ہم سب کے لئے خوشی کا باعث ہو اور تیری ذات کی طرف سے معجزہ ہو تو اللہ نے فرمایا میں مائدہ نازل کررہا ہوں، اگر اس کے بعد پھر کافر ہوئے تو دردناک عذاب دونگا کہ کسی اور کو نہیں دیا۔ لیکن اس میں خوشیاں منانے، گانا گانے کا ذکر نہیں ہے۔ عید کا دوسرا ذکر ہے کہ فرعون کے زمانے میں قوم موسیٰ سے قارون نامی شخص تھا کہتے ہیں کہ یہ موسی کا چچازاد تھا۔ وہ صاحب مال و دولت کثیرہ تھا اور اپنی مال نمائی، قدرت نمائی بہت کرتا تھا۔ اس کی قوم نے اسے پسند نہیں کیا اس سے کہا کہ ایسی خوشی مت مناؤ کیونکہ اللہ ایسی خوشی منانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

قارون ایک دن زیب زینت کے ساتھ نکلا۔ عید کو یوم زینت بھی کہتے ہیں، یعنی زینت نمائی جب فرعون اپنی تمام زینت و زیبائش کے ساتھ نکلا تو یہ صورت حال دیکھ کر سادہ لوح لوگ کہنے لگے بڑا قسمت والا ہے۔ صاحبان علم نے کہا ایسا مت کہو اللہ کا ثواب اس سے کہیں بہتر ہے۔ آخر کار اللہ نے قارون اس کے پورے گھر اور مال و دولت سمیت زمین میں دھنسا دیا ایسے وقت میں اس کو بچانے والا کوئی نہیں تھا۔ تو کیا ہم بھی قارون جیسے بن جائیں؟ اللہ نے اس دن عید اور آرائش و زینت کی مذمت کی ہے اور

بدترین سزا کی وعید دی ہے۔سورہ انعام آیت ۴۳سورہ انفال آیت ۴۸سورہ نحل آیت ۶۲ سورہ نمل ۲۴سورہ عنکبوت آیت۔۳۸اور بعض دیگر آیات میں اس کوعمل مشرکین قرار دیا ہے۔سورہ انعام ۱۳۷اور بعض آیات میں کفار کا عمل قرار دیا ہے سورہ بقرہ آیت ۲۱۲ سورہ آل عمران آیت۔۱۴سورہ انعام ۱۲۲بعض جگہ خود پسندوں کی نشانی قرار دیا ہے سورہ توبہ آیت ۳۷ سورہ یونس آیت ۱۲میں علامت مسرفین قرار دیا ہے سورہ رعد آیت ۳۳ سورہ فاطر آیت ۸،سورہ غافر آیت ۳۳ سورہ محمد ص آیت ۱۴سورہ نمل آیت ۴ ان آیات میں اللہ نے ایسی زینت سجائی کرنے والوں کی مذمت کی ہے ان آیات سے پتہ چلتا ہے عید عوام کی نہیں ہوتی ہے عید حکمرانوں کی ہوتی ہے عید صاحبان مال و دولت کی ہوتی ہے یہاں صاحبان عقل کوسوچنے کا لمحہ ہے انسان مال صرف کرنے میں دو قسم کے ہیں مال خرچ کرنے والے دو گروہ ہوتے ہیں ایک گروہ اپنی خود کمائی کرتا ہے زحمت ومشقت سے پیسہ بناتا ہے وہ بے ہودہ خرچ نہیں کرتے ہیں تزئین وآرائش نہیں کرتے کمائی سے بچنے والی کمائی کو خرچ نہیں کرتے چاہے باایمان ہو یا بے ایمان ہو وہ تزیین نہیں کرتے وہ کہتا ہے کہ ہماری اپنی گزراوقات نہیں ہے مصیبت کے دنوں میں ہمارے پرساں کرنے والا نہیں ہے احتیاج کے دنوں میں ہمیں پوچھنے والا نہیں ہے دوسرا گروہ وہ گروہ ہے جن کے پاس کمائی سے ہٹ کر پیسہ ہے وہ لوگ جن کے پاس کمائی سے ہٹ کے پیسہ آتا ہے اس سے وہ تزیین وآرائش کرتے مثلا جن کے پاس رشوت ہو جن کے پاس کرپشن ہو جن کے پاس حساب نہ دکھانے والا پیسہ ہو اور جنہیں تاجر سرمایہ دار اور این جی اوز نے پیسہ تقسیم کرنے کے لئے دیا ہو فساد پھلانے کے لئے دیا ہو اوہی لوگ عید مناتے ہیں صاحبان اقتدار اور صاحبان دولت عید مناتے ہیں چونکہ ان کے پیسہ جوان کے ہاتھ میں ہے ایک فالتو سے زیادہ ہے لہٰذا وزیر اعظم نے اس سال

رمضان المبارک میں کھیلنے والوں کے لئے ملک کی تقدیر سے کھیلنے والوں کے لئے کروڑوں روپے دے دیئے کیا وہ جب اس وزارت پہ نہ ہوتو ایسا دیتے کیا خلفائے اسلام نے کسی کو ایسا جزیہ دیا ہے لہٰذا بےھودہ ناجائز شریعت میں منہی اعمال بجالانے کی وجہ سے ان عوام پر عذاب دھشت گردی کے علاوہ بار بار عذاب آفت ان پر پڑتے ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ معروف میں شریک نہیں منکرات میں شریک ہیں۔

جس طرح کائنات میں ایک نظام ہے اسی طرح اللہ کے بنائے ہوئے نظام میں بھی نظام ہے قرآن میں جس طرح انسانی جسم کی ترکیب عناصر میں نظام ہے، روح کے تقاضوں کے لئے بھی نظام ہے۔ ایک خوشی دوسرا دکھ ہے دکھ اور خوشی کے لئے بھی نظام ہے۔ اگر دکھ اور خوشی کے نظام میں توازن بگڑ جائے تو یہ آفت آور ہوتا ہے۔ فتح میں زیادہ خوشی مصیبت آور ہوتی ہے۔ کسی شکست کے موقع پر حزن واندوہ اور اس میں مبالغہ آرائی جو غیر متوازن ہو، انسان کو گھٹنوں کے بل بٹھا دیتی ہے۔ لہٰذا کسی فتح کی خوشی میں توازن میں تجاوز، دیوانہ ہونے کی نشانی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی آیات میں آیا ہے کہ خوشی میں اضافہ اللہ پسند نہیں کرتا ہے۔ چنانچہ سورہ قصص میں آیا ہے کہ عید کی خوشی میں نکلنے والوں کو دیکھ کر لوگوں کو حیرت وافسوس ہوا چنانچہ اللہ نے فرمایا اس خوشی ممنوع مذموم کی گرفت میں اور اس کی دولت زمین کی شکم میں ناپید ہوگی۔

اگر کھیل کے کسی میچ میں پاکستان ہندوستان سے جیت جائے تہس نہس کر دے۔ تب بھی خوشی میں توازن سے نہیں نکلنا چاہئے کیونکہ پاکستان کا دشمن صرف ہندوستان نہیں، دوسرے دشمن اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ چہ جائیکہ بچگانہ حرکت میں عقلاء زعمادارنہ مملکت کے لئے آفت ہوگی وہ فی الحال سمجھ میں نہیں آئے گی۔

اسی طرح مصیبت میں توازن سے بڑھنا بھی کسی قوم کے لئے خود مصیبت بن جاتا ہے۔ دور جاھلیت میں عرب میں اپنے مُردوں پر رونے کی مصنوعی شکل اختیار کرتے تھے جس کے لئے خواتین کو باقاعدہ وصیت کرتے تھے کہ ہم مریں تو ہمارے اُوپر روئیں۔ ہفتہ مہینہ روئیں۔ اس رونے کے دوران شعروشاعری میں میرے فضائل ومناقب کا ذکر کریں۔ یہ بدعت یہ طبیعت حزن سے نکلنے کا ایک طریقہ تھا۔ ایک دن یہ اپنے دشمن مسلمانوں کے مقابل میدان بدر گئے۔ اپنے بہترین بہادروں کو مروانے کے بعد واپس آئے، تو قریش نے محمدؐ سے انتقام لینے کے لئے اس رسم پر پابندی لگادی کہ آئیندہ کوئی بھی کسی عزیز کے لئے نہیں روئے گا۔ عرب فلسفہ تو نہیں پڑھتے تھے لیکن طبیعت انسان حتیٰ حیوانات کے دگرگوں سے واقف تھے، وہ جانتے تھے کہ رونے سے جذبات ٹھنڈے ہو جاتے ہیں جس سے انتقام خاموش ہو جاتا ہے۔

چونکہ اسلام میں یہ رسم نہیں تھی نہ رونے کی رسم تھی اور نہ رونے پر پابندی تھی تو مدینہ میں نہ تو خوشی زیادہ منائی اور نہ ان کی قربانیوں پر رونا پیٹنا کیا۔ دشمن سے مقابلہ میدان عمل میں ہوتا ہے، کاغذی کاروائی اور پٹاخے چلانے سے نہیں ہوتا۔ یاد رکھیں رقاصی سے دشمن مرغوب نہیں ہوتا۔ چنانچہ امام حسین کے نام سے بدعت میں غلطاں اور شرک کرنے والوں کو، ایک ارب کفر سے لڑنے والی فوج کو اس مملکت میں الٹا اِن کا تحفظ کرنا پڑتا ہے۔ یہ المیہ لمحہ فکر ہے، اس پر کیوں نہیں سوچتے؟ وہ لوگ تو احمق ہوں گے دیوانے ہوں گے جو کل تک کہتے تھے کہ یہ حرام ہے۔ آج اصحاب کے نام سے اس دن کو اسی طریقہ سے چلانے کی تحریک چلا رہے ہیں۔

عزاداری امام حسین میں دست اندازی

جناب قبلہ فقیہ غلات ! جہاں ہم دونوں رہتے ہیں اس کو معاشرہ انسانی کہتے ہیں۔ ہر معاشرے کی جان و مال، ناموس شخصیت، مصون و محفوظ رہنے کیلئے کسی قانون کا ہونا ضروری اور ناگزیر ہے۔ اگر الٰہی آسمانی نہ ہوتو انسانی زمینی ہونا ناگزیر ہے جیسا کہ امیر المومنین نے فرمایا ہے کیونکہ انسان سے صادر تمام حرکات وسکنات، اقوال وافعال کسی کے فائدے کے لئے ہوتا ہے اور کسی کیلئے نقصان دہ، ضرر رساں ہوتا ہے۔ اس وقت ان افعال کے بارے میں سوالات اٹھتے ہیں، ان کے اسباب وعلل پوچھے جاتے ہیں کہ یہ کیوں کرتے ہیں؟ اس کے کیا مقاصد ہیں؟ اگر سوال استفسار کی بندش ہوتو اس کو تشدد کہتے ہیں۔ عزاداری بھی اس اصول سے خارج نہیں ہے اس کے کیا منافع ہیں؟ اوراس کے کیا مضرات ہیں کب شروع ہوئی کس نے شروع کی تھی؟ اس میں غیر مناسب حرکات وافعال کے بارے میں سوالات پیدا ہوتے ہیں خاص کر جہاں اکثر و بیشتر کفر اسلام یا عزاداری مخالف افراد رہتے ہیں، ان کے ناقدین رہتے ہیں یہ ان کیلئے باعث اذیت وآزار ہے۔

جناب فقیہ غلات پاکستان ! واضح کردوں کہ الف سے ی تک کے ما یسمی فضائل امیر المومنین ومصائب امام حسین ضرب مکعب علی القرآن والغاء نبوت محمد والا سلام ومثال الواضح علی ذلک حدیث مجہول ومجعول القائل بالکساء مصائب امام حسینؑ ضرب علی الاسلام ضرب علی القرآن ضرب علی محمد ہیں۔

آقای محمد حسین نجفی دام بقاتہ نے اس نالائق پر عزاداری میں شامل کفریات، بدعات، اہانت رسول اللہ فاطمہ زہراء وسید ساجدین کے ناقد ہونے کی فرد جرم عائد کی ہے۔ اصلاح عزادری کی کوشش کو بھی اس میں شامل کیا ہے ان وجوہات میں سے ایک عزاداری کے الفاظ وکلمات مصطلحات عرض کررہے ہیں۔

۱-آپ اور دیگر علماء اعلام کا میرے اوپر اعتراض ہے کہ میں مخالف عزاداری امام حسین ہوں۔سابق زمانے میں میں جب نابالغ تھا اس وقت عزاداری کا حامی و مدافع تھا، صرف جھوٹی کہانیوں کے خلاف تھا۔جبکہ آپ حضرات کی عزاداری میں جھوٹی کہانیوں کا مظہر ملے گا۔ بقول جھوٹی کہانیوں کو نکالنے کے بعد خطیت اور خادم رہتا ہے۔

میں ملک کے اندر اور بیرون ملک تمام علماء سے علمی مقابلہ نہیں کرتا۔ لیکن عزاداری امام حسین سے متعلق بہت سے سوالات میں سے صرف ایک اصول کی وضاحت کا طالب ہوں۔واقعہ کربلا ایک واقعہ تاریخی ہے۔علمائے تاریخ کا کہنا ہے کہ اس کی تین زاویہ سے بحث کرنے کی ضرورت ہے۔

۱-زاویہ نقلی ہے۔اس واقعہ کے بارے میں موثق معتبر ترین مصادر تاریخ کیا ہیں؟ جو قارئین کے لئے اطمینان بخش ہوں تسلی بخش ہوں۔واقعہ تو ہوا ہے اس میں جائے شک و تردد نہیں لیکن اس کے مصادر و مآخذ کیا ہیں جو سب سے قدیم سب معتبر مورخ نے لکھا ہو جو خود حاضر و ناظر تھے یا ایک دو واسطہ سے لیا ہو، وہ بتا دیں۔

۲-دوسرا زاویہ علمی ہے۔ ہر واقعہ وجود میں آنے کے لئے اسباب وعلل مانگتا ہے واقعہ کربلاء بھی اس قانون سے باہر نہیں۔وجود میں آنے کا زیادہ کردار کس کا تھا؟ اگر وہ دست بردار ہوتے تو واقعہ خود ختم ہو جاتا، نہیں تو دنیا کا ہر عاقل کہتا ہے جو زیادہ عقلمند ہے خون ریزی سے گریز کرتا ہے۔ یزید سے تو توقعات خیر نہ کریں لیکن فرزند علی نواسہ رسول کو کوشش کرنی چاہیے تھی کہ خون ریزی سے گریز کریں۔وہ کونسے اسباب وعوامل تھے؟ کیا اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا جنگ ہی اس کا حل تھا؟

۳-تیسرا زاویہ فلسفی ہے۔اس واقعہ کو ابھی تک دھراتے رکھنے، یاد منانے کی کیا منطق ہے؟ کس کے حکم پر کر رہے ہیں؟ اس کا بانی کون مؤسس کون

تھا؟ شعر تو قرآن و محمد دونوں کے نزدیک مردود ہے۔ قرآن اور محمد دونوں کے نزدیک مردود ہوتے ہوئے کیوں عزادار ضالین، گمراہان، عاصان، طاغیان اور باغیان کے قبضے میں دیا ہے؟ اس حالت میں کیوں جاری رکھا ہے؟ اس سے امت کو کیا فائدہ ہو رہا ہے؟ اگر تقریر نہ کریں نہ رلائیں، تو کیا اثر پڑے گا؟ آپ علامہ اقبال، اسلام مخالف، قرآن مخالف جواب نہ دیں بلکہ عقلی علمی مجادلہ کریں۔

کیا ہم عزاداری کے مفہوم کو جاہلیت میں لیں کہ اگر کوئی مر جائے تو ہم کہیں کہ آپ اسے زیادہ یاد نہ کیا کریں۔ ان کو جو چیز ملنی تھی، مل گئی، اس نے جانا ہی تھا آخر کار اس میں کچھ مقصد ہے اور نہ اس کی کوئی تقصیر ہے۔ محصول ما شئی دوسرا مفہوم سیاسی و قانونی ہے اگر کسی کو بغیر کسی جرم وخطا کے قتل کیا ہے تو ہم سب اٹھ کر اس کا ساتھ دیں گے اس کے لیے انتقام لیں گے، اگر اس نے ظلم کے خلاف قیام کیا ہو۔ اب تو خود ان پر ظلم ہو رہا ہے آپ ان کی حقانیت کو دبا رہے ہیں کہ انہوں نے عالم ذر میں اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ قتل ہونگے۔ یزید نے ان سے بیعت طلب کی تھی۔ حاکم اگر بیعت طلب کرے، جان نہ دیں یا خود قتل ہونے تک صبر کریں، ان کے نام ناچ گانے، اور گانے والے شرابی بھی جمع ہو جائیں یہ تو ان کی قدسیت اور پاکیزگی کو داغ دار کر رہے ہیں۔

اس کتاب کو ہم نے کیوں چھپایا کیسے چھپایا

یہ واقعہ ہمیشہ مفاد پرستوں کے قبضہ میں رہا ہے۔ ظاہراً حکومتوں اور عزاداروں میں پالیسی مختلف نظر آتی ہے۔ حکومت اس کی بندش کی خواہاں ہے لیکن اندر سے وہ ان کو تحفظ، ماحول، زمین سازگاری اور چھٹیاں سب دیتے ہیں۔ عزاداری کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ کسی قانون و نظام کے

اندر نہیں آتی۔ قانون سے باہر جاہل، فاسد، فاسقین محرمین کے قبضہ میں عنصر مجتہدین ان مراسم میں جاہل بھی ہیں۔ اس کے مقابل بعض، عزاداری کو اسماعیلیوں کی نسخ شریعت کیلئے استعمال کرتے ہیں چنانچہ پاکستان میں دو شریعتوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایک شریعت محمدی ہے دوسری شریعت حسین ہے۔ شریعت محمدی والے کبھی تو محرمات شریعت کے خلاف قرار دیتے ہیں اور کبھی ان کو محافظ شریعت کبھی خلاف شریعت کہتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں ہم سب ایک ہیں دو نہیں وہی صورت حال شیعہ اور سنی کے درمیان ہے کہ شدید اختلافات کے باوجود دونوں بعض موارد غیر شرعی اور غیر اسلامی پر اتفاق کامل رکھتے ہیں۔ ٹھیک ہے کہ قرآن اللہ کی وہ فصیح و بلیغ کتاب ہے جس نے عربوں کو گھٹنوں پر بٹھایا ہے لیکن میدان کارحیات اور زندگی میں اس کا دخل کسی صورت میں نہیں ہونے دینا، یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ غرض عزاداری اسلام مخالف مفادمیں استعمال ہو رہی ہے۔ یہ شخصیت امام حسین کے اہداف عالیہ سامیہ کو بھی مسخ کر رہی ہے۔ فاسقین، فاجرین سڑکوں پر ناچ رہے ہیں۔ علماء سنتے دیکھتے لیکن اصل میں ابوالقائم کو دیکھ رہے ہیں۔ امام حسین نے کیوں کس کیلئے قیام کیا؟ خاندان اسارت میں کیوں دیئے، کوئی مقصد حاصل کیا؟ ان سوالات اور جواب دینے والوں دونوں کو دور رکھیں لہٰذا بہت بڑے پائے کے علماء اہداف قیام حسین میں کذب فاحش بولتے ہیں۔

قبلہ محترم کو میرے اوپر غصہ کی ایک آنے برابر وجہ میں سے ایک قیام امام حسین سے متعلق انتہائی اہمیت کے ساتھ خصوصی ناراضگی کی وجہ کتاب حماسہ حسینی مرتضی مطہری ہے۔ یہ کتاب ہم نے ترجمہ کتابت نہیں کی تھی بلکہ جامعہ تعلیمات اسلامی نے کی تھی۔ ایک دفعہ رضوانی یہاں تشریف لائے اور کہا حماسہ کی پہلی جلد مکمل ہوگئی ہے چھپنے کو تیار ہے۔ ہم نے چونکہ فیصلہ کیا تھا امام حسین سے متعلق جو بھی کتاب مخلل ہو چھاپنی ہے۔ بازار کتب حسین

شناسی سے متعلق ہر طرف سے فراوان ہوں۔ہم نے کہا آپ کا حق ہے ترجمہ کتاب ہم سے لیں، ہم چھاپیں گے وہ تیار ہو گئے لیکن جس گروہ میں ہم رہتے تھے وہ خود کو اونچے علم ایمان والے سمجھتے تھے، جبکہ وہ خرافاتی تھے ہم نے ڈاکٹر صاحب سے کہا تھا کہ یوسف صاحب نے آپ کو قربانی کا بکرا بنایا۔

علماء فقہاء دانشوران قاتلان اہداف سامیہ امام حسین

قبلہ موقر کو اصلاح عزاداری سے متعلق کتب کا ترجمہ تالیف ناگوار و ناقابل برداشت تھا کیونکہ یہ خود کو مجتہد و ذاکر امام حسین دونوں منصب استعمال کرتے ہیں۔دشمنان اسلام، محمد و حسین کو یہ نہیں چاہیے کہ مقصد قیام امام حسین عامۃ الناس جان لیں۔گفتگو کسی بھی موضوع پر کریں سوالات اٹھتے ہیں یہ سوالات جواب طلبی کرتے ہیں۔جہاں جہاں چوری، سرقت اور ڈاکہ زنی کریں گے جیسا کہ سکینہ کی چار سال عمر، فاطمہ صغراء کالب خیاباں عراق چھوڑنا وغیرہ وغیرہ وہاں وہاں سوالات کی بوچھاڑ ہو گی۔یہ کسی سوال کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتے۔ڈرتے ہیں کہ قیام حسین کے اہداف پوشیدہ ہی رہیں تو اچھا ہے۔اجمال گوئی کریں قبلہ موقر تنہا نہیں حتیٰ قبلہ مقتدر کو بھی عزاداری میں اصلاح قبول نہیں۔مختلف شخصیات کی نظر میں وجوہات مختلف ہیں۔آقائے رئیسی کی نظر میں یہ دروغ گوئی کہانیاں قوی اسرار ہیں۔ان کو پاش پاش نہیں کرنا چاہیے ورنہ خائن ہونگے۔آقائے سید جواد کی نظر میں ٹھیک ہے اصلاح ہونی چاہیے لیکن شرف الدین کی اصلاح درست نہیں۔مجھ جیسے کو یہ اصلاح کرنی ہے۔مرحوم آغا علی نے فرمایا تھا کہ عزاداری میں خرافات نہیں ہیں ناقل راشد آقائے رئیسی، آقائے موسوی بھی اصلاح عزاداری کے خلاف تھے۔آپ نے میرے بیٹے باقر سے کہا کہ عزاداری

میں کوئی خرافات نہیں ہیں۔ بالکل یہ بات درست ہے کہ عزاداری میں خرافات نہیں ہیں بلکہ خرافات میں عین عزاداری ہے۔ لیکن حقیقت واحدہ جس سے انکار نہیں انسانوں سے صادر افعال دو قسم کے ہوتے ہیں فعل حکمت یا ہدف اور فعل عبث۔ آیا امام اتنا طویل سفر اس لئے کر کے آئے ہیں کہ خود کو قتل اور اپنے اہلبیت کو اسیر کروائیں؟ امام کے قیام کو دبا کر رکھنے میں، اصلاح روکنے کے مقصد پیچھے کرنے میں زیادہ کردار علماء فقہاء کا ہے۔ جانتے ہیں کہ ان کے ساتھ ہم نے صبر و تحمل کیا تھا یہاں سے آپ نے ازخود تالیف تصنیف شروع کی پھر اس پر رکے نہیں یہاں تک قرآن فہمی بھی شروع کر دی یہاں سے مزید تحمل کی گنجائش نہیں رہی تھی۔ واضح رہے کہ چند سال قبل ہماری کتاب ''شکوؤں کے جواب'' آنے کے بعد آپ نے اپنے مجلّہ میں اپنے قارئین کو واضح کیا تھا کہ شرف الدین لباس شیعہ اتار کر لباس سنی پہن چکے ہیں۔ محسوس ہوتا ہے اس دفعہ کسی اثر رسوخ والے کی کوئی خواہش و فرمائش آئی تھی۔ جس کی وجہ سے دین خالصی از خرافات آپ کی آنکھ میں تیر بنے ہیں۔ جناب قبلہ موقر صاحب آپ سے سوال ہے عزاداری اسلام میں ہے یا اسلام عزاداری میں؟ یہ واضح کرنا ہوگا ایک ڈیڑھ ارب مسلمانوں پر کیا گزر رہی ہے وہ جاننا چاہتے ہیں۔

مراسم عزاداری علماء اعلام کی پہچان بن گئی ہے۔ علماء اعلام اس صف میں کیوں آئے؟ کیا دین عزیز اسلام کی سربلندی کیلئے آئے ہیں؟

یہ بات کہ پرویز مشرف کے آنے تک، عزاداری کو ہم نے اس لئے انتخاب کیا تھا یہاں اس کو اسلام کی سربلندی کیلئے استعمال کرنا ہے درست تھی کیونکہ اس سے میرا ارادہ تھا کہ جتنا ہو سکے بازار کو کتب قیام امام حسین سے بھر دوں۔ لیکن دور پرویز مشرف اور اس کے بعد اپنی کفر والحادیات کو چھوڑنے کی کئی وجوہات بنیں، جن میں اسلام مخالف قول و فعل کا نظر آنا، دوسری

صورت میں اسلام کے خلاف جسارت کرنا میرا عزاداری سے انحراف کا سبب بنا۔اب میرا واحد مقصد قرآن فہمی کو شروع کرنا تھا۔میرا نظریہ یہ نہیں ہے کہ اس کی اصلاح کی جائے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اسے از سرنو شروع کریں۔آپ اپنے اہداف وغایات سامیہ ذرا بیان تو کریں۔

کہتے ہیں عزاداری یادِ مقتل امام حسین بدست اشقیاء ہے،شمر وعمر سعد ہے،اس کو احتلاق کرنے کعبہ منہدم کرنے والے بت کا پاسدران ہے اس کو موجودہ اشعار پر چلانے اوراس کے دروغ گویاں ایرانی ولکھنوی ہیں۔سرتاپا انہدام اسلام ان کی امید وآرزو ہے یہاں سے اس کا دفاع کرنے والے ،حفاظ بننے والے علماء کے چہرے بھی واضح ہوجائینگے۔

ا۔عزاداری پر شعراء غاوین کا قبضہ ہونے کے علاوہ اس کے اہداف غایات سامیہ،شہامت،شجاعت،سیاست،مردانگی دوراندیشہ سب شعار فاسد شعراء ہوگئے ہیں۔کیا اس عزاداری نے حضرت محمد کی اہانت جسارت نہیں کی؟ کیا یہ خلاف قرآن واسلام نہیں ہے؟ان کی فقہ کہانی کی طرح نہیں ہے؟ جس طرح مردان تاریخ دنیا میں بیان ہوئے ہیں ایسے ہی بیان کرنے چاہئیں۔ آپ کے درمیان نقطہ التقاء کا فقدان سب سے بڑا مشکل کام ہے۔میں خالص اسلام کو مانتا ہوں اسلام کے مصادر صرف ''قرآن'' ہے۔باقی اربعہ و ستہ لکھنے والے سب مجہول الحال ہیں۔لیکن آپ مذہب اثنا عشری یا اسماعیلی ہیں معلوم نہیں ہے،شاید باطنیہ ہونگے چونکہ اثنا عشری کسی بھی صورت میں بنتے نظر نہیں آتے ہیں۔میرا دوسرا مصدر بھی صرف قرآن کریم ہے جبکہ آپ کے مصدر رسول اللہ کے منع کرنے کے باوجود چوری چھپے،تیسری چوتھی صدی ہجری کو دیار منافقین مجھول افراد کے جمع کردہ ہیں۔عناصر اولی عزاداری کی تاریخ تاسیس،مکان تاسیس،موسس اول مواد مستعمل سب غیر اسلامی غیر قرآنی ہیں۔تمام کے تمام منہیات قرآن گویا ۲۱ رمضان،دس محرم کو باطنیہ

حسین، علی اور اسلام کے خلاف اعلان جنگ کی مشق ہیں۔ سب سے بڑا اہم نکتہ جس پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے وہ شعر اور جھوٹ قرآن کریم میں مذموم قرار پائے ہیں ﴿وَ ما عَلَّمْناهُ الشِّعْرَ وَ ما يَنْبَغِي لَهُ﴾ سورہ یٰسین آیت: ۶۹ میں آیا ہے نبی کریم کے لئے نازیب ہے لیکن ۲۱ رمضان اور دس محرم الحرام پورے کا پورا شعر پر چلتا ہے۔ سب سے بڑی چیز شعر پر قائم ہے شعر جو بھی ہو قرآن، محمد، علی، حضرات حسنین کے لئے نازیب کلماتِ اس کی الف سے ی تک قرآن، محمد اور علی کے خلاف ہے۔

۲- جناب واجب الاحترام آقای نجفی صاحب کو قرآن سے دفاع اور قرآن فہمی کی طرف دعوت بھی آپ کے لئے ناقابل برداشت تھی۔

۳- اسلام کو کچلنے، اور پرویز ازم کو اگر اپنایا نہیں تو اس میں شامل ہو جائیں۔ تنسیخ شریعت والوں میں شامل ہو کر نماز روزہ کی چھٹی کر کے پکے شیعہ بنیں۔ آپ حضرات چونکہ رموزات زیادہ استعمال کرتے ہیں لہٰذا آپ کے مقابل مخاطب کو کبھی اشتباہ ہوتا ہے ورنہ مسلمات شیعہ اثنا عشری کی تحلیل ،کوئی مجتہد اعظم، فلسفی، نابغہ بین الاقوامی سطح کا وکیل بھی اثنا عشری کے رموزات نہیں سمجھ سکتا۔

عزاداری پر آپ کے نقدات کے بارے میں عرض ہے کہ میں آپ کے تقابل دو بدو حاضر ہو کے مجادلہ مناظرہ نہیں کرسکتا کیونکہ حکم قرآن ہے اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو لہٰذا مکاتباتی کے لئے آمادہ ہوں لیکن دونوں میں گفتگو کے لئے نقطہ التقاء چاہیئے نیز دونوں کے مصادر کا تعین ہونا چاہیے پھر عزاداری کے عناصر اولی واضح ہونے چاہئیں۔ کیا نبی کریم نے اپنی حیات میں اور دور راشدین میں کسی نے ایسے دن منائے ہیں؟

اس اصول مسلمہ کے تحت میرا اور آپ کے درمیان نقطہ التقاء نہیں ہے۔ میں خالص اسلام کو مانتا ہوں لیکن آپ مذہب اثنا عشری سے وابستہ

نظر آتے ہیں۔ دوسرا میرا مصدر صرف قرآن کریم ہے اما عناصر اولی عزاداری کا، تاریخ تاسیسی، مکان تاسیس، موسس اول سب غیر اسلامی اور ضد قرآن ہیں۔ تمام کے تمام منہیات قرآن گویا ۲۱ رمضان دس محرم کو باطنیہ کا اسلام کے خلاف اعلان جنگی مشق ہے۔ سب سے ہولناک بات یہ ہے کہ قرآن اور رسول کے مردود شعر جو بھی الف سے ی تک قرآن، محمد اور علی کے خلاف ہیں وہی پڑھتے ہیں۔

میں نے اسلام کو قرآن سے لیا ہے، خود قرآن کو محمد سے لیا ہے۔ آپ کے بعد جس بھی صورت میں مسلمانوں کا جو بھی اولی الامر آیا ہے دخول کلمہ موسیس اراکین مصر میں کلمہ تاریخ بدترین دھوکہ غش علی کے خلاف وجود میں آیا ہے، یہ اشعث بن قیس ہے۔

امام حسین کا قتل یعنی آپ جب مدینہ میں تھے تو آپ کو کوفہ کے دھانے پر قتل کیا گیا۔ آپ یہاں کیوں پہنچے؟ پشت سے قتل کیا یزید سے زیادہ ظالم غشوم شمر وسنان سے زیادہ اشقیاء لوگوں نے ابھی تک ان سوالوں پر پہرا بٹھایا ہوا ہے۔ نہ کسی کو سوال کرنے دیں اور نہ کسی کو جواب دینے دیں۔ دست خیانت کار ظالم خشوم ابتداء سے ابھی بھی ان کے قبضہ میں ہے۔ صرف امام حسین کو یزید کے حکم، عمر بن سعد نے دس محرم الحرام کو قتل کیا تھا۔ یہ ایک صفحہ ہے باقی تمام دشمنان اسلام دشمنان محمد علی کے ساتھ جنایت انتقام میں سے ہے۔ اندازہ لگتا ہے وہ لشکر خوارج کا تسلسل تھے۔

شیعہ اثنا عشری تمام فرقوں میں سب سے زیادہ پیچیدہ اور نا قابل تحلیل

یہ فرقہ اثنا عشری ہے۔ یہ فرقہ چاہے آپ ابتداء سے گنیں یا انتہا سے

کہیں سے اثنا عشری نہیں بنتا ہے تو اس کے مسلمات کیسے بنیں گے؟ ابھی اوپر سے شروع ہیں ۔اس کا ہر زاویہ پیچیدہ، اشکالات وسوالات میں گھرا ہوا ہے۔ مخدوش و مکذوب، متناقض ومتضاد سے پُر بڑے سے بڑے مھندس فلسفی فارابی ابن سینا، ملا صدر، سبزواری کے لئے بھی توضیح وتشریح اسناد بہ دلائل ممکن نہیں ہے ہر ایک زاویہ سے شرم اور خندہ اور انگشت بدندان ہونے کا منظر ہے۔

آئیں خود دیکھیں کہ کلمہ شیعہ مصطلح مذہب میں پہلی بار ۴۰ ہجری میں متعارف ہوا ہے۔ میدان جنگ میں علی کو جنگ بندی پر مجبور کیا گیا، پھر ابو موسیٰ اشعری کو نمائندہ بنانے پر مجبور کیا گیا۔ پھر مسودہ لکھنے کے بعد منسوخ کرنے پر زور دیا۔ جب علی نے انکار کیا تو علی سے توبہ کرنے کا مطالبہ کیا، پھر علی کو کافر قرار دیا، پھر نہروان میں لشکر کشی کی، پھر ابن ملجم کو اپنے گھر میں مہمان بنا کر شیعہ کے موسس دشمن قاتل علی کا میزبان تھا۔

کسی بھی حزب گروہ منتظم کو جاننے کے تین طریقہ ہوتے ہیں۔

۱۔ ایک واضح طریقہ کہ اس کا موسس کیوں؟ کب؟ کیسے بنا؟ اس کے اہداف غایات تاسیس کیا تھے؟

حاضر سے ماضی یا ماضی سے حاضر؟

کس کی سازش سے یہ حالات رونما ہوئے تھے؟ یہ معارض علی تھے جس کیلئے امیر المومنین نے فرمایا ہے حائک ابن حائک منافق ابن کافر! واللہ لقد اسرک الکفر مرۃ والاسلام اخری مرتد بھی دو دفعہ اسلام سے مرتد ہو گیا۔ وہ مقدمہ جیش کا قائد تھا۔ جنگ میں خیانت بڑا جرم ہوتی ہے اس نے دونوں لشکروں کے درمیان حاکم بن کر جنگ بندی پر مجبور کیا اپنی طرف سے نمائندہ ابوموسیٰ اشعری کو قرار دیا۔ جہاں معاہدہ علی اور شیعیان علی کی طرف سے ابوموسیٰ اشعری ہوگا۔ یہ تاریخ آغاز شیعہ، علی کی دشمنی سے آغاز ہوئی

ہے۔ یہ فال بد ہے۔علی نے اپنے خطابات میں فرمایا ایک رعایہ انسان سرکش اطاعت نہ کرنے والوں میں مبتلا ہوگئی۔ بعد میں معاویہ کو چھوڑ کر خود علی سے جنگ کی، امام حسن کو گھر سے اٹھایا پھر ان کی بیعت کی پھر معاویہ سے صلح کرنے پر مجبور کیا پھر انھوں نے امام حسین کو کوفہ بلایا۔علی اولاد علی نے ان پر بھروسہ اعتبار چھوڑ کر خانہ نشینی کو اختیار کی۔امام سجاد نے فرمایا واللہ مدینہ اور مکہ میں ہمیں چاہنے والے بیس آدمی بھی نہیں ہیں۔

پھر نزاری قلعہ الموت حسن صباح نے اپنی اولادوں کو نزار سے منسوب کر کے حکومت کی جس میں نزاریوں کے نام سے حکومت قائم ہوئی۔کیا بزرگ نے دعویٰ الوھیت کی شریعت کو منسوخ قرار دیا۔ دوسرے شخص اسماعیل صفوی نے حکومت عثمانیہ کے خلاف بغاوت کے لئے خود کو پیش کیا جو صوفی سنی قزلباش تھے۔

مذھب اثنا عشری سے انتساب جو قبلہ موصوف نے کیا ہے وہ آپ کسی بڑے اجتماع میں کر کے بتائیں بزور خون ریزی قتل و گشتار نافذ کیں۔اثنا عشری نے جنگ کی یا کروائی بعد میں انھوں نے علی کو قتل کیا۔

تاریخ میں ہے کہ یہ آئمہ کی تعداد آئمہ نے ہی بتائی ہے۔ وہ متنازع اختلاف فیہ ہے اصول کافی میں باب حجت میں تین روایات تعدد آئمہ ۱۱-۱۲-۱۳ آتی ہیں۔لیکن ان تین میں سے کس کو انتخاب کریں گے؟ قبلہ نجفی یا کوئی اور مدافع شیعہ عمائد غلات بتائیں گے؟ پھر بات ہوگی۔لہٰذا دنیائے شیعہ مذھب تو ہے لیکن اثنا عشری کا وجود ہی نہیں تو ان کے مسلمات کیسے ہونگے؟

میں نے اصول دین اور اسلام کا دستور قرآن سے لیا ہے۔قرآن میں اللہ اور رسول اور یوم آخرت پر ایمان لانے کا حکم ہے۔کسی بھی فرد پر محمدؐ کے بعد ایمان لانے کا حکم نہیں ہے۔آپ کے بعد جو بھی مسلمانوں کا سربراہ منتخب

ہوگا اس کی اطاعت کرنی ہے ایمان نہیں لانا ہے۔ خلفائے ثلاثہ فدایان شیدایان اسلام ہیں دنیائے مسلمان ان کو مانتے ہیں لیکن خلافت ریاست کسی فرد خاص خاندان کی وراثت نہیں ہے اور نہ یہ ملک خاص رسول اللہ تھے۔

۲-(کلمہ پر غلاف) بڑھتے گئے خاص کر قبلہ نجفی صاحب کا خود غالیوں کے خلاف متعارف کرنا، حضرات حسنین کا رسول اللہ سے مناظرہ کرنا کہ ہم دونوں افضل ہیں یا آپ؟ قرآن کریم کے مردود شعر کا ورد کرنا، اپنی یاد داشتوں میں اسلامی تاریخ کی جگہ صلیبی تاریخ لکھنا، راجہ ناصر، آقائے ساجد، جعفری اور نجفی الحادیوں سے دوستی ہمیں قابل ہضم نہیں تھی۔

فقیہ غلات پاکستان نے میری تالیفات ونشریات پر جو نقدات پر قدحات چاہے جس غرض اور زاویے سے کی ہیں ان میں سے کوئی بھی قابلِ تردید نہیں ہے۔ لیکن جب میرا یہ مسودہ قدحات پر نقدات آجائیں تو شاید امام عالی بعض کی مخالفت وتردید پیش کریں بطور مثال بعض بزرگان تردید میں لکھتے ہیں۔ غلو حد سے گزرنے کو کہتے ہیں لیکن جہاں غیر محدود ہو وہاں غلو یا بعض کہتے ہیں ہم ان میں سے نہیں ہیں۔ آپ کی نقدات میں مرکزیت زیادہ آپ کی دل آزاری کا سبب ہے۔

خلافت کا حقدار کوئی بھی نہیں ہے اس کلمہ میں بُو خیانت کی سازش آتی ہے۔ کسی چیز کا حقدار ہونے سے امامت نہیں آتی۔ اگر اس کو دی تو برا نہیں کیا کیونکہ حق دار ہونے کا ہر کسی کا اپنا اپنا فارمولا ہوتا ہے جس نے اس کو سنبھالنا ہے اچھی طرح سے چلانا ہے کوئی کسی قسم کا حقدار نہیں بنتا ہے۔ شیعہ مذہب تسلسل خوارج ہونے میں جائے شک وتردید نہیں۔ اقرباء پروری کرنا، کوئی فضیلت امتیاز کسی بھی مقطع تاریخ میں نہیں ملتی۔ حصیصہ فائدہ مذمومۃ طول تاریخ میں رہا ہے قرآن کریم کے سورہ مؤمنون اور سورہ حجرات کی آیت ۱۳

میں آیا ہے کہ نبی کریم نے عرفات کے میدان میں فرمایا ہم اس کو یہاں دفنا کے جاتے ہیں ہم اپنے خاندان کو مسلط نہیں کریں گے۔ ان کو وارث نہیں بنایا دوست نہیں بنایا وہ خلیفہ مسلمین تھے۔ آپ کے ملک کے جتنے سربراہان گزرے۔ دین اسلام و مسلمین کے حوالے سے اسلامی غیرت کے حوالے سے بنی امیہ اور بنی عباس کے فاسد ہونے کے حوالے سے اچھے اور لائق تحسین ہیں کہ ذلیل اعزاز عزیز بنے ہوئے ہیں۔

عمائدین شیعہ غلو کو خود سے نفی کرتے آئے ہیں۔ دوسری صدی میں خطد احیون نے متعلقہ احادیث کی توثیق کی ہے اور ان کا منکر مستحق سزا، قرار دیا ہے۔ یہ غلو سے متعلق علم و عمل میں تفوق رکھتے ہیں لیکن قدیم دین اسلام میں بنیان گزار ترا وتح کنندہ غلو آپ کے مذہب میں ہی موجود رہے ہیں۔ غلو کی تعریف لغت اور اصطلاح دونوں میں یہ ہے کہ انسان مسلمان کے نزدیک مطعون و مردود ہونے کی وجہ سے اس کے داعیین بھی خود کو غیر غالی گردانتے ہیں اس کیلئے ان کو خود غالیوں پر لعنت کرتے دیکھا ہے۔

بعض علماء کے دلوں میں اسلام، قرآن علی وحضرات حسنین کے لئے بغض و عناد عجیب طرح کا رکھتے ہیں انہیں گوارہ نہیں کہ ان کا نام لے لیں۔ اکثر و بیشتر فضائل زبان فضائل میں نقد و بغض بذوات پاک ہے۔

مناقب اور مصائب میں کتب کثیر یا موسوعات بر فضائل امیر المومنین و مصائب امام حسین پر بہت سی کتابیں ملیں گی جو کہ اتنی تعداد میں ہیں کہ کسی اور شخصیت کی سیاسی اجتماعی یا دینی کی نہیں ہونگی۔ یہاں سے انسان متجسس و متلاشی اسباب و وجوہات عوامل کثرت کے بارے میں متحیر و سر و گرداں ہوتا ہے کہ ان دو ہستیوں کے بارے میں کونسی بات یا زاویہ عنصر پایا جاتا ہے؟ کیونکہ صفات و کمال نوابغ کو دنیا میں چند آلائم درپیش ہوتے ہیں جن میں درد و الم، مصائیب، سزائیں، شکست، عمر قید اور آخر میں تخت دار پر لٹکنا

بھی پڑسکتا ہے۔ اگر متلاشی حق حقیقت شناسی چاہیں کہ اس کے کیا اسباب و وجوہات تھیں تو چند جہات سے اس بارے میں تحقیق کر سکتے ہیں۔ یہ فضائل و مناقب جو کتابوں میں ملتے ہیں کیا یہ واقعاً فضائل تھے واقعاً نا قابل برداشت مصائب تھے؟ یا کثرت تکرارِ شور وشرابہ صدا ہے یا محض اکاذیب و افتراء ہے۔

۲- ان دونوں کا انتساب کہ کس گروہ سے تعلق رکھتے تھے وہ اجتماعی عوامی سیاسی حقوقی شخصیات تھیں یا خالص ربانی انسانی مستقیم مزاج مستقیم صراط انحراف ناپذیر ہستی تھے؟

۳- خود فضائل و مصائب اور ان کے مصنفین مؤلفین کی گرائش کو دیکھنا ہوگا۔ کیا یہ مندرجات حقیقت سے مطابقت رکھتے ہیں یا افتراء و کینہ ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ غالب اکثریت مداحاں، ملاقاں اور طلب جاہ و مال و منال کی ہوتی ہے۔ خاص کر شعراء کا تو بالکل اعتبار نہیں، اگر کبھی ان کی بر وقت پذیرائی نہ ہو تو فوراً مذمت کرتے ہیں۔ دنیا میں شعراء کو پذیرائی ملنے کی وجہ ان کی زبان ہوتی ہے تا کہ لوگ ان کے شر سے محفوظ رہیں۔ بعض افراد خواہشمند تملق و مداحی ہوتے ہیں امیر المومنین تعریف، تملق و چاپلوسی کے سخت مخالف تھے۔ علی مہاجر ہیں، علی مکعب رسول اللہ ہیں۔

۱- امام اگر جانشین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تو محمدؐ کی طرف سے منسوب ہوگا اللہ کی طرف سے نہیں ہوگا۔

۲- امامت بالاتر از منصب نبوت ہے تو اس صورت میں علی کو از خود اثبات کرنا ہوگا کہ میں اللہ کی طرف سے مبعوث ہوا ہوں۔

۳- امامت برابر نبوت ہے تب بھی اللہ کی طرف سے کوئی نشانی ہوگی۔

۴- امامت بعد از نبوت ہوگی لیکن ان کا کہنا ہے کہ یہ منصب الٰہی ہے۔ نبی کو اللہ نے ان کے نامزد کرنے کا حکم دیا ہے۔ منصب امامت کی کیا ذمہ داری

ہے؟ امامت کے منصب الٰہی ہونے کی صورت میں منصب ختم نبوت سے متصادم ہے۔

اثنا عشری اور اسماعیلی میں تقابل

دنیا میں دو کلمہ رائج الاستعمال ہیں ایک منفور مکروہ کلمہ ہے سننے والا، انزجار نفرت کرنے سے پہلے بولنے والے شرماتے ہیں۔ واقعیت وجود خارجی رکھتے ہیں گرچہ وہ منفور مبغوض کیوں نہ ہو جیسے شیاطین ابلیس ہے واقعیت خارجی رکھتا ہے دوسرا کلمہ موھومی خیالی ہے، جو واقعیت خارجی نہیں رکھتا ہے ابھی تک اس کے ہونے کی تصدیق نہیں ہوسکی۔ البتہ نہ ہونے کی قوی امید نظر آتی ہے۔

جیسے عنقاء اسماعیلی اور اثنا عشری ان جیسے ہیں اسماعیلی اپنے مجہول النسب والحسب محمد و قرآن فدائیان سابقین سے ام المومنین سے بغض عناد اور متشدد رویہ رکھتے ہیں۔ بار بار دعویٰ الوہیت کرتے ہیں۔ چنانچہ چند یں بار الوھیت کا دعوی کیا، مصر میں حاکم با امر اللہ نے قلعہ موت میں کیا، آغا خان نے کیا ہے، ابھی تک ان کا الحاد جاری ہے۔ حاکم بامر اللہ نے دعوائے الوھیت کیا تو اس کی بہن نے اس کو قتل کروا دیا۔ اپنی شقاوت وقساوت وزندقیت کفر والحاد، بار بار دعوی الوہیت وغیر دنیا میں مبغوض ہوگیا ہے۔ ہر کوئی اپنا تعارف اسماعیلی کرانے سے کتراتا ہے۔ چنانچہ آغا خان جب ہندوستان آتا ہے تو لوگوں کو اسماعیلیت کی طرف دعوت نہیں دے سکتا تھا۔ ان کا دعوی ہے کہ ہم امامت کے مستحق ہیں، اس لئے اس کو قبول کریں۔ وہ دعویٰ الوہیت، تنسیخ احلال حرام والحرام الحلال کرتا تھا۔ اسلام کا نام لیتا تھا ایران کے صفوی خاندان اسماعیلی تھے قزلباشی تھے لیکن وہ جب بادشاہ بن گیا تو خود کو اسماعیلی نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ منفور رہے۔ لہٰذا اپنا تعارف اثنا عشری

سے کیا۔ اسماعیلی ہی موجود خارجیت رکھتے ہیں۔ سفیر روم نے ان سے پوچھا یہ مذہب جسے آپ نے نیا اختراع کیا ہے لوگ نہیں مانتے۔ مثل شیاطین لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں لیکن اثنا عشری کا کوئی وجود ہی نہیں۔ خود اسماعیلی شرماتے ہیں لیکن علماء بلتستان نہیں شرماتے۔

ایسا ہی کلیہ مذاہب، قبح اسماعیلیت کے لئے ہے۔ کیونکہ ان کی دشمنی، عداوت اور بغض رسول اللہ سے ہے۔ یہ خلفائے راشدین اور ام المومنین عائشہ سے شدید حسد و کینہ رکھتے ہیں۔ اس وقت لبنان، مصر، ایران فرانس میں مدعی الوہیت تنسیخ شریعت والے موجود ہیں لہٰذا عامہ الناس ان کے نام سے کراہت رکھتے ہیں۔ ہمارے بلتستان کے علماء عمائدین مومنین ان سادات کیلئے دعا گو ہیں لیکن وجود خارجی رکھتے ہیں اس لئے کوئی ان سے انتساب نہیں کرتا۔ کیونکہ ضد ادیان، قلب ادیان وجود میں آیا ہے۔ دوسرا یہ کہ ان کا مذاہب وھمی اور تصوراتی ہے۔ کوئی ان کے بارہ امام کو ابتداء سے شروع کرے یا انتہاء تک، پورے نہیں ہونگے۔ اثنا عشری سوائے دو باتوں کے نہیں ملیں گے۔ ہمارے فقیہ غلات نجفی مثل شاہ اسماعیل صفوی اپنے آپ کو اثنا عشری سے انتساب کر کے تمام خیشات اسماعیلی کو اثنا عشری والوں کے کھاتے میں ڈالتے ہیں۔ نظام کائنات کو درھم برھم، سمع و بصر دونوں کو لغو کر کے انتہائی بد دیانت طریقے سے عوام میں اسماعیلیت کو فروغ دیتے ہیں۔

اقنوم امامت

اقنوم امامت یعنی نا قابل توضیح، تبیین فقدان و بحران اقامہ براھین کا سامنا رہتا ہے۔ دنیا دار تزاحم تعارک تدافع تمانع ہیں۔ جھگڑا، فساد انسانوں میں چاروں فصل میں دوام رہتا ہے۔ ایک دن کے لئے منقطع نہیں

ہوگا اس لیے جامعہ منفصل چھوٹا ہو یا بڑا اہل دین و دیانت والے مخلوط از دین و بے دین منافقین والے، خالص اسلام یا مخالف ہوں ایک قدرت وسیع و عریض کے تحت ان پر مسلط ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ جب خوارج نے ﴿**لا حكمَ إلا لله**﴾ کا نعرہ بلند کیا امیر المومنین نے فرمایا ﴿**وَ إِنَّهُ لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ أَمِيرٍ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ**﴾ یہاں صرف دعویٰ کافی نہیں ہے بلکہ اپنے دعویٰ کو دلائل و براہین سے ثابت کرنا ہوگا، کوئی سند دینا ہوگی جو شہریوں کو قانع و مطمئن کر سکے۔

ہر چیز کے پہلے مرحلے میں الفاظ بیان کرنا ہونگے۔ سلطان صدر، وزیر اعظم، امام، نبی، اولی الامر ہر ایک کا اپنا انتساب بیان کرنا ضروری ہے۔ تمام انسان جہاں کہیں ہوں، مکان و زمان کے حوالے سے نیاز اولی الامر رہتے ہیں۔ لیکن وہ کن صفات کا حامل ہونا چاہیے؟ یقیناً معاشرے میں دستیاب ہونا چاہیے قیادت و رہبری کرنے کی صلاحیت ہو اور لوگوں کی نظر میں منفور نہ ہو۔ حریص و گذشتہ اقتدار والا نہ ہو تا کہ منتخب اولی الامر مستبد نہ ہو۔ دوسرے مرحلے میں اس کا اثبات ہے کہ اگر منصب عوامی ہے تو عوام انتخاب کرتے ہیں، جیسے سربراہان مملکت ہیں، جیسے ملک کے سربراہ صوبوں کے گورنر کا انتخاب کرتے ہیں۔ اگر منصب الٰہی ہے تو اللہ کی طرف سے منصوب ہونے کا واضح ثبوت دینا ہوتا ہے۔ موسیٰ نے فرعون و فرعونیوں سے کہا کہ ہم اللہ کی طرف سے آئے ہیں فرعون نے جواب دیا، ثبوت دیں گے؟ اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعویٰ کیا ہم اللہ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں۔

اللہ سبحانہ کی بھی اطاعت کرنی ہے، تو بندہ کہے گا ہم آپ کی کیوں اطاعت کریں ہم آزاد ہیں۔ اگر ہم تیری اطاعت نہیں کریں گے تو آپ کیا کریں گے؟ اللہ فرماتا ہے کہ ہماری اطاعت نہ کرنے والوں کیلئے عقوبت

خانے بنائے ہیں ان کے دونام ہیں جہنم اور جحیم۔

بندہ کہے، ہم نہیں جائینگے۔آپ کیا کر سکتے ہیں؟ فرماتے ہیں تمہارے پاس جہنم نہ جانے کی قدرت ہے تو نہ جاؤ لیکن پہلے تجربہ کرو۔ابھی ہاتھ دل پر لگاؤ کیا ڈھڑکن روک سکتے ہیں؟ شریان میں خون کی روانی روک سکتے ہیں؟ ابھی یہاں تمہارے اوپر ۷۵ فیصد مکمل حکومت ہے اگر قدرت رکھتے ہو ۷۵ فیصد میں سے کچھ علاقے کو آزاد کروالو۔عدم نبی کریم، اولی الامر مسلمین ہوتا ہے جسے مہاجرین وانصار منتخب کرتے ہیں۔اس کیلئے لمبی چوڑی اوصاف و شرائط نہیں ہوتی ہیں۔ایک جگہ نبی کریم نے ابوسفیان کو بنایا اور ایک دفعہ عمرو بن عاص کو بنایا۔آپ کے منصب کا سلسلہ نسب باطنیہ کو جاتا ہے باطنیہ دل میں محمدؐ، علی، حضرات حسنین اسلام و مسلمین کیلئے برے عزائم برے منوایات رکھتے ہیں۔اللہ خود ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔کڑے علوم اولین و آخرین کے حامل ہیں جس کے رسول اللہ حامل نہیں ہیں۔عصمت کبریٰ جو کسی رسول اللہ کو نہیں ملی لیکن سنت منافقین پر چلنے والے کہتے ہیں اولی الامر یا امام معصوم ہونا چاہیے۔ یہ دلیل دینی ہوتی ہے اس لئے فساد پھیلاتے ہیں۔

یہاں ایک بڑا اشتباہ ایک بڑی شخصیت سے ہوتا ہے جس کا ذکر ضروری ہے۔ بقول آقائے سبحانی امامت منصوص من اللہ ختم نبوت سے متصادم نہیں ہے کیونکہ تنصیص امامت نبی کریم کی حیات میں ہوئی ہے جس وقت نبوت ختم نہیں ہوئی تھی۔کہاں تصادم ہے؟ آپ نے وفات پیغمبر اکرم کو ختم نبوت قرار دیا ہے جبکہ ختم نبوت یہ ہے کہ آپ کی نبوت کے بعد طول و عرض دونوں میں کوئی سفارت الٰہی نہیں ہوگا۔

علی شرف الدین شیعہ مذہب کے مسلمات کو نہیں مانتے ہیں ان میں سے خصوصی طور پر ان احادیث کو نہیں مانتے جو کل سرمایہ خطباء، علماء و

ذاکرین ہیں۔ جس طرح قبلہ کو اپنی بے اساس تاریخ، سیاہ غدر و بے وفا اپنے اماموں سے خیانت کار لشکر معاویہ، عبیداللہ سے بدتر اپنے اماموں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جانے والے مذہب سے دفاع میں مجھے انتہائی تحقیری، تذلیلی انداز میں دفاع کیا تھا، مجھے بھی اپنا حق استعمال کرنا ہوگا۔ جن نکات کو قبلہ موصوف نے اٹھایا ہے ترتیب سے اٹھاؤں گا۔ قبلہ محترم کی مجھ پر تنقید کا کل سرمایہ غلات مردہ، الوھیت و ربوبیت علی ابن ابی طالب کے داعیان امثال حر عاملی صاحب، وسائل شیعہ مستدرک وسائل، صاحب فصل خطاب، تحریف قرآن پر پہلی ضخیم کتاب لکھنے والے تفسیر علی ابن ابراھیم قمی غالی نے اپنے والد جاھل اور ابن عقدہ لعنتی بخلفاء اسلام کے مرسلات، مقطوعات، ضعیفات، موضوعات سے استناد کیا ہے۔ ان کتابوں کے مندرجات اکثر علماء من لدن آقائے بروجردی مشاہد نا قابل اعتبار، نا قابلِ توثیق گردانتے ہیں۔ درج بالا مذکور کتب میں سے ایک ایک مندرج کو تحریر کرنا ممکن نہیں ہے لیکن یہاں مجموعی طور پر دو نکتے بیان کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

۱- نبی کریم نے اپنی حیات میں اپنے کلام کلمات کو لکھنے سے منع فرمایا تھا اگر کسی نے لکھا ہے تو وہ حکم سرقت رکھتا ہے، قابل عمل نہیں۔

۲۔ آخری دور میں احادیث ہیں، صحیح و غلط میں تمیز کرنے والے علماء اھل سنت اور شیعہ نے ہزاروں کی تعداد میں احادیث ضعیف اور نا قابل عمل گردانی ہیں۔ آقائے خوئی کے شاگرد حاجیان صدوق اور طوسی کی کتابوں کو ضعیف و نا قابل عمل گردانا ہے۔ اما کلینی کے کافی کے مندرجات سے دو تہائی مجلسی نے رد کی ہیں۔ یہ ہے احادیث کا حشر۔ اگر مزید توضیح چاہتے ہیں تو ایک ضخیم کتاب پیش کروں گا اگر اجازت ہو؟.

۳- تمام احادیث تیسری صدی کے آغاز میں مراکز اسلامی سے دور خراسان

میں چوری چھپے جمع کی ہیں۔

دین و مذاھب فی زمانہ باتفاق مذاہب کہ وہ اس وقت عالمی کفر والحاد کے ہاتھوں پس رہے ہیں، ان مذاہب میں کسی کی عزت احترام نہیں ہے۔ ان سب کی حیثیت کیڑے مکوڑوں اور چیونٹیوں جیسی ہے۔ دنیا میں ہنود و یہود، صلیبیوں اور مجوسیوں، کمیونسٹوں، الحادیوں کو اپنے اقل قلیل مذاہب کا احساس ہے۔ یہاں سوال اٹھتا ہے ایسا کیوں ہے؟ اس کا سرا کہاں تک جاتا ہے؟ ممکن ہے اسباب ظاہری غیر حقیقی لفاظی ہوں۔ بعض اس کا سبب خود مذاہب کو دیتے ہیں کہ وہ آپس میں جھگڑا فتنہ فساد کرتے رہتے ہیں۔ مجد و عظمت رفتہ کو بازیاب کرنے کے لئے مذاھب کو متحد ہونا چاہتے ہیں۔

مذاہب اپنے اندر خبث، خیانت، عذر نفاق ہر ایک کفر والحاد سے اتفاق ہے ناممکن ہے۔ حالات ضرب ملکعبین میں ہیں کیونکہ خلیات تکوینی دین سے منہ موڑنے کے لئے وجود میں آئی ہیں۔ دین میں تعدد ناممکن ہے جبکہ مذاھب کے عناصر اجزاء متفرقات میں تکوین پاتے ہیں۔ دونوں کے مآخذ ومصادر اصول وفروع ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ دونوں کے موجد تاریخ تکوین دونوں کے غرض و غایت ایک دوسرے کے خلاف ضد میں ہیں۔ آئیں دین و مذاھب کے فرق، غرض و غایت کو دیکھتے ہیں پہلے دین خالق، رازق، مالک کی مملکت کی طرف سے آیا ہے ﴿**ان الـدین عند الله الاسلام**﴾ سورہ العمران: ۱۹ دین کی اساس اللہ خالق و مالک رازق ہے۔ واسطہ انبیاء توجہ عمل قرآن، دار دنیا و آخرت دار جزاء آخرت من لدن آدم سے فناء تک دنیا ایک ہے۔ دین انبیاء ساختہ نہیں۔ انبیاء پیغام رساں ہیں۔

باطنیہ کی شاخات جو بعد میں شیعہ سنی گروہوں کے نام سے وجود میں آئی ہیں۔ ان کے لوح عمل پہلے مرحلے میں ابوحنیفہ، مالک بن انس، محمد بن ادریس اور احمد ابن حنبل اسی طرح پہلی دفعہ امپراطور اسلامی کو پانچ اقلیم میں

تقسیم کیا گیا ہے، ان میں صادر احکام، نص آیات حکم طاغوت ہیں۔ جبکہ مذاھب کی ولو اھل البیت پاک طینت دوحہ نبوت سے ہی کیوں نہ ہو، مہاجر وانصار پاک طینت وسیرت سے ہی کیوں نہ ہو، مذہب حسن وحسین مذھب جعفر صادق مذھب ابوبکر، عمر ابن خطاب، عثمان ذوالنورین، عمار یاسر حتی خود رسول اللہ سے منسوب کیوں نہ ہو طاغوت، ضد اسلام ومحمد قرآن ہوگا۔ جبکہ حقیقت اور واقعیت خط درشت میں ملے گی۔ مذاھب کے بانیان مجھول الانساب والا حساب از معتزلہ اشعری سب مجھول و فاسد سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے دلائل ایکائی نہیں دھائی نہیں بلکہ سینکڑوں میں ملتے ہیں۔ مذاہبِ کی برگشت ابلیس لعین کو جاتی ہے کیونکہ مذاھب کا طریقہ واردات ابلیس سے ملتا ہے۔ جہاں اس نے اللہ سے کہا تھا سورہ اعراف آیت: ۱۶-۱۷ مذاھب عامہ چاہیے مسلمین سے تعلق رکھتا ہو یا وسیع تر تمام ادیان سے وحدت کریں؟ چنانچہ اس کے منادی ہمیشہ امریکا برطانیہ کے داعی ہیں اتحاد لیکن اسلام اور مذھب میں اتحاد ناممکن ہے، امکان پذیر نہیں کیونکہ یہ جمع نفی واثبات ہے۔

یوم ظالم اشد من یوم المظلوم

اگر مظلومین کیلئے ظالموں سے انصاف ملنے کا کوئی دن نہ ہوتا تو اس دنیا میں اشرف المخلوق کا تصور گویا ہذیان ہوتا، ایمان باللہ، ایمان بآخرت ،تصور دینی ساختہ مفاد پرستان یا تسلی غرباء مساکن ہونا فطری ہے یا مارکسیسی ہے؟ جیسا کہ مارکسین نے کہا الدین افیون شعوب کفر افیان شعوب کے بعد عدالت گاہ تنہا باہر والوں کیلئے نہیں بلکہ عزیز واقارب' مظلومین از ظالمین سب کیلئے قائم ہوگی۔ ایک بڑے خاندان کی لڑکی کے کسی گھر سے سرقت کرنے کے ثبوت ثابت ہونے پر لڑکی والوں نے اسامہ بن زید کو نبی کریم

کے پاس سفارش کیلئے بھیجا تو نبی کریم نے فرمایا سابقہ قومیں اس لئے نابود ہوئیں، جہاں ضعیف کمزوروں کو انصاف نہیں ملتا تھا۔ ملک عزیز پاکستان ہر لحاظ سے سقوط وزوال کی طرف جا رہا ہے، جہاں غریب، مسکین، مظلوم مر رہے ہیں۔ ظالم ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل جاتا ہے۔ لہذا اللہ سبحانہ نے سنت تدافع کے تحت کچھ ظالمین کو دوسرے ظالمین سے انتقام لینے کا موقع دیا ہے، بیچ میں صرف کوئی ادارہ یا حاکم ہے۔ اس فارمولے میں کون ثابت قدم رہے، کس نے بے وفائی غداری کی؟ کسی نے کوئی تحلیل نہیں کی ہے دوستی کا پتا حالت عزت و رفاہیت آرام وسکون عزت میں نہیں ہوتا۔ جب انسان پر مصیبت آن پڑتی ہے تو اس وقت پتا چلتا ہے کہ کون دوست ہے اور کون دشمن ہے؟ علی پر کڑا امتحان اور آزمائش میں دوستوں کی ضرورت اس وقت محسوس ہوئی جب علی نے منصب خلافت سنبھالا۔ اس کے بعد اُس دن سے لوگ علی سے کٹنا شروع ہو گئے علی نے کسی فرد سے، کسی شخص سے دوستی کی ہو تاریخ میں کوئی ذکر نہیں آیا۔ علی کے لئے امت اسلام میں سب ایک جیسے تھے۔ علی اسلام سے دوستی رکھتے تھے۔ حب علی حب اللہ حب علی حب رسول اللہ تھے۔ اسلام کی بقاء کے لئے علی نے پیغمبر اکرم کی حیات میں پیغمبر اکرم کی وفات کے بعد بھی ہر جگہ علی فانی فی اللہ جن شخصیات کو علی کا دوست کہتے ہیں سلمان، ابوذر، مقداد، عمار یاسر اور زبیر یہ سب خلفاء کے ساتھ تھے۔ علی کے منہ سے خلفاء کے بارے میں کسی طرح کے نازیبا کلمات تاریخ میں نہیں ملتے ہیں۔ جو کچھ علی کے بارے میں ظلم و زیادتی گھڑی گئی ہیں اس کا حشیش برابر بھی کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یہ سب اکاذیب افتراء ہے شیعہ راوی شناسوں نے بھی بے اعتبار گردانا ہے۔ جبکہ سلیم بن قیس ہلالی وہ شخص ہے جس کی ابھی تک روات شناسوں نے توثیق نہیں کی۔ ذمہ دار ابوبکر و عمر کو گردانا جاتا ہے یہ کذب صریح ہے کسی قسم کی سند

حشیش برابر بھی نہیں ہے۔ سقیفہ میں لوگوں کو ابا بکر نے نہیں بلایا، عمر نے نہیں بلایا، اور وہاں جا کے انھوں نے یہ نہیں کہا کہ میں تاریخ پارلیمانی میں گذشتہ و آئندہ واحد عمر ہوں۔ میں اس کا حقدار ہوں، نہیں کہا ہے کہ سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہوں مشکلات مصیبتوں میں، میں نے ساتھ دیا۔ جھوٹ ہے، فدک جھوٹ ہے پتا نہیں کب بنا ہے۔ جس وقت علی محتاج مند ناصر و یار تھے تو علی کے لشکر میں علی کے مخالف بیٹھے ہوئے تھے۔ جمل میں جنگ کو علی کے لشکر نے افروختہ کیا۔ تاریخ تاسیسی شیعہ صفین میں وجود میں آئی ہے۔ جب کہ صفین میں حضرت علی فتح و کامیابی چوم رہے تھے اور معاویہ کا پرچم لپٹنے والا تھا تو معاویہ نے عمرو عاص کی تجویز پر قرآن بلند کیا۔ اور کہا کہ ہم قرآن پر فیصلہ چاہتے ہیں، قرآن کی صدائیں لگائیں۔ یہ صدائیں لشکر علی کی طرف سے بلند ہوئی ہیں تو علی سے پہلے معاویہ کو تسلیم کرنے والے علی ہی کے لشکر سے چار ہزار لشکر معہ قائدین نے قرآن کریم کی تلاوت کرنا شروع کی۔ انھوں نے ابو موسیٰ اشعری کو نمائندہ بنانے کے لئے زبردستی مقرر کروایا۔ وہ علی کے خلاف تھے، نہروان میں علی کے شیعہ تھے، قاتل امیر المومنین خوارج تھا، امام حسن کو شیعہ ہی اقتدار پر لائے۔ میدان میں شکست بھی شیعوں نے دی۔ امام حسین کو کوفہ میں شیعوں نے بلایا جب امام حسین کوفہ کے کنارے پر پہنچے تو امام حسین کو چھوڑ کر عبید اللہ کے لشکر میں شامل ہو گئے۔ یہ تو عملی تاریخ ہے اب آپ علی کے فرمان دیکھیں کہ ان کی شکست کو ان کے وفادار پیش کرتے ہیں یا ان کی بے وفائی غداری کا ذکر کرتے ہیں؟ علی نے ان دوستوں کے بیچ میں پڑنے سے بہتر تمنائے موت کی ہے۔

شیعیان علی اور دوستان علی نہ ہونے کے بلکہ دشمنان علی باغیان طغیان منکران علی ہونے کے شواہد کثیرہ ملتے ہیں۔ علی کے فضائل میں جو کچھ لکھا ہے

وہ تمام کا تمام دین اسلام کے خلاف پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منع کردہ تدوین احادیث سے استناد ہے۔ جو شخص کسی کے فضائل میں نا قابل اثبات نقل کرے گا تو وہ اس کا دوست نہیں ہوگا بلکہ وہ اس کا دشمن ہوگا۔ علی ایک موجود واقعی ہیں جو خارجی تاریخ نہیں بن سکتے۔ بلکہ علی کا وجود ایک افسانوی ہوگا کیونکہ علی ایک شخصیت ہیں۔ مشکوک علی کو کبھی موجود قدیم القدم، کبھی نور، کبھی محمد کے ساتھ، کبھی نبی کبھی اللہ نے بنایا ہے یہ ایک مرد متشتت متفرق علی ہوگا۔ یہ پہلی دلیل ہے کہ وہ اس علی کا دشمن ہے جس طرح خلفائے راشدین کے دشمن ہیں۔ اسی طرح علی کے بھی دشمن ہیں انداز طریقہ دشمنی ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

۲۔ کسی بھی شخص ہندو، مسیحی یا سکھ سے لے کر حسینی جاہل عالم سے سوال کریں کہ اسلام کی کیا تعریف ہے اسلام کی کیا خوبی ہے اسلام کو کس نے بنایا ہے؟ پتا چلے گا کہ پوری تاریخ بشریت میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن نسب اسلام میں کوئی اختلاف نہیں ملے گا۔ اسلام کا نسب قرآن کریم سے ملتا ہے، قرآن کا نسب لوح محفوظ سے ملتا ہے۔ لیکن مذاہب جس کا پوچھیں سنیوں کا بانی کون ہے؟ بریلوی کا بانی کون ہے؟ وہابی کو کس نے بنایا ہے جواب مثبت پر اکتفاء ہوگا یا کسی فاسد انسان کا نام لیں گے۔ جسے قرآن سننا بھی گوارا نہیں جونہی نام سنتا ہے عمری یا قرآنیون کہتا ہے۔ قرآن سے انکار محمد سے انکار اور محمد سے انکار قرآن کا انکار ہے لیکن جن کا رشتہ باطنیہ سے ملتا ہے وہ دونوں فدائیوں کی سعی پیہم کرتا ہے۔ کتب قرآن رکھنے والے تمام بالاتفاق یا بالنفاق کسی نہ کسی زاویئے سے اس کتاب کو کتاب ناقص، گنگ، مجمل کہہ کر اہانت جسارت کرتے ہیں تو نقلی کتاب کا تعارف کرواتے ہیں لہٰذا قرآن سے عداوت، نفرت وکراہت واضح وروشن ہے۔ ڈھکی چھپی بات نہیں قرآن سے دشمنی میں کثرت سے لوگ پائے جاتے ہیں۔

۳۔اسلام لانے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔
۴۔قرآن کریم میں دین، اسلام قبول کرنے والوں کی تعریف میں سابقین اسلام، سابقین ہجرت، سابقین جہاد، سابقین بذل اموال شامل ہیں۔ان سابقین کو انتہائی حد تک حقد وکراھت، نفرت وعداوت کے انداز میں یاد کرتے ہیں حالانکہ انھوں نے کوئی جرم جنایت یا غلطی کوتاہی کسی کے ساتھ نہیں کی ہے۔
۵۔قرآن کے مطابق دعوت اسلام کا آغاز سورہ شعراء ۲۱۴ ''وانذر عشیرتک الاقربین، سے شروع ہوا جہاں پیغمبر نے کوہ ابوقبیس پر چڑھ کر تمام قبائل وعشائر قریش ہر ایک کا نام لیکر بلایا۔جو حیات ہے صرف یہی ہے دنیا کے بعد والی حیات اہل دوام کی ہے۔وہ دردناک ہوگی کوئی فریادرس نہیں ہوگا۔ لہٰذا تمام تنظیموں سے لاتعلق اور اعلان برات کرتے ہوئے جارہا ہوں چونکہ ان کے عزائم میرے لیے چشم دید اور ان کا ادراک یقینی تھا۔

غدیر وعاشورہ اسلام کے خلاف مشقیں

غدیر حج کے سفر سے واپسی پر جہاں حضرت علی اور آپ کے ساتھ یمن میں جانے والے لشکر کے درمیان تنازعات تھے، اس اختلاف کو ختم کرنے کے لئے مکہ سے باہر آپ نے سب کو بلا کر اس مسئلے کو اٹھایا۔غدیر حج سے واپسی پر آپ نے علی اور لشکر کے درمیان تنازع حل فرمایا۔پیغمبر وفات پا گئے، کسی نے امیر المومنین کے جانشین ہونے کا کوئی ذکر تک نہیں کیا حتیٰ کہ منافقین فتنہ پروران نے بھی کوئی نہ تعریف کی نہ مذمت کی نہ اتفاق کیا نہ مخالفت کی۔اگر کوئی حادثہ یا واقعہ پیش آیا تھا تو اس کی اہمیت کی بات کسی نے بھی نہیں کی کسی نے بھی غدیر کا ذکر نہیں کیا یہاں تک تین سو باون ھ کو آل بویہ نے ڈاکہ مارا جھوٹ کی بھرمار کردی۔عصر معاصر میں شیعہ غالی متعصب

وکیل مدافع بدعات آقای سید علی میلانی نے تحقیق فی نفی التحریف میں لکھا ہے۔

خطبہ غدیر بے سند، مرسلات اور قابل اعتبار نہیں ہے اس طرح سے دنیا کو دھوکا دیا۔ پتہ چلتا ہے کہ پیغمبر سے کس حد تک دشمنی رکھتے ہیں۔ نبی کریم کو ہر موڑ پر ناکامی مخالفت اور مزاحمت کا سامنا تھا۔ اسلام سے کس حد تک دشمنی رکھتے ہیں خود علی سے بھی دل میں دشمنی رکھتے ہیں اور آج بھی زبان پر اور اپنے عمل میں اسلام سے دفاع کی بات نہیں کرتے۔ کوئی محقق، مورخ تجزیہ نگار، تحلیل نہیں۔ مسیحی ھندو کو بھی لا کر شعر و شاعری کرواتے ہیں۔ تو ان کے دل اسلام مخالف، اسلام سے کدورت اور میل کچیل نظر آتا ہے۔ اپنے علماء کو اعتراف کرنا پڑا، بڑے بڑے علماء پائے کے علماء نے اعتراف کیا ہے کہ ہمارے پاس امیر المومنین کی منصوصیت پر کوئی دلیل نہیں ہے حتیٰ کہ غدیر کے بارے میں بھی اقرار کیا کہ یہاں علی کی خلافت کا کوئی ذکر نہیں ہوا ہے۔

غدیر اور عاشورہ تاریخ اسلام میں دو دن ہیں۔ ان دو دنوں میں تنسیخ شریعت والے اسلام کے اصول و مبانی کے خلاف تہدید آمیز مشقیں کی جاتی ہیں۔ غدیر خم وہ مقام ہے جہاں رسول اللہ مکہ سے باہر نکلے اور مدینہ کی طرف رخ موڑنے ہوئے چند لمحے ٹھہرے۔ حضرت علی اور لشکر کے درمیان گفتگو کی، کیا کہا؟ یہ معلوم نہیں۔ باہر کے لوگوں نے اسے اہمیت نہیں دی۔

آیات احزان کی ترویج سے مذاہب زندہ ہیں، ان کے بعد حکومتوں کو سکون ہے۔ یکم شوال یا دس ذوالحجہ اسلام نہیں بلکہ مذہب کی نشانیاں کہہ سکتے ہیں۔ اسلامی نہیں تو مذہبی کیسے ہوتا ہے؟ ہاں اسلام کیلئے کسی بھی فعل کو انجام دینے کیلئے اسناد آیات قرآن، سیرت قطعی رسول اللہ چاہیے۔ جب کہ مذاہب کیلئے ٹوٹے پھوٹے حشائش بوسیدہ ہڈی بھی کافی ہے۔ مذاہب کی جنت یہیں پر ختم ہوتی ہے۔ مذاہب بڑی کراہت سے قیامت کا نام لیتے ہیں۔

انہوں نے قبر میں سوال جواب کیلئے منکر نکیر بنا رکھے ہیں، یہ قیامت سے انکار کیلئے بنائے ہیں۔ ایک دن آگے بلایا ہے ان کے مفادات اسی دنیا سے وابستہ ہیں۔ حکومت بھی واضح ہے کسی کو سال دو سال کسی کو سال بھی پورا کرنے، کسی کو ایک سال بھی پورا نہ ہونے کا خوف ہے ان کے دل تنگ ہیں۔ روزہ کھولنا حکم آیت کے تحت ہے صم الرؤیۃً وافطر الرؤیۃً چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اس میں کسی خوشی کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ ورثہ شہنشاہان ایرانی و فارس ہے نوروز کے بدلے دھوکہ دینے کیلئے کہ تم اس دن کو مانو، اس کیلئے احادیث جعل کی ہیں۔ یہ کوئی خوشی کا دن ہے نہ مصیبت کا دن ہے۔ اللہ کے حکم پر روزہ رکھا، حکم اللہ پر روزہ ختم ہو گیا نہ اس دن میں کوئی نماز پڑھنی ہے نہ کوئی دعا ہے نہ کوئی نیا کھانا ہے۔ خالص من گھڑت عید ہے۔ اسی طرح دس ذی الحجہ کا دن ہے۔ اس میں کوئی تعجب کی، خوشی کی کوئی بات نہیں ہے۔ اکیس رمضان دس محرم اور حزن کی باتیں، اس دن میں کوئی حزن نہیں ہے۔ مجلس میں جھوٹ پر روتے ہیں جبکہ باہر لوگ ہنستے ہیں۔ رونے کا کوئی حکم نہ تو شریعت میں ہے نہ قرآن میں ہے اور نہ سیرت رسول میں۔ یہ بھی دکان مذاہب ہیں۔ مذاہب اور حکومت کے درمیان معاہدہ ہے کہ یہ ہمارے لئے کرو ایسا ہم آپ کیلئے کریں گے۔ لہٰذا یہ دونوں ہمیشہ بد بختی ہی رہتے ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں ان کے لئے کبھی محبت پیدا نہیں ہوئی، بلکہ دن بدن مذاہب سے نفرت بڑھتی جا رہی ہے۔ کیونکہ اس میں آیت کی بو تک نہیں ہے رسول اللہ کا ذکر تک نہیں ہے ان دونوں نے ڈاکہ کے ذریعے قبضہ کیا ہے۔ ڈاکہ کوئی چیز کہیں پڑی ہوئی مل جاتی ہے اس کو اٹھا کر شور شرابہ کرتے ہیں۔ اسلام میں سالگرہ نہیں، برسی نہیں، ولادت نہیں، کوئی چیز نہیں ہے۔ دین اسلام خالص فطری تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ ایسا صرف اس لیئے کیا ہے کہ بچوں کو، خواتین کو مردوں پر سوار کر کے بوجھ بنا

دیں، یہ ابلیس کی چال اور اس کی طرف سے تحفہ ہے۔ ابلیس سے نجات کے خواہاں کو چاہیے کہ ان ابلیسی مراسم سے نجات حاصل کریں۔
صاحبان علم ودانش عقل وخرد پہلے مرحلے میں۔
ا۔ کلام کلمہ تلفظ ومعنی کو اہل لغت سے پوچھتے ہیں یا خود دیکھتے ہیں۔
دوسرے مرحلے میں یہاں اس حادثہ کے اسباب کیا ہیں؟ دروغ گوئی حافظہ نہ دارد سورہ مائدہ آیت:۳ نوذی الحجہ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ اٹھارہ ذی الحجہ کو جاکر اعلان ہوا۔ مذہب والوں کی طرف کوئی مستند کتاب میں نہ دکھا سکا۔ تمام شعراء غاوٌن، رشوت خور، شراب خوردہ بریانی سے خلافت ثابت کرتے ہیں۔
۳۔ تیسرے مرحلے میں دین ودیانت کے حوالے سے اپنی ذمہ داری پوچھتے ہیں۔ اسی چوتھے مرحلے میں امة اسلامیہ دنیا کے ملل واقوام ادیان سے بالکل مختلف نظر آتی ہے۔ دنیا میں ملّتیں ایسے مواقع پر اشخاص جاہل ونادان پڑھے لکھے یا اہل علم ودین سے پوچھتی ہیں کہ ہمارے اوپر کوئی ذمہ داری بنتی ہے؟ جب کہ وہ نفی اثبات میں جواب دیتے ہیں۔ لیکن امة مسلمہ کی بدقسمتی کہ ان کے علماء ہمیشہ جاہل بے دینوں کی خواہشات پر پورا اترتے ہیں۔ جاہل جو کہتا ہے ایک جاہل محض ہوتا ہے فاقد الایمان والعمل ہوتا ہے لاابال واوباش ہوتا ہے۔ چنانچہ عراق میں بعض نے آقای محمد حسین کاشف الغطاء سے پوچھا کہ عزاداری کے بارے میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ یہ دوسرے مجتہدین کی نسبت صاحب فکر سیاست تھے یا انہوں نے فقہ ابوحنیفہ تکرار سے پڑھایا ہو یا شاید کچھ مدت صاحب اسرار الشہادة کے شاگرد رہے ہوں۔ اگر قرآن کریم، سیرت محمد اور اصول شریعت دیکھیں تو کسی بھی حوالے سے جواز نہیں بنتا۔ غرض کسی بھی مسئلہ میں حق فتویٰ صرف اللہ کو ہی حاصل ہے۔ آدم صفی اللہ سے لے کر خاتم الانبیاء تک لوگ دنیا سے گئے۔ آدم کے ایک بیٹے

قابیل نے ہابیل کو مارا تورات زبور انجیل قرآن میں کسی کے مرنے یا قتل ہونے پر سوائے تکفین اور کچھ نہیں کیا گیا۔

کیونکہ میں فضیلت علم کا قائل ہی نہیں ہوں اس لیے میری اپنی جہالت استحقاری عارضی ہے۔ کسی چیز کی قدر و قیمت اس کے عوائد، فوائد سے ہوتی ہے اس لیے چونکہ میرے پاس علم نہیں ہے۔ علم میں فضیلت کا قائل ہوں، فضیلتِ علم کا قائل نہیں ہوں۔ جو بھی ہو ہمارا وسیلے اور ذرائع سے رابطہ ہوتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ ہم دوا سے ٹھیک ہونے کی بجائے ڈاکٹر کے ہاتھ کو چوم کر ٹھیک ہو جائیں۔ علم، وسیلہ اور ذریعہ روزگار ہوتا ہے مانند چمچ ہے۔ چمچ کی اپنی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ چمچہ کی حیثیت یہی ہوتی ہے کہ اس سے کھانا کھائیں چاہے وہ سادہ چاول ہوں یا بریانی ہو۔ حلوہ کھائیں یا فالودہ یہ ایک وسیلہ ہی رہے گا۔ چمچ پیتل کا ہو، لکڑی کا ہو چاندی کا ہو یا سونے کا ہو چمچ ہی کہلائے گا وہ کھانے کے بعد پلیٹ نہیں دیکھتا، تعریف نہیں کرتا، اعتبار نہیں کرتا۔ گھر آ کر فخر نہیں کرتا، کھانے کی تعریف کرتا ہے کہ آج کھانے کا بہت مزہ آیا لیکن یہ نہیں کہتا کہ سونے کے بنے ہوئے چمچ سے کھایا۔ جس کا علم جتنا بڑا ہے اسی انداز سے اس نے کمایا لوٹا ہے۔ یہ دنیا کیلئے ہوتا ہے چاہے آپ برسر اقتدار اعلیٰ ہوں۔ کوئی کہے کہ میں پاکستان گیا۔ ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر مبارک، وزیر خزانہ شوکت عزیز ترین کیوں نہ ہو، حاصل کردہ علوم سے پاکستان یا عوام پاکستان کو کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے۔ فائدہ خود حکومت کے سربراہان کو ہوا ہے لیکن ان کی کتنی قیمت نام نہاد سائنس دنیوی ہو یا نام نہاد دینی، ان کی اپنی زندگی اچھی ہوگی۔ علم جب تک نوکری نہ ملے خسارے میں ہوتا ہے، نوکری ملنے کے بعد فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے۔ متاع بازار ہے وہی شخص فائدے میں اور کبھی وہی خسارے میں ہوتا ہے۔ ایک صحافی حکمران کی خدمت کرتا ہے ایک حزب مخالف کی۔ پوری انسانیت

پاکستان کی خدمت نہیں کرتے ہیں۔ میرا کسی بھی مادی علمی بنیادوں پر واسطہ نہیں لہٰذا میرے پاس اس حوالے سے امتیازی شناخت نہیں ہے۔

آغاز دعوت نبی کریم تا روم اور اہل فارس کی جنگ ہوئی۔ اہل فارس جو کہ مجوسی مشرک تھے جبکہ روم اہل نصاریٰ تھے ان پر اہل فارس غالب آئے۔ روم کو شکست ہوئی تو مشرکین نے خوشیاں منائیں دیکھو مشرک موحدین پر غالب آئے تو اللہ نے سورہ روم کی ابتدائی آیت میں روم کو خوشخبری دی۔ آئندہ چند سالوں میں اہل روم غالب آئیں گے، مشرکوں کو شکست ہوگی۔ اس دن مسلمان خوشی منائیں گے۔ لیکن اس وقت پاکستان میں اسلام کو روکنے کیلئے بندوق، لاٹھی لے کر عوام کی قیادت کرنے کیلئے صف مقدم مدعیان پیروان امیر المومنین علی ابن ابی طالب، اسلام مخالف مارکسیزم، اسلام پرانا نظام کہنے والے، اسلام کو روک کر فقہ صادق نافذ کرو ،الحاد کمیونسٹ نافذ کرو والے ہیں۔ پاکستان علماء خاص علم و دیانت میں معروف شخصیات بلوچستان، سرحد، پنجاب، گلگت بلتستان ملحدین کے سرپرستی کرنے والے غروی موسویان مومنین نے، دلوں میں بغض وعناد کلمات غلیظ جنرل ضیاء کو حرامی لعنت مردہ باد کے نعرے لگانے والوں کے حامی الحاد تھے۔ شیخ صاحب بمعہ علماء الحادنیزم زندہ جنرل ضیاء الحق مردہ باد کے نعرے لگاتے تھے۔ دیکھیں تاریخ پڑھنے کیلئے تحقیق یا سمجھنے کیلئے تین زاویوں سے پڑھنا پڑھتا ہے۔

حیدر علی جوادی نے اپنی نئی تحقیق اور خود کو اونچے درجے کا عالم ثابت کرنے کیلئے یا علی مدد کی مخالفت شروع کی۔ جہاں جہاں درس ہوتا تھا لوگ کہتے تھے عقیدہ کے بارے میں کچھ فرمائیں تا کہ اشکال واعتراض کا موقع

مل جائے۔ یہ کرنے لئے یا علی مدد پر تنقید کرنا شروع کی آخر میں خود اٹھتے بیٹھتے ملتے یا علی مدد کہنا پڑتا۔ ایران میں انقلاب آنے کے بعد کالج چھوڑ کر سطح مکمل کئے بغیر آنے والوں کے خلاف ہوگئے۔ سرسید احمد خان اور حکیم سعید کے مداح ہو گئے، عورتوں کے حجاب کے منکر ہوگئے۔ لاہور کے تاجروں نے حسین نوری کو خمس جمع کرنے کا کشکول بنانے کیلئے لانے کا منصوبہ بنایا۔ کھینچ کر پہلے یہاں لائے تاکہ درس خارج کے نام سے خمس جمع کرسکیں۔ حافظ ریاض نے آیت اللہ کا دعویٰ کیا۔ آغا جواد مجلس عزاء میں خرافات کا بھرمار کرتے۔ ولایت فقیہ مع الاسلام مع التقلید اندھی وحدت مسلمین کے اشتراک سے اعلان کیا۔ پاکستان میں داعی علماء اسلام جو اسلامی حکومت کے داعی بنے تھے، حکومت جناح اور اقبال کے داعی بنے ہیں۔ نظام اسلام سے نظام رجعی تک پہنچنے کی وجہ سے فضل الرحمٰن کو اسلام محمد کی جگہ اسلام جناح کا اعلان کرنا پڑا۔ جس طرح نظام اسلام کے بانی کو عالم حقوق خواتین کے نمائندہ کو عورت کی سربراہی میں اعلان کرنا پڑا۔ انقلاب اسلامی کے رہبر دوم، رہبر کے فرمان پر جان بھی قربان قرآن کہنے والوں نے ولی فقیہ کے نمائندہ پر سب ڈال کر فتاویٰ کو ایران تک محدود کیا۔ یہ فتاویٰ خالص ایران والوں کیلئے ہے، ہمارے لیے نہیں۔ پاکستان کے بدنام ہونے کے بعد کفر والحاد سے قریب این جی اوز، عالمی کفر وشرک کو خوش کرنے کیلئے الحادیوں کو کوئی مناسب نعرہ نہیں ملا تو تمام کفریات، شرک ازم کو دوبارہ اٹھانے کے بعد کافرین ملحدین مشرکین نے توجہ میرے عقائد ونظریات کی طرف کیں جس میں آپ کو ملک کے طول وعرض کے عمائدین، نوابان تعاون کیلئے ملیں گے۔ یونس: ۱۷۔ طہ: ۶۴ نساء: ۶۷ انفال: ۸ یوسف: ۲ مرسلات: ۳۹ نساء: ۷۰۔ طور: ۴۲ طارق: ۱۵ طور: ۱۱۶ اعراف: ۹۵ ھود: ۹۵۔

انقلاب ایران اسلامی نہیں، مذہبی تھا۔

ہم جیسے بہت سے سادہ سوچ رکھنے والے لوگ گرویدہ انقلاب اسلامی میں مستغرق یہ سوچ رہے تھے اب دنیا میں اسلام کا بول بالا ہوگا کفر والحاد کی تدفین ہوگی دوسرے ملکوں کیلئے نمونہ بنے گا۔شیعہ سنی دو متنازع جماعت اگر کہیں جہاں شیعہ اکثریت ہو، سنی شیعوں کی حمایت کریں جہاں سنیوں کی اکثریت شیعہ سنیوں کی حمایت کریں گے۔ حوزہ میں اسلام حقیقی کا نظام، نصاب میں آئے گا۔ہم نصاب اسلام دیکھنے پڑھنے ایران گئے تھے فہم قرآن اور سنت کا نظام بنے، روح بے جان، امامت خلافت کی بجائے اسلام کا بول بالا کریں۔ابوبکر وعمر کو برا نہیں سمجھتے تھے لیکن علی کو ان سے بہتر وافضل سمجھتے تھے۔اگر علی، ابوبکر وعمر کے تابع بنتے ہیں ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔ان کو بعد میں حکومت بھی مل گئی کتنا فرق پڑے گا پہلی بار ملے یا چوتھی بار ملے؟ جب سے نہج البلاغہ میں ابوبکر وعمر بن خطاب عثمان کی ستائش تعریف کلام علی میں دیکھی، اس وقت سے میں ان کو سب وشتم کرنے کا مخالف بنا۔بازار میں ایک سنی کے ساتھ جھگڑا چلا کہ کل نو ربیع الاول کو تم لوگ خلیفہ کی اہانت کرو ہم خوشی کا اظہار کریں گے۔تو سنی نے کہا کہ اگر ہمارا خلیفہ اتنا ہی برا تھا تو علی ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ چنانچہ میرے بلتستان پہنچنے کے بعد پہلی بار ۹ ربیع الاول کو نازیبا کلمہ سنا۔میں نے جلسہ کو برخاست کیا اسی وجہ سے شیعہ میرے خلاف ہوگئے۔ہم ام المومنین کی جسارت اہانت کو بھی منع کرتے تھے یہاں کراچی پہنچنے کے بعد آقای صلاح الدین اندر سے میرے لیے تحفظات غلیظ رکھتے ہیں اتنا مجھے پتا نہیں تھا۔ابھی قضایا جوڑنے سے واضح ہوگیا کہ آپ میرے بارے میں تحفظات رکھتے ہیں اسکے باوجود میں ان کے جال میں پھنسا تھا۔اس مدرسہ کے منتظم نے ۹ ربیع الاول کو جلسہ

رکھا تھا اور مجھے دعوت نامہ بھیجا تھا۔ میں نے فوراً خط لکھ کر پوسٹ کیا کہ ۹ ربیع الاول کو کیوں رکھا؟ ہم نہیں آئیں گے۔ ایرانی کونسل جنرل نے ۹ ربیع الاول اور ۱۷ کے مناسبت سے مبارک باد بھیجی تھی میں نے فورا ایک خط لکھا۔ آپ کی حکومت داعی اتحاد اسلامی ہے آپ دانشور مسئولیت حکومت رکھتے ہیں یہ آپ کو زیب نہیں دیتا۔ اس کے ساتھ اپنی کتاب قرآن میں محمد مصطفیٰ ڈال کر ٹی سی ایس کی۔ امام خمینی سے دنیا بھر کے غیر متعصب، مذہبی لوگ اسلام سے وابستہ ہونے کی وجہ انقلاب سے امیدیں وابستہ کیئے ہوئے تھے۔ جب قانون اساس بنا تو نظام فقہ جعفری رکھا تھا۔ اس وقت تھوڑی حیرت ہوئی بعد میں یہ واضح ہوگیا کہ امام صادق کسی قسم کے متحرک سیاسی و اجتماعی تدریس نہیں رکھتے تھے۔ جس کا کوئی وجود ایک صفحہ تک نہیں۔ اما جعفر صادق کے حلقہ درس ہزار سے کم یا زیادہ ہوتے تھے، سفید جھوٹ ہے۔ آقائے خوئی نے رجال حدیث کے مقدمے میں لکھا کہ اس کی کوئی سند نہیں ہے۔ حکومت کی طرف سے نہ آزاد تھے نہ کوئی کتاب چھوڑی ہے۔ یہ امام صادق پر افتراء ہے۔ یہاں کے علماء کی بات نہیں کرتا ہوں، انہوں نے خود بدنیت نہیں کہا۔ مفسدین نے ان کو اعزاز دیا۔ ہم امام خمینی سے توقع رکھتے تھے کہ سب وشتم خلفاء کو روک دیں گے، نہیں روکا بلکہ شیعہ سنی میں اختلافات میں اضافات بڑھتے گئے۔ حوزے کے نصاب میں تبدیلی آئے گی، قرآن کو نصاب میں شامل کریں گے، تاریخ اسلام ایمانیات قرآن نصاب میں شامل کریں گے، اقدامات نہیں کیئے۔ دار التقریب بین المذاہب اور مجمع جہانی اہل بیت سے کروایا تھا۔ اسی طرح جامعہ زہراء کی تاسیسات بھی دین اسلام کے خلاف سازش تھیں دینی نہیں تھے اب شیعہ اسلام سے الگ ہوئے یا سنیوں سے ہوئے دونوں سے نہیں بلکہ شیعہ سنی دونوں باطنیہ کے دائیں بائیں بازو ہیں۔ شیعہ سنی بھائی بھائی اسلام میں کہاں سے ہیں؟ یہ باطنیہ

کے شکم سے نکلے ہیں، باطنیہ بت پرست ہیں۔ اس کی دلیل یہ کہ آپ بے ضرر چیزوں میں اسلام کو اٹھانا نہیں چاہتے ہیں۔ تاریخ ہجری قمری کی جگہ شمسی لیتے ہیں، جبکہ قرآن کے تحت اسلام میں تاریخ قمری ہے شمسی نہیں۔ جب مجمع جہانی بنی اور ملک میں اس کی شاخیں کھولی گئیں اور پاکستان کیلئے تجاویز مانگیں تو ہم نے قیام امام حسینؑ کے علل واسباب وعوامل کا کہا کہ سکھائیں۔ خطاب اسلام کا مبلغ بنائیں۔ چودہ سال نجف ایران میں گزرنے کے بعد معلوم ہوا دونوں کا دشمن اسلام ہے۔ ۱۴ سربراہ ممالک اسلامی جنگ با عراق ختم کرنے کیلئے گئے تھے ان سے کہا صدام سے صلح نہیں ہوسکتی ہے ان کو واپس کیا' کیا امام خمینی رسول اللہ سے بھی اوپر کوئی شخصیت تھے؟ رسول اللہ نے مشرکین سے صلح کی۔ جہاں علی معاویہ سے صلح پر آمادہ ہوگئے اسی طرح امام حسن بھی معاویہ سے صلح کر کے واپس چلے گئے۔
انقلاب اسلامی اتحاد کے اعلان کے بعد سب وشتم خلفاء ختم اور آپس میں اخوت اسلامی قائم کرنے کیلئے وفد آتے تھے۔ ایک دفعہ آقائے خامنہ ای کے نمائیندہ اور آقائے سیستانی کے نمائیندہ نے ایک جگہ علماء کو جمع کیا تھا۔ علماء کے مسائل ومشکلات پوچھے جب مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا ہم آپ لوگوں سے کسی قسم کی خیر کی توقع نہیں رکھتے ہیں، آپ درباری علماء کی مذمت فرماتے تھے اس کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز سمجھتے تھے۔ جبکہ صفوین کے درباری علماء کی تعریف کرتے تھے۔ کیونکہ یہ ملک اب بھی غالبیت پر قائم ہے۔ مسلمان ہونے کی وجہ سے ہر سال کا آغاز اسلامی مہینوں سے رکھیں گے۔ دلی خواہش ہوتی ہے یہاں اسلام کا بول بالا ہو۔ ہم چونکہ پیدائشی طور پر مسلمان تھے عراق میں انقلاب کمیونزم کی وجہ سے علماء شیعہ جو پہلے اسلام کا نام کم لیتے تھے کمیونسٹوں کے حملہ کے بعد سب کی توجہ سے اسلام کا نعرہ بلند ہوگیا تھا۔ سب نے اسلام کا نام لینا شروع کر دیا تھا۔ مجتہدین کا فتویٰ،

کمیونزم کفر والحاد ہے ان سے گرائش جھکاؤ تعاون حرام ہے۔اس فتویٰ کے مبتکر آقای محسن حکیم تھے۔ رسالہ مجلّات آپ جتنے بھی مندر بنائیں، غیر اسلامی ثقافت کو رواج دیں، مسلمانوں کا ملک جہاں شیعہ زیادہ یا سنی وہابی بریلوی ان کی جان مال محفوظ ہے۔مقام منزلت علماء وارث انبیاء ہے میزان الحکمۃ میں حرف عین میں لکھا ہے کہ علم وراثت انبیاء ہے۔انبیاء، سیوطی یا صمدیہ نہیں پڑھتے تھے۔وارثت الگ چیز ہے یا اس اصول کا قانون ہے۔
حضرت ابراہیم، موسیٰ، حضرت محمد، سیوطی، نہیں پڑھے تھے۔حوزے میں قرآن نہیں رکھا۔ان کو دیکھنا ہوگا آپ کس پرچم تلے ہیں؟ دیکھنا ہوگا کہ علماء کی قلم کی سیاہی شہداء کے خون سے کیسے افضل ہے؟ صرف کذب صریح نہیں ہے بلکہ غلط و فاحش ہے کیونکہ نرم چمک دار لباس پہننا، ذائقہ دار غذا کھانا فضیلت نہیں رکھتا۔ پرندے، مرغی کباب کھانے کی کوئی فضیلت نہیں۔علم وسیلہ تک محدود ہوتا ہے، علم طریقہ تعیش ہے، حصول دنیا کا وسیلہ ہے۔چیچ فروخت کر کے دھاگہ سوئی خریدیں اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے۔ کبھی اچھی بات کرنے سے فلسفی نہیں بنتے۔کبھی غصہ، یاد جہنم سے دینی نہیں بنتے اگر دل میں اسلام کو کنارے پر لگانے کی عزیمت رکھتے ہوں۔ کراچی میڈیم سکول، ٹی وی چینل، مزارات رہبر کے نمائندے کے تعاون سے بنے۔ رہبر کی حرام کردہ یا نصیحت کردہ مراسم عزاداری ان کی اجازت سے جاری ہیں۔لیکن یہ علماء کی بدقسمتی ہے کہ آخر کار انہیں نکاح موقت کو جائز وقانونی تسلیم کروا کے اپنے چہروں پر سیاہی تو ملنی تھی۔
ہم جب عراق پہنچے شب جمعہ کو کربلا جاتے تھے۔ہفتہ کی صبح آقای سید محمد شیرازی کے گھر سلام کرنے جاتے تھے وہ اس وقت کثیرۃ التالیف تھے۔ ان کے اخلاق حمیدہ، خوش روی سے گرویدہ ہوگیا۔اسلام کا نام زیادہ لیتے تھے ان کی ایک کتاب العبادہ میں لکھا ہے اسلام کے مصادر چار ہیں قرآن،

سنت پیغمبر، نہج البلاغہ پانچویں صدی میں سید رضی نے جمع کی، صحیفہ سجادیہ بارہویں صدی کو کشف ہوئی۔ کسی نے کسی حکم یا ایمان کا حوالہ صحیفہ سجادیہ سے نہیں دیا۔ کربلا میلاد امیر المومنین مناتے تھے جس میں آقای سید حسن شیرازی نے خطاب کیا اسلام ناامل شعوب والکفر افیون شعوب نہج البلاغہ منہل احکامی میں نہج البلاغہ گرودیدہ ہوگئے۔ خود پڑھا اور دیگران کو پڑھایا۔

یکے از موجبات اخراج علی شرف الدین از مذہب شیعہ اثنا عشری وانداختن جام غیظ وغضب غلات تالیف کتاب الخطد احیون تھا۔ کتاب خطد احیون کی تالیف کا سبب یہ بنا کہ ایک اسماعیلی تاجر میرے گھر سے اسلام چھیننے آیا تھا، میرا دین ایمان بھی لینے آیا تھا۔ شیعہ مولاء کی جیت کی بات کرتے ہیں۔ دین چرانے، دین خریدنے دوسرا اس کا ملازم ہر ہفتہ بعنوان دوست بغرض اخراج مافی الضمری میرے گھر آکر سیاسی، اجتماعی، حکومتی زیادہ تر طالبانی شکایت جنایت علیہ شیعہ کرتے تھے۔ موبائل سامنے رکھتے تھے لیکن اس میں کچھ نفی اثبات کی بات نہیں کرتے تھے۔ دینی قرآنی سوالات کا میرا جواب یہ ہوتا تھا کہ اس ملک میں ان آفتوں سے بچانے میں آپ کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

وہ بروقت جواب دیتے تھے، لیکن مذموم جرائم کا جواب کہ آپ خود اس ملک کی بہتری کیلئے کیا کردار ادا کر رہے ہیں ملک کی ترقی اور اسے خرافات سے بچانے کے لیئے کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟ اس دینی تاجر نے یہاں آ کے مجھ سے سوالات نوٹ کیئے۔ کتاب خرید کر علماء کو دیتے ایران نجف تک پہنچتے تھے۔ یہاں تک قم نجف کے مراجع کچھ نہیں کر سکتے تھے ان کا پول کھل جاتا تھا۔ عباء وقباء اتار دیا تھا، خمس اور اس صورت کے دیگر تحائف لینے بند کر دیئے تھے۔ گھر میں فتنہ وفساد اور لڑائی تک بات پہنچا دی۔ میرے داماد سعید سے کہتے تھے کہ تمہارے ساتھ تو بہت برا سلوک کرتے تھے۔ میرے گھر کا

آدھا حصہ جن کو ہم نے نام نہاد عالم دین بنایا تھا، اپنے ساتھ بہنوں اور بہنوئی کو میرا دشمن بنا دیا۔

بیوہ مونث ہو یا مذکر یہ اس کا ممنون اس مصیبت زدہ کا آنسو ہے نہ مرثیہ ہے، نہ نوحہ کہ میرا کون ہوگا بلکہ کس نے کیا۔ کس لیے کیا؟ کن کن کا کردار ہے تاریخ ہے؟ جن کے دلوں میں خطد الحیون مثل فاسد لگے ہیں ان کے خواہش پر کیا ہو نہ میں اس وقت پریشان ہو کر رویا اور نہ آج روتا ہوں۔ باطنیہ کی جنایتیں ایسی ہی ہیں سیاہ سرخ ویرانی ہے قتل کشار ہیں۔

سب مجتہدین کی ایک ہی منطق ہے کہ زندگی یہی دنیا ہے۔ اگر سعادت ابدی چاہیے تو آگے جاننے کیلئے آمادہ رہیں۔ بلتستان کے قائد ملت جعفری اور سید مہدی موسوی ساکن فیصل آباد سیاسی کو حکومت عراق نے خروجی لگا کر ملک چھوڑنے کا حکم دیا تھا۔ میں نے اپنی سفارت کے توسط سے روکا، اس قبلہ بزرگوار نے دکانوں میں میری کتابوں کو نہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔ آغائے صلاح دین کو ٹکنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی کبھی ایران کبھی جامعہ اہل بیت کبھی سکردو میں نے اپنی پیش کردہ جگہ شارجہ میں ان کو بھیجا۔ جب مہدیہ مدرسہ بنانے کیلئے کہا تو میں نے کہا مت بناؤ۔ کوئی اور خدمت کرو انہوں نے اصرار کیا قرآن، عقائد سیرت، تاریخ اسلام فن خطابت نصاب رکھنے کی شرط پر میں نے زمین خریدی، سب کچھ کیا لیکن اس صلاح الدین نے خود مجھے اپنے ساتھیوں سے عمری متعارف کر کے تضحیک کی۔

یہاں سے ایک سید میڈیکل کالج چھوڑ کر قم گیا اس کا نام قرۃ العین تھا ایک کتاب لکھی اور مجھے پیش کی۔ سر سید احمد خان، حکیم سعید کی تعریف لکھی تھی میں نے کچھ کہا نہیں دوسری دفعہ آ کر کہا آپ نے کتاب پڑھی میں نے کہا نہیں تو اس نے کہا آپ پڑھیں اور ہماری اصلاح کریں۔ میں نے کہا قم دین پڑھنے گئے تھے یا الحاد پڑھنے؟ مجھے غصہ آیا آپ لوگ تنگ نظر ہیں جتنے

بھی لڑکے لڑکیاں یہاں سے گئے ہیں، معاشرے میں کیسے جینا ہے کیا سب یہ سیکھنے گئے ہیں؟ جب امامیہ نظارت میں تھا نظام امامت سے وابستہ ہونے شوق پیدا کرنے کیلئے از خود دعا ندبہ چھپوائی۔ میں نے امامیہ والوں سے کہا کہ ہر جمعہ اجتماع کریں تو ایک بڑے سینئر نے کہا کہ یہ تو وہ دین نما الحادی ہے جو ہم جیسے مولویوں کو استعمال کر رہا ہے۔

ختنا مناسک فلنک فلینا نسوں

عدالت خواہی، عدالت دہی، عدالت دادی، حق گوئی، حق ستانی، حق رواجی، حق اعترافی، حق دوحق لو

﴿وَ لا يَجرِمَنَّكُمُ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلى أَلَّا تَعْدِلُوا ﴾ مائدہ:۸ ﴿وَ لا تَكُنْ لِلْخائِنينَ خَصيما ﴾ نساء:۱۰۵

مجھے اپنی کم علمی، کم فہمی کا اقرار واعتراف ہے۔

میں نے کبھی کسی قسم کی شرمندگی، احساس کمتری علماء عمائدین کے احترام اعظام میں استحقاری محسوس نہیں کیونکہ جاہل ہی پیدا ہوا تھا۔ سعادت مند انسان وہ ہے جو اپنی جہالت کا اعتراف کرے، تو انا نیچے رہتا ہے اگر اپنے کو اعلم علماء میں شبلی تصور کرے۔ دور دور سے علماء نظر آتے برداشت نہیں ہوتے ہیں کیونکہ انسان کا مادہ ہی خطاء فراموشی سے غیر محفوظ غیر مصون ہے۔ کوئی بھی مستثنیٰ نہیں۔

ولو کان نبیا، چنانچہ موسیٰ اولی العزم نبی نے عبد صالح سے کہا معاف کریں میں بھول گیا تھا۔ ایک شخص عاقل کسی بڑے عالم کے حضور پہنچا۔ لوگ ان سے سوالات کرتے تھے وہ عالم زبانی جواب دینے کے بجائے سر اوپر نیچے کرتے تھے۔ اوپر کرنا علامت نفی اور نیچے کرنا علامت قبول یا درستگی کی نشانی تھی۔ اس

شخص عاقل نے کہا مجھے تو یہ احمق بے وقوف لگتا ہے۔ کسی نے پوچھا کیوں اس نے کہا اس کا سر کم سے کم دو تین کلو کا ہوگا جبکہ زبان دو چھٹا نک کی ہوگی دو چھٹا نک کو بچانے کے لئے دو کلو والے سر کو ہلا رہا ہے جبکہ نگا زندہ کے خیال میں یہ شخص عاقل تو ہوگا لیکن تجربہ کار نہیں البتہ مجتہد اس میں تخصص رکھتا ہے۔

اگر زبان سے جواب دیں گے تو جواب پر سوال ہوگا، دلیل طلب کریں گے۔ اگر سر ہلائیں گے تو زیادہ سے زیادہ دو یا چار سوال کریں گے، دوسرا اندھی تقلید اور کوئی دلیل بھی نہ مانگیں گے۔ انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنی معلومات کو ایک دوسرے سے جوڑیں، اس کے لئے آقائے افتخار نقوی نے اپنے خصوصی خرافاتی مجلّہ میں لکھا تھا کہ ہمارے مذہب کو تقلید اور امام زمان کے انتظار سے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ جس کو فائدہ پہنچا ہے وہ ملک کو نہیں، عوام کو بھی نہیں۔ انہی امام زمان کے انتظار کرنے کا حکم دینے والے اور مجتہدین کو کمیشن پر خمس جمع کرنے والوں کو پہنچا ہے۔ چنانچہ بے نظیر نے کہا تھا بہترین آمریت سے بدترین جمہوریت اچھی ہے۔ سب کیلئے نہیں خود بے نظیر، ان کے شوہر بیٹے کے لئے اس میں فائدہ تھا۔ یہی صورت حال ملک میں مقتدر علماء کی ہے۔ قبلہ حافظ صاحب مجلس عزاء امیر المومنین کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ میرے مولا کی کیا شان ہے آدم، ابراہیم، موسیٰ کے ساتھ تھے، کسی نے پوچھا قبلہ ایک سوال ہے؟ پوچھا کیا ہے؟ اس نے پوچھا ہمارے مولا تو اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے تو قبلہ نے کہا آپ سنی ہیں؟ اس نے کہا نہیں شیعہ ہوں، قبلہ نے کہا اگر اس کو نہیں مانتے ہو تو تم شیعہ نہیں ہو۔ یہی رویہ قبلہ محمد حسین کا ہمارے ساتھ ہے ہماری کتابوں کے ساتھ ہے۔ وہ احادیث جو واقعیت، عقلیت، حقیقت خارجہ اور قرآن کی رو

سے قابل اعتنا نہیں ہیں۔ کہتے ہیں علی کعبہ میں پیدا ہوئے کعبہ ابراہیم نے بنایا۔ علی تو ہزار سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ نے فرمایا اگر شیعت سے خارج زاویہ علمی کہلاتا ہے۔ یعنی یہ واقعہ کیوں پیش آیا؟ اس کے کیا اسباب وجوہات تھیں؟ یہاں دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ واقعہ غدیر خم میں خطاب رسول اللہ جب مناسک حج تمام ہوا، مکہ سے نکلے بمقام غدیر خم پہنچے۔ غدیر اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں برساتی پانی جو جمع ہو رفتہ رفتہ زمین میں جذب ہو کر خشک ہو گیا ہو۔ نبی اکرم نے اچانک مسلمانوں کو روکنے کا حکم دیا اور مختصر خطاب فرمایا۔

تیسرا مسئلہ جن لوگوں نے اس مسئلے کو اٹھایا ہے ان کا تعین ہونا چاہئے تشخیص ہونا چاہئے کیا یہ مسئلہ کسی کے ضد میں اٹھایا ہے؟ کیا یہ مسئلہ حب اقتدار میں علی نے از خود اٹھایا ہے کیا یہ مسئلہ بنی ہاشم نے اٹھایا ہے کیا یہ مسئلہ اولاد علی نے اٹھایا ہے؟ کیا یہ مسئلہ علی کے خاص الخاص والوں نے اٹھایا ہے کیا یہ مسئلہ دشمن سرسخت اسلام قرآن و محمد نے اٹھایا تا کہ فتنہ و فساد کی نا قابل خاموش آگ روشن رہے تا کہ مسلمان اس فتنے میں جلتے رہیں کوئی بھی چیز اس فتنے کی آگ کو خاموش نہ کر سکے۔ دنیا میں اختلاف مولود جہالت میں سے ہے یا مولود مفادات میں سے ہے؟

دنیا میں اختلاف مولود عداوت ہے بغضاء ہے اگر ان مسائل کو ان زاویوں کی روشنائی میں اٹھائیں گے فتنہ پردازوں کے پاس اس کے اثبات کے لئے تار عنکبوت کے برابر تک سند نہیں ملیں گی۔ یہ مسئلہ اب تک تشدد اسلام سے، عداوت اسلام سے بغضاء کی بنیاد پر چل رہا ہے۔ عداوت تنہا علی سے نہیں ہے عداوت صرف ابا بکر و عمر سے نہیں ہے، عداوت اصحاب سے نہیں ہے، عداوت معاویہ عمرو عاص ابوسفیان سے نہیں ہے، ابوھریرہ سے نہیں ہے، انصار سے عداوت نہیں ہے، قاتل امیر المومنین ابن ملجم مرادی

سے نہیں ہے، قاتل حسین شمر وسنان سے نہیں ہے، عداوت خوارج سے نہیں ہے، عداوت قاصرین سے نہیں ہے بلکہ عداوت صرف اسلام سے ہے۔ عداوت حافظان اسلام سے ہے، اسلام کے لئے عداوت، سر خیل کاروان اسلام سے عداوت ہے۔ پہلے مرحلے میں رسول اللہ سے عداوت ہے۔ رسول اللہ کو کسی نہ کسی بہانے سے مطعون کر کے کمزور دکھا کے بے بس دکھاتے، بے چارا دکھاتے ہیں فراقت دکھاتے ہیں۔ان کا دل چاہتا ہے کہ رسول اللہ کے بارے میں ہزار قسم کی چہ مے گویاں پیدا کریں۔عداوت علی سے ہے، عداوت زہرا مرضیہ سے ہے، عداوت حضرات حسنین سے ہے، عداوت ہر اس شخص سے ہے آج تک جس کسی نے اسلام کو اٹھایا انہیں اس سے عداوت ہے۔اس سے نفرت ہے دائرہ عداوت وسیع ہے۔ان کو کسی قسم کی محبت نہ علی سے ہے نہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے نہ محبت حسین سے ہے نہ محبت ابا بکر وعمر وعثمان سے ہے ان کو عداوت اسلام اور اسلام سے وابستہ افراد سے ہے اور نفرت اسلام سے ہے تمام تر محبت و دوستی دنیائے کفر والحاد سے ہے۔اس کی دلیل ایک ہزار چار سو سال گزر گئے اور کہا جانشین رسول اللہ کی امامت قرآن کریم سے ثابت ہے۔کونسی آیت کس جملے میں ہے؟ علامہ حلی نے ۳۵ آیتیں نکالیں۔علامہ حلی اثناء عشری نہیں تھے علامہ حلی دوستدار علی نہیں تھے علامہ حلی اسماعیلی مذہب کے تھے۔

اسماعیلی مذہب سرسخت دشمن علی ہے۔ جب آپ کہتے ہیں یا علی مدد تو اس سے مراد حضرت علی ہیں؟ علی ابن ابی طالب مراد نہیں بلکہ وہ اپنے رہبر کو علی کہتے ہیں۔اگر ان کو علی سے محبت ہوتی تو اپنے مذہب کا نام علوی کیوں نہیں رکھا؟ اپنا نام علی کے نام کیوں نہیں رکھا اگر وہ حسینی ہے تو حسین نام کیوں نہیں رکھا؟ اگر وہ فاطمی اهل البیت ہیں تو فقہ کو شافعی سے کیوں لیا ہے؟ تو معلوم ہو گیا کہ فساد گر کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ اسلام سے خروج

والے ہیں۔ جب ۳۵ آیتوں سے ثابت نہیں ہوا تو جواد مغنیہ نے ابن حجر عسقلانی سے ثابت کرنے کی کاوش کی۔

جواد مغنیہ نے لکھا ہے قرآن کریم میں جہاں جہاں اصحاب کا ذکر ہے ان کی مذمت آئی ہے۔ یہ اس نے جھوٹ بولا ہے قرآن کریم میں اصحاب کی مذمت نہیں آئی ہے۔ قرآن کریم میں منافقین کی مذمت آئی ہے۔ کہتے ہیں جہاں جہاں تعریف آئی ہے وہ علی کی تعریف ہے۔ وہ کونسی تعریف آئی ہے؟ وہ کیوں نہیں دکھاتے ہیں۔ رجب برسی غالی نے پانچ سو آیت نکالی ہیں۔ اس کے بعد کسی اور نے کہا دو تہائی قرآن آئمہ کے بارے میں ہے کسی نے کہا آدھا قرآن آئمہ کے بارے میں ہے کسی نے کہا جو بھی آمنوا ہے وہ علی اور علی پر ایمان لانے والوں کے بارے میں ہے۔ جو بھی کافرین آیا ہے وہ دشمنان علی کے بارے میں ہے۔ یعنی دین نامی کوئی چیز نہیں ہے۔ علی ہے یا علی کے دوست یا علی کا دشمن ہے۔ جو قرآن پیغمبر اکرم پر نازل ہوا ہے اس میں لوگوں کے نام نہیں۔ قرآن رسول اللہ کے ساتھ تھا اور رسول اللہ قرآن کریم کے ساتھ ہوتے تھے قرآن شاہد محمد تھے یا محمد شاہد قرآن ہیں۔ وہ لکھتا ہے اس کتاب میں پیغمبر پر وہی نازل ہونے کے ۲۴ گھنٹے نہیں گزرے تھے کہ علی نے اسلام قبول کیا۔ پہلی نماز میں علی شریک تھے اس طریقے سے جھوٹ بولا۔ ابا بکر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ امیر المومنین علی کا بستر رسول اللہ پر سونا دلیل ہے کہ وہ جانشین رسول اللہ ہیں۔ اچھا پیغمبر کے ساتھ ہجرت کرنا کوئی اہمیت نہیں رکھتا ہے تو اب ان سے کوئی سوال کرے کہ جب مشرکین کو پتا چلا کہ پیغمبر مکے سے نکل گئے ہیں تو پیغمبر کی جگہ پر علی نفس رسول اللہ تھے عزیز رسول اللہ تھے، علی کے قتل کے لئے جائزہ رکھا یا ابا بکر کے قتل کے لئے جائزہ رکھا کس کے قتل کا؟ علی نے سب سے آخر میں ہجرت کی۔ مدینے میں پہنچنے کے بعد پیغمبر خود آخر میں تھے اور پیغمبر کے بعد علی نے ہجرت

کی۔لیکن کاظم زادہ کہتا ہے علی نے دو دفعہ ہجرت کی ہے ایک دفعہ پیغمبر اکرم کے ساتھ طائف گئے تا کہ ابا بکر کی ایک ہجرت ہو اور علی کی دو ہجرتیں ہوں۔ حالانکہ طائف میں علی نہیں گئے تھے طائف ہجرت کرنے نہیں گئے تھے ہجرت اس کو کہتے ہیں جس جگہ کو کوئی اپنے لئے قیام گاہ بنائے، امن گاہ بنائے۔پیغمبر اسلام طائف میں امن کے لئے نہیں گئے تھے،لوگوں سے پناہ طلب کرنے حمایت کرنے کے لئے گئے تھے۔حسین بن حمزہ گئے تھے علی نہیں گئے تھے۔تو انھوں نے اتنا جھوٹ بولا ہے کہ کوئی جگہ باقی نہیں رکھی ہے،پیغمبر اسلام نے علی کے جانشین ہونے کا تین جگہوں پر بتایا ہے۔

۱-ایک جگہ آقائے سبحانی نے تین جگہیں بتائی ہیں ایک آیہ،، وانذر عشیرتک الاقربین،، آپ اپنے اقربین کو دعوت دیں آیت میں انذر کہا ہے۔ڈرائیں لوگوں کو اگر میری باتوں کو نہیں مانیں گے تو تمہیں آگے دردناک عذاب کا سامنا ہوگا۔یہ لوگ جھوٹ بولنے میں کراہت بھی محسوس نہیں کرتے۔جھوٹ بولنے میں ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔یہاں کہا ہے دعوت دی ہے دعوت یعنی رشوت دی ہے لوگوں کو مروت میں پھنسایا گیا ہے۔نمک حرامی مانگی ہے۔حالانکہ ان میں کتنے ہونگے بیس ہونگے؟ اس میں سے دو کیوں نہیں ہوئے؟

۲-غدیر میں تو ایک لاکھ کا مجمع تھا اجتماع میں دو مہینے گزرے تو دو آدمی کیوں نہیں ملے؟

۳-تیسرا کہتے ہیں لکھنے نہیں دیا؟ وہ کونسا خط تھا جو پیغمبر نے آخری مرحلے میں آخری لمحے میں کہا ہے کہ قلم لاؤ کاغذ لاؤ میرے لئے۔میں کچھ لکھ کے جاؤں گا تو عمر نے کہا نہیں لاؤں گا، وہ ہذیان بولتے ہیں یہاں بھی تمام کہانی اسلام سے عداوت پر مبنی ہے۔

جانشین امیر المومنین، مدعیان جانشین،امیر المومنین چندین جگہ بتاتے ہیں

ایک جگہ جب پیغمبر کو حکم ہوا کہ آپ اپنی دعوت کا رسالت کا اعلان کریں تو پیغمبر اکرم نے گھر میں بنی ہاشم کو مدعو کیا پھر آپ نے ان سے خطاب میں فرمایا کہ جو شخص آج میری دعوت کو قبول کرے گا اور میرا ساتھ دے گا وہی میرے بعد میرا جانشین ہوگا۔ یقیناً خاندان بنی ہاشم سے تمام افراد وہاں حاضر تھے اور پیغمبر اسلام نے اعلان کیا تو سب خاموش ہو گئے سوائے امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے تو پیغمبر نے فرمایا کہ آپ میرے جانشین ہونگے، میرے وزیر ہونگے میرا خلیفہ ہونگے، یہ دعویٰ کوئی عقلی اساس نہیں بنتا۔ اس کا نہ سر ہے نہ پاؤں کیونکہ دنیا میں ایسا کوئی دعویٰ کہ پہلے سے لوگوں کو طمع لالچ دے کر کریں، اس کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی ہے۔

۴۔ جس آیت کے تحت اعلان کرنے کا حکم ہوا ہے اس میں لفظ انذار آیا ہے ﴿وَ أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ کیا کہا ہے کہ دعوت دو ولیمہ دو کھانا کھلاؤ لوگوں کو۔

۵۔ پیغمبر اسلام نے یہ دعوت گھر میں نہیں دی، کوہ ابوقبیس پر چڑھ کر موجود قریش کو دعوت دی۔

۶۔ پیغمبر اسلام نے قبائل وعشائر جو مکے میں تھے ان سے کہا اھل مکہ مجھے دعوت کرنے نہیں دیتے لوگوں کو روکتے ہیں آپ لوگ مجھے امن دے دیں کہ میں اللہ کی دعوت کو لوگوں تک پہنچاؤں گا ٹھیک ہے لیکن آپ کے بعد یہ منصب کس کو ملے گا؟ تو پیغمبر نے فرمایا میرے پاس نہیں ہے، اللہ جس کو دے دے۔

۷۔ سقیفہ میں اعلان ہوا، ابوبکر کا تو کسی نے دعوت میں موجودگی کا دعویٰ نہیں کیا۔

۸۔ غدیر کے حوالے سے آقائے سبحانی اپنی کتاب جدال احسن ۱۶۸ میں سرگزشت غدیر کا ذکر کرتے ہیں۔ وہاں آگے جانے والوں کو واپس کیا، بعد

والوں کا انتظار کیا جب سب جمع ہوئے تو پیغمبر نے امیر المومنین کو اٹھا کے اعلان کیا، جانشین امیر المومنین کا اعلان کیا۔ آقائے سبحانی کہتے ہیں کہ مخالفین امیر المومنین یہ کہتے ہیں یہ دو آدمیوں کے درمیان تنازعہ تھا تو دو آدمیوں کے درمیان تنازعہ حل کرنے کے لئے پیغمبر نے انتظار کیا؟ آگے جانے والوں کو روکا یہ اہتمام نہیں بنتا ہے لیکن یہ دو آدمیوں کے درمیان تنازعے کا اختلاف کس نے کیا تھا؟ یہ دو آدمیوں کے درمیان تنازعہ آپ نے کہاں سے نکالا ہے؟ آیت میں اعلان سننے والے ایک لاکھ بتاتے ہیں، مشترکین ایک لاکھ کا ذکر کرتے ہیں آپ جب نقل کرتے ہیں تو ایک لاکھ کا ذکر نہیں کرتے، لوگوں کا انتظار آگے جانے والوں کو روکنا سنی اسّی کتابوں میں اور شیعوں کی اکیس کتابوں میں ہے۔

۹۔کوئی بھی اجتماع ہوتا ہے اگر اہمیت کا حامل ہو تو اس کا ایک ری ایکشن ہوتا ہے، ردالفعل ہوتا ہے۔ اور ردالفعل میں ایک دفعہ سب اس کی خوشی مناتے ہیں بخ بخ کہتے ہیں ۔اچھا کام ہوا، مناسب کام ہوا۔ اوپر کے بیان میں لوگوں کی تعریف کا ذکر نہیں ہے۔ خاص کر پیغمبر کا حجت الوداع کے موقع پر اس احتمال کا تقاضا ہے کہ لوگوں میں اختلاف ہو جائے۔ خاص کر منافقین فرصت طالبان غرائز طالبان پر کوئی بات کرے پیغمبر کی مخالفت والے لوگوں کے درمیان میں چہ مگوئیاں کریں۔ اٹھارہ کو جمع ہوئے، پیغمبر مدینے میں آئے تو ایسی جلدی کیا تھی؟ پیغمبر کی وفات قریب تھی۔ نہ لوگوں نے انہیں یاد دلایا کہ یہ مسئلہ ہوا ہے۔ نہ سقیفہ میں انصار نے اٹھایا، نہ ہی مہاجرین نے اٹھایا ہے۔ سب سے اہم بات آغائے سبحانی نے کہا کہ ایک خط جو لکھنا تھا لکھ نہ سکے کسی نے اس میں مداخلت کی پیغمبر پر ہذیان کا الزام لگایا تو پیغمبر آگے آنے والے احتمال فساد کو جو ایک وحی کے ذریعے جانتے ہیں۔ اللہ جانتا ہے عام آدمی نہیں جانتا۔ اس فساد کو روکنے کے لئے دعوت ذوالعشیرہ میں اجتماع

کیا اور فساد کو روکنے کے لئے قلم دوات مانگا، کیا فساد رک گیا؟ تو یہ بات دلیل ہے کہ غدیر جھوٹ ہے وہاں کچھ نہیں ہوا ہے اس لئے خط لکھنے کی بات کرتے ہیں اور اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں عمر نے کہا حسبنا کتاب اللہ اب اس سے پتہ چلتا ہے کہ حسبنا کتاب اللہ اس وقت نہیں کہا۔ یہ حدیث لکھنے کے بعد ہوا ہے تا کہ حدیث کو اٹھائیں۔ قرآن کریم کو دبائیں۔

حسبنا کتاب اللہ وہاں کوئی کتاب اللہ اور غیر کتاب اللہ نہیں ہے۔

اگر حسبنا، کتاب اللہ کہنے کا معنی ہے تو پیغمبر کا اس وقت کوئی اور تمسک نہیں تھا قرآن تھا تو انہوں نے کوئی غلط نہیں کہا ہے۔ اگر قرآن کریم کی ضرورت نہیں تھی تو اس وقت اس کا معنی یہ ہے جب حدیث لکھی تھیں اور سب سے بڑی محکم دلیل یہ ہے کہ علی نے نہ اس کا ذکر کیا ہے نہ غدیر کا ذکر کیا ہے نہ دعوت ذوالعشیر ہ کا ذکر کیا ہے۔ ،، لاتغلوا فی دینکم ،، قران کریم میں دو آیتیں نہی از غلو آئی ہیں۔ تمام شیعہ سنی مفسرین نے تحریر و بیان میں اس کو بہتر واضح و روشن بیان نہیں کیا ہے۔ غلو کس حد تک برا ہے کفر ہے شرک ہے الحاد ہے یہ سمجھنا دور کی بات ہے۔ بہت وقت لگے گا تمھیدات چاہئیں کسی بھی چیز کا مشکل کا تعارف ایک دفعہ معنی لغوی سے کرتے ہیں عربی شناس کے لئے عربی لغت سے واضح لفظ استعمال کرتے ہیں۔ غیر عربوں کے لئے اردو سے فارسی سے اس کا معنی کرتے ہیں۔ کبھی اس کی ضد میں معنی کرتے ہیں جیسے شفع کا معنی کرتے ہیں شفع کسے کہتے ہیں کہتے ہیں ضد وتر ہے وتر کسے کہتے ہیں تو کہتے ہیں ضد شفع ہے۔ معاشرے میں غلو کسے کہتے ہیں غالی کون ہوتا ہے؟

اس کی شناخت کیا ہے تو عام طور پر دو مصداق پیش کرتے ہیں ایک مصداق غالی یعنی نصیری علی اللہی۔ اس طرح سے معنی کرتے ہیں اس سے بعض اس سے نیچے آ کر منصفانہ حقیقت مندانہ تعارف کرتے ہیں غالی کون ہوتا ہے؟

کہتے ہیں غالی یعنی شیعہ پورے شیعہ غالی ہوتے ہیں لیکن جانتے ہوئے غلو کرتے ہیں یا نہ جانتے ہوئے غلو کرتے ہیں، عوام نہیں جانتے غلو کفر ہے۔ اس لئے کرتے ہیں اگر ہدایت ہو جائے تو نہیں کرتے۔ کیا علماء غلو کرتے ہیں؟ اگر یہ سوال کریں تو کہتے ہیں بعض علماء غلو کرتے ہیں اور بعض تنہا غلو پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ غلو سے دفاع بھی کرتے ہیں۔ بڑی مطانیت سے استقامت سے غلو سے دفاع کرتے ہیں جس طرح عصر حاضر میں غلو کے مدافعین میں آقائے سبحانی ہیں۔ جعفر سبحانی، محمد جواد مغنیہ ہیں۔

جب ہم تازہ تازہ نجف پہنچے تھے ایران میں انقلاب کی لہر چل رہی تھی۔ اس وقت ایک بوڑھا بوسیدہ لباس نازک سا شخص جس کا نام بہلول تھا۔ مدرسہ شیرازی کے صحن میں ایک دن اعلان ہوا کہ آغائے بہلول خطاب کریں گے بڑے بڑے پائے کے علماء سیاہ سفید عمامہ پوشوں سے مدرسہ بھر گیا۔ اس وقت افغانستان میں کفر واسلام کی جنگ لڑی جارہی تھی۔

مارکسیوں کی یلغار ہو رہی تھی شہر دیہاتوں میں جگہ جگہ عمامہ پوشوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے رسوا کرتے تھے۔ بہلول نے کہا جو بھی بات کرتے ہیں اس قسم کی بات کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ملحد نہیں ہم کافر نہیں ہم کمیونسٹ نہیں تو ہم نے ان سے کہا تمھاری مثال اس شخص کی سی ہے جو پیاز کھائے ہم اسے کہیں کہ آپ نے پیاز کھایا ہے وہ جوں ہی منہ کھولے گا کہ میں نے پیاز نہیں کھایا ہے تو بوئے پیاز آئے گا آغائے سبحانی بھی ایسے ہی ہیں۔ آغائے سبحانی نے کتاب جدال احسن میں چار جگہوں پر علی سے غلو کی نفی کی۔ شیعہ علی کے بارے میں کہا غالی نہیں ہیں۔ لیکن چاروں جگہ پر بوئے غلیظ بدترین غلو انہوں نے کیا ہے۔ شہر مسلمان نشین درس گاہ جعفر صادق والے شہر کے استاد اس حد تک آگے نکلے کہ بدترین غلو سے دفاع کرتے ہیں۔ تفاسیر شیعہ سنی سب غلو سے پرُ، پاک کوئی بھی نہیں ہے لیکن برہان تفسیر، صافی، نور

ثقلین، تفسیر صافی ملا محسن کا شانی متوفی ۱۹۰۱ ہے ابھی تفسیر سے آگے نہیں دیکھا ہے۔ سورہ حمد میں بیچ کی آیت دوسرے حصے کی آیت،، اہدنا الصراط المستقیم،، شیعہ غلو کرتے ہیں،، اہدنا الصراط المستقیم،، . ہمیں صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرما۔ صراط مستقیم کسے کہتے ہیں؟ اگر کسی سے کہیں کہ کراچی سے سیدھا بلوچستان جاؤ پنجاب جاؤ ایران جاؤ تو کونسا راستہ سیدھا جائے گا؟ تو کیا کوئی انسان دکھائے گا یا روٹ صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ ہے۔ دین کی طرف جانے کا سیدھا راستہ، اللہ کی طرف جانے کا سیدھا راستہ، اگر اس کو کہیں گے کہ صراط مستقیم علی ہے تو کیا یہ غلو نہیں ہوگا؟ علی تو عالم برزخ میں ہیں علی کو کہاں تلاش کریں؟

ہم نے حج پہ جانا ہے گھر کو جانا ہے ہم نے فلاں فلاں جگہ جانا ہے تو کوئی کہے کہ صراط مستقیم کہاں ہے؟ تو کہے کہ علی سے پوچھیں تو علی کہاں ہے پھر کہیں گے برزخ میں تو کوئی نبی نہیں جاسکتا ہے اور نہ کوئی نبی وہاں سے یہاں آسکتا ہے۔ یہ بے معنی نہیں ہے غیر معقول نہیں ہے صراط پر چلنے والا آدمی ہوتا ہے۔ ابھی ایک ٹیسٹ کرنا ہے ابھی چل کر دفتر رہبر میں ان کے بیٹے کا نام لیں کہ ہمارا رہبر وہ ہے اس دین کے ساتھ آپ جیسے علماء جو اس وقت میں ہیں جتنا غلو کریں، جتنی کفریات کریں، جتنا الحاد کریں وہ زیادہ روشن فکر ہے زیادہ دانشور ہے زیادہ شیعہ ہیں۔ یہاں عقیدت مند وہ انسان ہے جو اللہ سے مدد نہ مانگے بلکہ علی سے مدد مانگے۔ اسی لئے آپ لوگوں نے کلمہ نستعین پر معزول وغیر معزول قرآن کریم پر ٹھونسا ہے۔ یہ غلو نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ آپ لوگ اندر خانہ محافظین کے ساتھ ہاتھ بلند کرنے والوں کے ساتھ ارزاق ہاتھ میں چابی والوں کے ساتھ بولتے ہیں تو آپ کی بچت ہے لیکن غریبوں کی مصیبت کا سارا بوجھ غریبوں پر پڑا ہوا ہے۔ آپ کی آخرت برباد ہوگی کیونکہ آپ نے مخلوق خدا میں سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے

۔انسان غلط راستے پر بھی چلتا ہے اور صحیح راستے پر بھی چلتا ہے سیدھے راستے پر بھی چلتا ہے۔قرآن کریم میں پیغمبر اکرم سے کہا گیا ہے،،انک علی صراط مستقیم،،صراط مستقیم قران کریم ہے،صراط مستقیم پیغمبر اسلام ہیں۔اگر آپ مرد ہیں تو ایران میں جائیں امام خمینی کے ہوتے ہوئے آقائے خامنہ ای کے لئے کہیں کہ یہ ہمارے قائد ہیں تو آپ کو اسی وقت پتا چل جائے گا کہ وہاں زیادہ دانشور اور زیادہ روشن خیال ہیں۔یہاں وہ دانشور ہوتا ہے جو اللہ سے مدد نہ مانگے،علی سے مدد مانگے۔یہ دانشوری ہے کہ آپ نے علی سے مدد مانگی۔

سب سے پہلے صراط علی نمسکہ کہنے والا فیض کا شانی ہے۔اب پتا نہیں کہ آگے کتنا غلو کیا ہے؟ قرآن کریم میں ہے صراط مستقیم۔آپ لوگ جھوٹ بولتے ہیں اثنا عشری کا کوئی وجود نہیں بنتا ہے مفروضہ نہیں بنتا ہے آپ لوگ کیا بزرگ کے معتقد ہیں اکبر بادشاہ کے معتقد ہیں۔آپ اس علی کے معتقد نہیں ہے۔ہمارے ساتھ آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ مذاق اڑایا ہے۔طفل گہوارہ ہے امام ہوسکتا ہے،غائب ہے امام ہوسکتا ہے،وفات پائی ہے امام ہوسکتا ہے،زندان میں ہے امام ہوسکتا ہے،قید میں ہے امام ہوسکتا ہے،اس کے بعد آئے امام ہوسکتا ہے۔اپنا وکیل از خود ہوسکتا ہے اتنا کھیل آپ لوگوں نے سب کچھ پاؤں تلے روندا ہے۔

﴿وَ ما خَلَقْنَا السَّماءَ وَ الْأَرْضَ وَ ما بَيْنَهُما باطِلاً ذلِكَ ظَنُّ الَّذينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ﴾ سورہ ص:۲۷ تاریخ ادیان میں ضد ادیان،معارض با ادیان،مقاومت با ادیان،جنگ با ادیان، بمباری با ادیان میں باطنیہ مؤسس اسماعیلیہ و دیگر موسسات الحادیہ جیسے مکار حیلہ گر دروغ گو کذاب،عفاک،مفتری کسی کا ذکر نام نہیں سنا ہے۔

ادیان فرق پر لکھنے والوں نے اسباب افتراق و انتشار میں سب سے زیادہ

اس فعل شنیع پر گامزن استقامت پائیداری دکھانے والی امامت جیسا نہیں سنا ہے۔ جتنا اس نے دنیا میں فساد فتنہ خون ریزی چلائی ہے یہ سب ایک عامل کی طرف برگشت کرتے ہیں۔ آخرت نامی غیر دنیا جہاں ایک اور حیات پائی جاتی ہے۔ اس کا رد اور نفی کرتے ہیں۔ یہ جو ٹیکنیک باطنیہ نے اپنائی ہے معلوم ہوتا ہے ان کا استاد ابلیس لعین استاد مباشر ہے۔ اس کے ہر سو ہر پہلو ہر طرف اوپر نیچے دائیں بائیں ہر طرف کو آپ سوچیں گے تو اس میں باطنیہ کی مہارت اور تسلط نظر آتا ہے۔ وہ چشم دید ہیں۔ ایران میں انقلاب غیر اسلامی، اسلامی کے نام سے آنے کے بعد عمائدین، بزرگان، سیاسیین، اقتصادیین، مرد و عورت، طلباء و مجتہدین یک زبان ہو گئے۔ این جا جمہوریت است یعنی منصوصیت کو دفنایا ہے جس طرح ایران میں قبر فرشی قبر پرستی اچھی درآمد ہے رفعی کرامت ہے قبور ضائع نہیں کرتے لیکن اتفاق کی بات ہے کہ منصوصیت کہاں دفن کی ہے؟ اس کا پتا نہیں چلا۔ منصوصیت بری طرح فیل ہونے کے بعد، جھوٹ ثابت ہونے کے بعد، سر پیر ہاتھ سب کٹنے کے بعد زمین گیر ہونے کے بعد، بزرگان قوم و ملت دنیا بھر کے عمائدین منصوصیت نے اقرار کیا، اعتراف کیا کہ ہمارے پاس نص نہیں ہے، ہمارے پاس نص خاص نہیں ہے ہمارے پاس یہ اعلان ابتدائی دنوں میں تیسری نسل سے شروع ہوئی تھی لیکن منصوصیت حالت احتضار میں رکھا دفنایا نہیں۔ یعنی تیرہویں صدی میں عالم تشیع کے مرجع اعلیٰ سید حسین بروجردی نے علماء قم کو مشورہ دیا کہ ہم دنیا میں حضرت علی کی منصوصیت کے بجائے، منصوص ہونے کے بجائے ان کی علمیت بلکہ علم میں ڈوبی ہوئی کوئی چیز ان سے مخفی نہ ہونے کا اعلان کریں۔ اس لئے علی امام اول کا اصرار کرتے ہیں۔ حسین صفار نامی قطیف احساس، جواد مغنیہ دیوار و دفاع از شیعہ کرنے والے نے بھی اعلان کیا کہ ہمارے پاس نص خاص نہیں ہے ہم منصوصیت

کے قائل نہیں ہیں۔ ہم علی کے فضائل کے قائل ہیں۔ ایران میں انقلاب آنے کے بعد ہر اھل بیان و اھل قلم نے مرجعیت علمیہ امیر المومنین پر کتاب لکھی ہے۔کل باقی نہیں رہی لیکن آخر میں تحقیق تلاش کرنے لگے۔ یہ جو منصوصیت کا شور شرابہ ہے کہاں سے اٹھا ہے؟ جمہوریت، آزادی کے شور سے خوف زدہ ہو کر میلانی، کریمی، عراقی، عزالدین جن میں سر فہرست آقائے جعفر سبحانی تھے انہوں نے کتاب'' آبان'' چھپوا کر منصوصیت میں جان ڈال دی اور ہوا میں پھونک مار دی۔ آخر میں آپ نے ایک کتاب جدال احسن کے نام سے تصنیف فرمائی اس میں ہر طرف سے امامت کو اٹھایا۔اچھی سرمایہ کاری کی تھی کسی کے چون و چرا سوال استفسار استعلال کی پروا نہیں کی۔ امامت میں انھوں نے منصوصیت کو ایسی بنیاد پر قائم کیا ہے، اللہ نہ ہو کوئی بات نہیں ہے، انبیاء کی کوئی ضرورت نہیں ہے، صوم وصلوٰۃ کی بھی ضرورت نہیں ہے، حج وزکات کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ کائنات کل کی کل کہکشاں سے لیکر ذرہ الیکٹرون پروٹان تک امام کے لئے ہے۔روح کائنات جان کائنات امامت ہے۔ہم بھی دیوانہ وار مدافع امامت تھے، ان کی ولادت مناتے تھے ان کی وفات منائی۔ ان کے سفر منائے ان کی حیات پر کتابیں لکھیں، خوشیاں منائیں، مصیبتیں بیان کیں تھیں بس صرف اتنا کہا تھا کہ جھوٹ نہ ملائیں۔تو انھیں تعجب ہوا کیسا انسان ہے امامت سے ایسی محبت اور جھوٹ نہ ملائیں جھوٹ کے بغیر امامت چلتی ہی نہیں ہے۔ کہا کہ منکر امام مہدی ہے، منکر امامت ہے۔ اندرون خانہ ذلیل خوار نفرت کراہت سے باہر نہیں نکل سکتے، بچے فرار ہو کے قم میں پناہندہ ہو گئے۔ یہاں مجھے ایک قصہ یاد آیا ایک شخص کہیں سے گزر رہا تھا تو ایک چھوٹا سا اجتماع کسی چوک پر ایک آدمی کو مار پیٹ کر رہا تھا وہ بھی وہاں گیا اس نے بھی تھپڑ مارا باہر نکل کر آیا۔تو لوگوں نے پوچھا کون تھے اس نے کہا مجھے کچھ پتا نہیں لیکن یہ لوگ جمع

ہوکر مار رہے تھے تو میں نے سمجھا میں بھی کچھ حصہ لے لوں۔ معصوم کا معنیٰ وہ یہ کرتے ہیں ہر قسم کی خطا لغزش سے محفوظ ہوتا ہے۔ انسان کی ترکیب میں خطا ونسیاں ہوتی ہے خطا ونسیاں انسان سے جدا نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ انبیاء جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت انسانی کے لئے مبعوث ہوئے ہیں وہ بھی خطا کر سکتے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں آدم صفی اللہ کی خطاؤں کا ذکر آیا ہے، اللہ نے آدم صفی اللہ سے کہا اس درخت کے قریب مت جاؤ انہوں نے جا کر ابلیس کے کہنے پر تناول کیا لہٰذا قرآن کریم نے فرمایا،، فعصی آدم فغوی،، آدم نے اس عصیاں کیا بے راہ ہو چلا۔ سورہ عبس کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم کی ایک روش کے خلاف عتاب کیا،، عبس وتولی ان جاء ہم الاعمی،، دنیا میں کوئی امام معصوم نہیں ہوتا ہے۔ فاطمیین کے امام، صفویوں کے امام، آل بویہ کے امام کھلے مجرم تھے۔ بعض نے دعوائے الوہیت کیا۔ ان کے نزدیک معصوم کا مطلب یہ ہے کہ خطا نہ کرے بلکہ ان کا کہنا ہے خطا کر ہی نہیں سکتا ہے۔ آپ کو اجازت نہیں کہ امام سے جواب طلبی کریں۔ لیکن شیعوں کے ایک گروہ جن کا نام اثنا عشری رکھا ہے کہتے ہیں یعنی وہ بارہ امام کے قائل ہیں بارہ تو نہیں ہیں، فرض کریں وہ بارہ ہیں۔ بارہ کے بارہ امت کی قیادت چھوڑ کر خانہ نشین ہوئے تھے۔ اگر دنیا میں کوئی ادارہ کسی کو اعلیٰ منصب دے دیں اور وہ پھر گھر میں ہی رہے تو وہ عصیاں ہوگا یا معصوم ہوگا؟ آپ جن کا نام لیتے ہیں وہ اپنے گھروں میں رہے، وہ وقت کے حکمرانوں کی بیعت میں رہے ہیں۔ ان میں سے بعض زندان میں رہے، ان میں سے بعض نابالغ رہے ان میں سے بعض ناپید رہے، ان کے اندر کئی حوالوں سے نقائص، مجبوریاں اور کوتاہیاں ہیں اور کہتے ہیں کہ ناپذیر مذہب کو چلاتے ہیں۔

آقائے سبحانی کیوں از اسلام گریزی کرتا ہے؟ اس سوال کا جواب

تلاش کرنے سے پہلے ایک قصہ مائی فروشی سے نقل کرتے ہیں۔ ایک مچھی فروش کسی جگہ بیٹھا ہوا تھا ایک اور مچھی فروش اس کے پاس آیا دونوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملانے کے بعد حال احوال پوچھا، بتائیں کام کیسے چل رہا ہے تو اس نے کہا بہت برا چل رہا ہے۔ کام چلتا نہیں ہے۔ کہا کیوں کیا ہوا؟ کہتے ہیں کہ مچھلی باسی ہے پرانی مچھلی ہے۔ اس نے کہا یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے میں باسی مچھلی کو تازہ تازہ کہہ کر فروخت کرتا ہوں، لوگ بڑی خوشی سے خریدتے ہیں کہا وہ کیسے؟ جتنی مچھلی میرے پاس رہ جاتی ہے اس کو دریا کے کنارے پر دھو کر رکھ دیتا ہوں اور کہتا ہوں تازہ تازہ مچھلی ہے، لوگ بڑی خوشی سے خریدتے ہیں۔ پتا نہیں آقائے سبحانی نے یہ قصہ کہاں سے سنا ہے؟ آپ بھی دین میں تمام بدعتوں کو وہابیوں پر ایک لعنت بھیج کر کارثواب کماتے ہیں، مقدسات اسلامی بناتے ہیں لوگ قبول کرتے ہیں۔ آقائے سبحانی وکیل دردمند دل سوز تجربہ کار آشنا مشکل ترین پیچیدہ ترین کو وہابی یہ کہتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کسی نے ان سے پوچھا ہو یا از خود فرض کیا ہو چنداں فرق نہیں پڑتا ہے۔ ان سے پوچھیں حضور عالی آپ اپنی ہر بدعت کو وہابی سے منسوب کرتے ہیں حالانکہ وہابی جو بات کرتے ہیں تمام علمائے اسلام دیگر مذاھب ان کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں اختلاف نہیں کرتے۔ تو آپ نے کہا ایسا نہیں ہے وہابی یہ دعویٰ کریں اور دیگر مذاھب ان کی تائید کرتے ہیں، اکتفاء کرتے ہیں یہ غلط ہے۔ کہتے ہیں وہابی ابنِ تیمیہ متوفی سنہ ۸۲۷ ہجری نے بنائے ہیں، باقی تمام مذاہب نے ان سے برائت دوری اختیار کی ہے۔ آقائے سبحانی لکھتے ہیں مذہب کی پسندیدہ قابل قبول مسترد ہونے میں تاریخ کے تاسیس مذاھب کا کردار ہے۔ وہابی آٹھویں صدی میں وجود میں آئے ہیں۔ وہ کیا کہتا ہے؟ ایک تو وہ بعد کا پیدا کردہ ہے، وہابیوں کی تین اساس ہیں وہابی اللہ کی جسمانیت کے قائل ہیں،

اللہ کی صفات کے متشابہ کے قائل ہیں ۔وہ انبیاء کرام اور اولیاء کو عام انسان سمجھتے ہیں۔آثار تاریخی اسلام کو بلڈز وزر سے اڑانے کے قائل ہیں۔آپ آغائے سبحانی تنہا مذھب کی غلطیوں سے آگاہ نہیں، بلکہ ان کی خصوصیات ،امتیازات، مقارنات مقابلات سے بھی آشنا ہیں۔عصر حاضر میں مذاھب پر عبور رکھتے ہیں بہتر ہوتا اگر قم میں ایک دانشگاہ مخصوص تحقیقات در مذاھب مقارنات مذاہب میں سے کونسا مذہب دیگر مذاھب کی نسبت بہتر ہے، بنوا لیتے۔ مناسب ہوگا کہ ہم یہاں اس کتابچے کے توسط سے ان کے علاقہ مندان، دل باختہ گان، فریفتہ گان، گل خندہ گان، شاگردان کی توسط سے کسب معلومات کریں۔آپ نے فرمایا وہابیوں کی خرابیوں میں سے ایک یہ ہے وہ آٹھویں صدی ہجری کو وجود میں آئے ہیں۔اس سلسلے میں ہم آپ سے یہ سوال کریں گے۔ ہم ایک کلیات سے سوال کرتے ہیں، تنگ نہیں کرتے۔ایک مذھب کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھیں گے۔ہم نے چندسال پہلے حروف تہجی کے حساب سے مذاہب اسلامی کی ایک ڈکشنری مانند کتاب لکھی ہے شاید اس میں ہر قسم کے ہزار مذاھب کا نام ہو۔سنیوں کے کل کتنے تھے، ابھی تک مجھے یاد نہیں ہے دیکھنا پڑے گا۔لیکن شیعوں کے کہتے ہیں تین سو کے لگ بھگ ہیں۔آپ ہمیں یہ بتائیں شیعوں کے فرقے جتنے ہیں سب سے آخری فرقہ کونسا ہے؟ اور سب سے پہلا فرقہ کونسا ہے؟ اسی طرح سنیوں کا سب سے پہلا فرقہ کونسا ہے اور سب سے آخری فرقہ کونسا ہے؟ ان دونوں میں آپ کے نظریہ میں کونسا فرقہ زیادہ مناسب اور بہتر ہے؟ آپ سے اگلا سوال یہ ہے مذاہب میں بطور مذہب، صاحب اصول مقررات، شخصیات کے ساتھ کونسا مذھب ہے؟ جو وجود میں آیا ہے سب سے پہلے شیعہ ہیں یا سب سے پہلے سنی ہیں؟

عنوان علم، محبت، امامت

یکے از مباحث علمی جسے ہم نے چھویا نہیں بلکہ کسی کے خطور وطور میں بھی نہیں آیا اسکی وضاحت ہونی چاہیے۔ لیکن نہ آج تک ہوئی نہ آیندہ ہونے کی توقع نظر آتی ہے۔ حتیٰ حوزات و مدارس میں بھی نام نہاد دانشوران کے پاس اس کی کوئی وضاحت نہیں۔ کسی ایک قوم کی ترقی وتمدن یا پسماندہ ہونا، زمین بوسی، حقارت، اہانت و جسارت کا نشانہ بننے کی کیا وجوہات ہیں ؟ اپنے حالات میں بہت و برتر کے اسباب وعلل کی تلاش کرنا ہے اگر ہم بدتر برے حالات سے گزرے ہیں تو ہمیں دیکھنا چاہیے کہ کب، کس طرح ہم مبتلا ہوئے؟ اس سے نجات کا راستہ کیا ہے؟ اس سے نجات کا حل کیا ہے؟ ان دو نقاط اسباب سعادت اور اسباب ہلاکت کی طرف متوجہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ابھی اس میں رمق انسانی مردہ نہیں ہے۔ اگر احساس نہیں ہوتا تو یہ سمجھیں ورنہ ضرب المثل العوام کالانعام، ﴿ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴾ انسان ناسمجھ مثل حیوان ہے۔ یاکلون یتمتعون یقومون ینانون یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ مشرق مغرب، بلاد کفر والحاد بلاد مسلمین میں ہے۔ ساکن مسلمان کے حالات کی ابتری و بدتریني کا سامنا ہے۔ ہمیں ابتداء سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ الف ب جیسی کچھ اصطلاحات ٹھونسیں گئیں۔ سادہ عاری حافظہ سے نکلنا نظر نہیں آتا ہے کس نے شروع کیا اور کون ذمہ دار ہے؟ کارل مارکس کہتا ہے الدین افیون شعوب، قوموں کو سلانے والا دین ہے۔ کچھ مسلمان زبانی طور پر اور کچھ جوابی طور پر کہتے ہیں الکفر افیون شعوب۔ اس میں کوئی شک وتردید نہیں اس وقت کے مسلمان افیون اصطلاحات خوردہ ہیں مسلمانوں کی ابتری بدتری مصطلاحات کی وجہ جانتی ہیں۔ جیسے اجتہاد فقہ عصمت کے معنی سمجھ میں نہیں آئے تو کوئی بات نہیں

لیکن مصطلاحات یادرہنی چاہیں اس کی برگشت ان کی تاریخ میں چلتے ہوئے مصطلحات ہیں۔اس کو آپ افیون مصطلحات یا مصطلحاتی افیون کہہ سکتے ہیں۔ مسلمانوں میں ابتداء سے کچھ مصطلاحات وضع ہوئے ہیں وہ افیونی تھے۔ تمام مصطلاحات کا ذکر کرنے کیلئے یہ مضمون احاطہ نہیں کرسکتا۔ اس کیلئے غیر متحمل ہے۔

مختصراً تین مصطلحات کے بارے میں عرض کرتے ہیں۔ چھوٹے، بڑے عالم دانشور، عوام سب کے سب یہ تین لفظ استعمال کرتے ہیں یہ تینوں الفاظ ایک قسم کا غشیان ہیں یعنی یہ معانی عمقی ذوقی نہیں رکھتے ہیں کھوکھلی اصطلاح یکے از کلمہ علم ہے۔ دوسرا کلمہ حب ہے۔ تیسرا کلمہ امام منہ سے نکلتا ہے ظاہر و باطن ہے۔ یہ تین الفاظ جو ہیں ان کا نام رکھتے ہیں غشوان علم۔ غشوان محبت غشوان امام۔

یہ تینوں کلمے اتنے غش ہیں، دھوکہ باز ہیں، فساد ہیں کہ ان کی جتنی مذمت کریں کم ہے، بے حد مذمت کریں پھر بھی ناکافی ہے۔

پہلے مرحلے میں آتے ہیں

﴿علم﴾

علم یعنی جاننا جو چیز مجہول ہے آپ نہیں جانتے ہیں وہاں آپ پہنچ گئے نظروں سے دیکھا، زبان سے ذائقہ لیا ہاتھ سے لمس کر کے آ گئے۔ باہر آ کر بتایا کہ ایک ایسی چیز کا پتا چلا ہے اس کو کہتے ہیں علم۔ ایسی دو چیزیں جوڑنے کے بعد وہ تصدیق ہوتی ہیں پھیلتی ہیں۔ علم کا کام صرف ایک قسم کے ذہنی انتقال کا یعنی یہ وسیلہ ہے۔ یہ انسان کی ترقی وتمدن کیلئے ضروری و ناگزیر ہے۔ انسان کی اس میں آگاہی اسی سے ہوتی ہے لیکن غاشیوں نے، دھوکہ بازوں نے اس کیلئے ناجائز ظالمانہ تعریف کی ہے اوراس کے بارے میں

احادیث لائے ہیں۔کوئی شک نہیں کہ علم کے بارے میں جو احادیث ہیں وہ سب جعلی ہیں دھوکہ ہیں۔بطور مثال ہم کہیں گے یہ ہمیشہ یاد رکھیں حدیث کی صحت سقم درست نادرست سمجھنے کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ یہ حدیث کس نے فرمائی ہے؟وہ کیسا شخص تھا؟ دوسرے مرحلے میں یہ دنیا میں اپنی دیگر معلومات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے یا نہیں۔اگر آپ اس بات کو لیں گے اس اصول کو اپنائیں گے تو آپ بہت بہت غلطیوں سے بچ جائیں گے۔ہم ابھی اختصار کے ساتھ گزر جاتے ہیں تفصیل بعد میں لکھیں گے علم کے بارے میں وارد احادیث جعلی اور خودساختہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ کہا ہے کہ علم عبادت ہے یہ غلط ہے،علم عبادت نہیں ہے۔

دوسری حدیث کہتے ہیں﴿**مداد العلماء افضل من دماء الشهداء**﴾ علماء کی مداد شہدا کے خون کے برابر ہے﴿**یوزن یوم القیامه مداد العماء و دم الشهداء فیرجع علیهم مداد العماء علی دم الشهداء**﴾کلمہ شہادت بذات خود یہ جو کہتے ہیں کہ شہید یعنی اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا۔ یہ بات غلط ہے کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے کو شہید نہیں کہتے ہیں یہ کلمہ بالکل فساد ہے۔ یہ فاسد کلمہ جو تیسری صدی میں استعمال ہوا ہے رسول اللہ نے نہیں فرمایا ہے تو سب سے خطرناک بات علم کی تعریف ہے تعریف علم میں کہا کہ علم حاصل کرو۔

اقرب الناس من درجة النبوة

﴿**اقرب الناس من درجة النبوة اهل العلم والجهاد**﴾

﴿**علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل**﴾

العلماء ورثة الانبیاء

﴿**العلماء ورثة الانبیاء، یحبهم اهل السماء، و یستغفرلهم الحیتان فی البحر اذا ماتوا الی یوم القیمة**﴾

اطلبوا العلم

﴿اطلبوا العلم، ولو بالصین فان طلب العلم فریضة علی کل مسلم﴾

﴿محبت﴾

﴿ وَ یُحِبُّونَ أَنْ یُحْمَدُوا بما لَمْ یَفْعَلُوا﴾

یکے از مصطلحات غش آور دُھوکہ باز کلمہ محبت ہے۔ انسان کو یاد رکھنا چاہیے ، یہ خیال رکھنا چاہیے کہ جو کلمہ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے وہ کس معنی میں اصطلاح ہوا ہے۔ کتاب وجوہ القرآن تالیف اسماعیل بن احمد نیشنا پوری متوفی ۴۳۰ ص ۱۶۹ پر وہ لکھتے ہیں کہ محبت کے چار معنی ہیں۔

۱۔ یکے از محبت کا معنی اطاعت ہے جہاں محبت مومنین کی طرف نسبت دی ہو یعنی مومنین آپس میں یا اللہ سے محبت کرتے ہیں یعنی اللہ کی اطاعت کرتے ہیں جیسا کہ ﴿ یُحِبُّونَهُمْ کَحُبِّ اللّٰهِ وَ الَّذینَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ ﴾ سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۶۵

۲۔ محبت یعنی رضا، راضی ہونا اگر محبت اللہ کی طرف سے اضافہ ہو جیسا کہ ﴿فَإِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقین ﴾ سورہ آل عمران ۷۶ ﴿وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصَّابِرینَ﴾ ۱۴۶

اللہ صابرین سے راضی ہے۔ ﴿وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرینَ ﴾ توبہ: ۱۰۸

۳۔ عجب، تعجب یعنی خود کو بڑا کرنا ہے ﴿ وَ یُحِبُّونَ أَنْ یُحْمَدُوا بِما لَمْ یَفْعَلُوا﴾

عام طور پر ارباب اقتدار ہوتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے چاہے وہ جھوٹ ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ نظر کرنا ﴿ وَ أَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِنِّی ﴾ طٰہٰ: ۳۹

۵۔شہوت خواہشات کیلئے ﴿وَ آتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ﴾ اللہ کی محبت میں مال دیتا ہے، انفاق کرتا ہے۔

٦۔ ﴿یُحِبُّونَ أَنْ یَتَطَهَّرُوا﴾ توبہ:۱۰۸ پاکیزگی والوں سے محبت کرتے ہیں۔

کسی سے محبت کرو محبت کی فضیلت ہے، محبت سب سے تمام عبادات سے بہتر عبادت حتیٰ قبول عبادت کی شرائط میں سے محبت ہے، یہ جھوٹ ہے۔ محبت کی کوئی قیمت نہیں محبت جیسی دغا بازی، دھوکہ بازی، خائن، خیانت کار، بدمعاش، افیون جیسی اور کوئی چیز نہیں ہے۔ محبت، قرآن میں ہمیشہ بری چیزوں کیلئے استعمال ہوئی ہے اللہ نے فرمایا ہے تم لوگ دنیا سے محبت کرتے ہو تم کو آخرت چاہیے تھی تم نے مرنا ہے۔ تم کیوں دنیا سے محبت کرتے ہو؟ ایک جگہ فرمایا ﴿تُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ تمہارے دل محبتِ مال سے بھرے ہوئے ہیں۔ اب یہ محبتِ اہل بیت کی جو بات کرتے ہیں علی سے محبت کی بات کرتے ہیں یہ اسماعیلیوں کی بات ہے، صوفیوں کی بات ہے۔ سب سے پہلے محبت کو دین میں لانے والا رابعہ ادوی ہے۔ اس نے کہا ہے علی الدین الا الحب۔ محبت کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ کسی نے کہا دنیا میں کوئی شخص کسی سے کچھ محبت نہیں کرتا ہے۔ انسان صرف اپنی ذات سے محبت کرتا ہے آپ سے صرف محبت نمائی کرتے ہیں تاکہ اپنے مسائل حل کریں، حاجتیں نکالیں۔ ان کو استعمال کریں ان کو استعمال کرنے کے بعد طلاق دے دیں۔ ایسے کہ آپ اپنی جگہ اور میں اپنی جگہ چلے جاتے ہیں۔

﴿امام﴾

تیسرا کلمہ امام ہے کلمہ امام کیلئے جو تقدیس جو تکریم جو تجلیل آئی ہے یہ بھی ایک دھوکہ ہے۔ امام کے معنی صرف آگے کے ہیں۔ آگے ایک درخت

ہے، آگے ایک چوراہا ہے، لالوکھیت کے پاس ہے تو کہیں گے آگے چوراہا ہے۔اس کے سیدھے ہاتھ کی طرف مڑیں بائیں ہاتھ مڑیں تو یہ آپ کا امام چوراہا ہے تو اس سمت کے معنی ہیں۔ اس میں کوئی بزرگی کوئی منصب نہیں ہے۔تو ان تین چیزوں سے امت الٰہی کو امت رسول کو پھنسایا ہوا ہے۔

امامت

امامت اسلام کے اصول اور مبانی ایمانیات میں سے نہیں ہے بلکہ مفہوم تقلب شیاطین ہے مساوی و برتری میں متنازع ہے کیونکہ جہاں ایمانیات آتی ہیں وہاں کلمہ آمنوا آیا ہے آمنوا باالایمان نہیں آیا ہے بلکہ کلمہ امام لفظ وضع لکل من تقدم ہے۔آپ کے آگے کو امام کہتے ہیں جہاں کوئی نہ ہو تو امام نہیں بنتا۔یعنی شہر میں ایک درخت ہے اس کے دائیں طرف مڑنا ہے تو اس حوالے سے وہ امام ہے مضاف مانگتا ہے امامت شخصی اگر ہوتی تو ابوحنیفہ، مالک، شافعی کا فتوی دینا تو امام معلوم ہوئے۔ قیامت کے دن ان کے تابعین ان کے ساتھ جہنم جائیں یا جنت تو اصولی طور پر یقینی ہے کہ جنت یا جہنم کا فیصلہ صرف اللہ نے ہی کرنا ہے۔ ایمانیات کا مصدر صرف قرآن ہے جہاں کسی بھی عمل کو ایمان میں قرار دینے کا حق صرف اللہ کا ہے،عقائد دو سو سے چار سو تک بنائیں ایمان میں شامل نہیں ہوتے۔ یہ تو فروع دین کے حصے میں آتے ہیں عبادات میں شمار ہوتے ہیں تو قصد قربت ضروری ناگزیر ورنہ عمل باطل ہے تو سلبیات میں ہے۔ جہاں عمل موجود ہوتا ہے کون قیام کرے کس طرح کرے جیسے مراسم فوتگی، غسل وکفن تدفین مردگان۔ اجتماعات میں ہے حاجت مندوں کی اعانت سیلاب زدگان الزمردگان سیاست میں ہرج ومرج، درھم برھم سے بچانے، امن امان قائم کرنے، سرحدوں کی حفاظت کرنے وغیرہ جو بھی ہو قرآن کریم اور اسوۂ محمد میں اس کا

نمونہ ملنا چاہیے ورنہ یہ عمل خوارج ہوگا، عمل خوارج ضد اسلام ہے۔ یہ اجتماعی ہے مثل مقیر تسبیح علاقہ کے واجب العمل پر عمل کرنا ہوتا ہے، جب نبی کریم مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے جہاں لوگوں نے از خود تسلیم کیا یا لشکر بھیج کر تسلیم کروایا جیسا کہ یمن معاذ بن جبل کو سلاحل عمرو ابن عاص کو طائف، جس دن آپ مدینہ سے باہر گئے مدینہ میں کسی کو چھوڑ کر گئے تو یہ اس وقت کے مصطلح نہیں اولی الامر کہتے تھے۔اس پر عمل کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں فیصلہ کنندگان کون ہوگا؟

آپ نے مجھے تذلیل وتحقیر کرنے کیلئے علی شرف الدین بلتی لکھا ہے انسان ولو نبی مرسل کیوں نہ ہو مٹی سے خلق ہوا ہے یہ ایک ناصر نا قابل انکار حقیقت ہے۔بلتستان کی زمین میرے ماں باپ نے نہیں بنائی ہے۔ بلتستان کی زمین کی کسی نے مذمت نہیں کی ہے، میں اس زمین کی مذمت نہیں کر رہا ہوں۔لیکن بقول ڈاکٹر حسن بلتستان بنانے والے ہندو وسکھ مسلمان سر سخت دشمنان اسلام وقرآن اسماعیلی تھے۔جس کے آثار آج بھی ان کی گرائش ہیں۔ باپ دادا نے خلق نہیں کیا ہے اللہ سبحانہ نے خلق کیا ہے۔ وہاں سے انتساب میری آخرت میں عذاب کا سبب نہیں بنے گا۔اگر وہ لوگ غلات ہو جائیں تو میری تقصیر نہیں ہے علماء کی اضلال ہے۔آپ کے مقلدین ملحدین کے حامی علماء کے پروردہ ہیں۔ میری جائے سکونت کراچی ناظم آباد ہے، میں مسلمان ہوں یہاں اللہ کا لاکھ شکر ہے مسلمان نشین علاقہ نصیب ہوا ہے۔

عالی جناب آقائے محمد حسین نجفی ودیگر عمائدین اساتید افاضل یکے از تصورات خاطعہ فاسدہ جو آپ حضرات کے اذھان دماغ میں عارض وطاری ہیں وہ ہیں جو علوم آپ لوگوں نے مدارس اور حوزات میں حاصل کئے ہیں۔ وہ عالم دین ہے کلائم کلاالف کلا انہا خطورات نبورات من القات اعدا

الاسلام فانہا من مہدم الادیان القاء الشیاطین ہے اسی وجہ سے آپس میں تعاند تباغض حاسد جیسے اراض مرمنہ مثل ناسور میں مبتلاء ہیں۔ آخرت میں تو آپ لوگوں کی بربادی کا یقین ہے کیونکہ پوری عمر دینِ اللہ کی بجائے الحادیوں سے اقدام راسخ کرنے ،قرآن سے دور کرنے میں صرف کی ہے۔ آپ حضرات اپنی علوم شعوبی میں تبحر نبوغت کی وجہ سے یہ سوچ اوپر آکے سایہ فگن ہوگئے اور درک حقائق سے اعشی ہو کر حقائق سے عداوت، نفرت، کراہت اباطیل سے دفاع حمایت کو اپنی نبوغت علمی گردانا شروع کردیا لہذا تاجران دین والوں میں مقام و منصب غیر مترقب ملا۔ لہذا حقائق پر ڈاکہ ڈال کر کمال جرات حدت کے ساتھ اس پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں۔

قارئین کرام کتاب ہو یا مقابلہ کا خط درست میں جو عنوان ہوتا ہے پہلے مرحلے میں اس عنوان کو پڑھنا، غور سے سمجھنا ضروری ہے جو آپ کے دین سے وابستہ ہو۔ سنہ ۶۰ ہجری میں معاویہ نے وفات پائی اس نے اس صلح نامے کے خلاف اپنے بیٹے یزید کو ولی عہد بنایا البتہ آسانی سے نہیں بلکہ طاقت کے زور پر بنایا تو مدینہ منورہ سے عبادلہ اربعہ ان میں سے ایک امام حسین تھے اس کے خلاف اٹھے اور احتجاج کیا تو یہاں ایک طرف یزید کا نام آتا ہے دوسری طرف یزیدیوں کا نام آتا ہے۔ یزید معلوم ہے معاویہ کا بیٹا ولی عہد تھا یزیدیوں سے مراد اہل کوفہ ہیں جن کی قیادت عمر بن سعد کر رہے تھے۔ دوسری طرف امام حسین ہیں یہاں آپ کو قتل کیا دو قسم کے قتل ہوتے ہیں۔ ایک قتل شخص کا ہوتا ہے ایک قتل شخصیت کا ہوتا ہے۔ اس کو مصطلح تاریخ میں واقعہ کہتے ہیں واقعہ گرنے کو کہتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ اذا وقعت الواقعہ جب قیامت کا وقت آجائے گا تو یہاں سب گر جائیں گے اصل واقعہ یہ ہے یا نہیں افسانہ کہانی ہے؟

یہ کیوں ہوا؟ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ہماری کیا ذمہ داری ہے واقعہ قتل امام حسین تاریخ میں دس محرم ۶۱ ھ کو پیش آیا۔

مسلمانوں پر کافرین کو برتری دیتے ہیں

آپ حضرات کی یہ سنت رہی ہے کہ مسلمانوں پر کافرین کو برتری دیں۔ اس پر اللہ بھی قیامت کے دن آپ لوگوں کو ان کے ساتھ رکھے گا اسلام دشمنی کفر وشرک والحاد دوستی آپ کو ستائے گی۔

قبلہ موقر آپ اور دیگر عمائدین فریقین کو واشگاف صدا صارخۃ صاعقہ میں عرض کرتا ہوں میرے پاس وہ علوم نہیں جو آپ حضرات سینوں پر مارتے ہیں ہم جیسے بے سہارا لوگوں کو غشاب میں لیتے ہیں۔ میں آپ حضرات کا احترام، تکریم، توقیر تعظیم نہیں کرتا ہوں۔ اس کی دو بڑی وجوہات پہاڑ کی مانند جنہیں کوئی ہلا نہیں سکتا۔ وجہ اول علم کی کوئی فضیلت نہیں چاہے وسیلہ دھاگہ سوئی یا چمچ ہو۔ دینی ہو یا دنیاوی دونوں آج بازار میں متاع قال اللہ قطعا قال ثابت نہیں، قتل صعلوک ہے۔ حسب شکل وصورت، قد وقامت، زبان میں سلاست کا حساب یکتا ہے۔ کوئی اپنا کسب ہم سے نہیں کھا رہا ہے، مفت کا مال ہے آپ کا اپنا ذاتی مال۔ بہر حال یہ متاع بازار ہے، زیورات فروش، دکان سبزی فروش دکانوں والوں پر برتری نہیں رکھتا ہے۔ آپ کے علم کی اگر کوئی قدر و قیمت ہے تو سرکار کے پاس ہوگی۔ جب بھی سرکار کو اسلام کے خلاف کوئی اقدام کرنا ہوگا عاشق رسول کو مارنا ہوگا۔ ہندؤں کو مندر بنا کر دینا ہوگا تو آپ سے رابطہ کریں گے۔ وجہ دوم میرا دین ہے میرا دین مجھے جھک کر سلام کرنے سے منع کرتا ہے۔ آپ حضرات کسی نہ کسی مذہب پر قائم دونوں جمع نا پذیر ہیں۔ آپ سب کسی نہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں مذاہب بکاملہ و بتما ضد اسلام۔ اسلام کو ہٹانے کیلئے آج اس

عظیم ملک میں جہاں ۹۸ فیصد مسلمان ہوں۔ سیکولروں کے نرغہ میں ہونا اہل اسلام کیلئے قبر میں چھپ جانے کا مقام ہے۔ آپ قرآن عظیم کے بدلے گمنام جگہ، گمنام اشخاص کی حدیث بنانے، یاد کرنے لکھنے، نظام کائنات درہم برہم از رسول تا ہمارے ہاتھ لگنے تک کتنی وساطت بیچ میں ہیں، معلوم نہیں مفقود ہے۔ معلوم نہیں مجہولین کتنے ہونگے احادیث ترسیل مرسلات کتنی چھوڑی ہیں۔

سب خلفاء کی آیات قرآن کی تفاسیر میرے لئے مہنگی پڑیں۔ غلط گویان کی نشاندہی مجھے مہنگی پڑی۔ یہ جو دین کے نام سے قائم تنظیمیں پاکستان طلوع اسلام کا تفاؤل کرتی تھیں، فال بد ثابت ہو گیا۔ ضاد مخالف پرور حامی ثابت نکلے۔ ہماری چھوٹی بڑی امیدیں، اسی طرح اصغریہ اکبریہ ہم ان کو دینی سمجھتے تھے وہ دینی نہیں الحادیوں کے رضا کار تھے۔ وہ خود کو اثنا عشری کہنے کی وجہ سے مسلمانوں کو دھوکہ، غلط فہمی ہو رہی تھی۔ علماء اور تنظیم نے مل کر میرا ادارہ بند کیا۔ امام حسین کی یاد کو مسخ کرنے میں اتفاق دکھایا گیا یہ بات مجھے نا قابل گوارا ثابت ہوئی، کسی بھی عالم نے مجھ سے اس سلسلے میں ہدایت لسانی، کتابی نہیں کی۔ میں شیعہ کو آئینہ اسلام سمجھ کر دفاع کرتا تھا وہ اندر سے اسلام مخالف تھے تو میں نے اثنا عشری کو مزید پڑھا۔ یہاں تک پہنچا کہ اثنا عشری کا کوئی وجود ہی نہیں بنتا۔ یہ لوگ ہی درحقیت اسماعیلی، آغا خانی یا قادیانی تھے۔ قرآن سے دشمنی، قرآن کی جگہ حدیث کساء میرے لئے نا قابل ہضم بن چکی تھی۔

قبلہ محترم کا مجھے شیعہ اثنا عشری سے اخراج کرنے کا حکم مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ یہ اسلام سے منتسب مذہب نہیں ہے، اسلام سے خالی یا اسلام مخالف مذہب ہے جیسا کہ امامیہ، اصغیریہ، جعفریہ علماء نے ان کے اصول کو پڑھا نہ اس کی کوئی قرارداد ہے۔

آپ سے سوال ہے کہ مرجع اعلیٰ حافظ بشیر خرافی جس نے لاٹھی، رومال کو بھی توسل میں گنا اور مزید زور سے سینہ مارنے کا کہا مرجع اعلیٰ ہو جائیں تو رسول اللہ کے لیے کچھ نہیں رہتا تو محمد تو چھوڑ و اللہ کیلئے کوئی صفت نہیں رہتی۔ یہاں بات کی وضاحت کرنے کی ضرورت اجتماعی، سیاسی دینی اصطلاحی موارد ہوتی ہیں۔ اس کی تاریخ ہوتی ہے یہ کلمہ کب سے استعمال میں آیا؟ احتمال قوی ہے چودہویں صدی کو آقای محسن حکیم سے شروع ہوا۔ اگر پچاس، سو سال آئندہ گزرنے کے بعد حوزات علمیہ میں کوئی حوادث آسکتا ہے مرجع اعلیٰ احاطہ نہ کریں تو شاید کوئی اور القاب تلاش کرنا پڑے۔
قبلہ موصوف کے اندر جو غیض وغضب کی چشمے پھوٹ پڑے، انہیں اشتباہ ہوا ہے کہ میں ان کا مقلد ہوں حالانکہ میں نہ مجتہد ہوں نہ مقلد ہوں۔
جن مراجع نے خود رسول اللہ سے زیادہ اختیارات استعمال کیے اور اب گلی کوچوں میں حاکم شرعی بنے ہوئے ہیں۔ آقای سید محمد جواد نقوی نے لفظی القاب، مشترک القاب کے آغاز درسگاہ کے القاب استاذ لکھا لیکن بات ہی تو وہی کرنی جوان کے فرقے کے معیارات پسندانہ میں ہے۔ اب کوئی بھی مائی کا لال، ماں باپ کے درمیان جدائی ڈال دے، ہاروت وماروت بن جائے، اقنوم کو ناممکنات بنانے کا اعلان کرتا رہے، قبلہ آقای جواد نقوی نے تو ہارتی بنا ہی دیا ہے۔
انسانوں کو مالیس لہم القاب جعل کرنے کی جرات وہمت آنے لگی ہے۔ یہ جو علماء کے پیچھے ارباب شریعت کھڑے ہوتے ہیں ان کے القابات شیطانی، علماء کو انبیاء پر برتری یا وارث انبیاء بقول آقائے مقتدر ذوات تالی تلو عصمت ہے۔ یہ بات آپ کے اندر انا مین غلیان، طغیان آنے کی نشانی ہے کیونکہ ابھی تک آپ کے اساتید اس نتیجہ پر نہیں پہنچے کہ عصمت کو مضاف الیہ تالی کس بنیاد پر بنایا ہے؟ یا معتزلہ سے بنایا ہے۔ ابھی تک کلمہ معصوم کی

وضاحت کرنے سے عاجز قاصر ہیں۔اب تک عصمت بین جبریہ وقدریہ کے درمیان چل رہی ہے یا فطرت ماخمیرہ میں مخلوط ہے، القاب مسروق از رسول اللہ ہے۔نساء۱۶۵ کے تحت حجت صرف رسول اللہ تک محدود ہے۔
جب تک مجھے آیات قرآن کریم سے استناد کر کے قانع نہ کریں، میں ان کو استعمال نہیں کرونگا۔کیونکہ یہ قرآن کریم میں اللہ کی طرف سے مخصوص ہیں۔ کسی اور کے لئے استعمال حکم تجاوز حدود اللہ میں آتا ہے، خیانت ہوگی۔اس کی وجوہات عرض کرتا ہوں قرآن کریم میں علائم شواہد نبوت انبیاء کیلئے کلمہ آیت آیا ہے، یعنی یہ کلمہ چار مصادیق میں استعمال ہوا ہے اس میں سے ایک نشانی نبوت انبیاء کیلئے ہے۔بعض انبیاء کے لئے دو بعض کے لئے تین جبکہ حضرت موسیٰ کیلئے ۹ آیت آئی ہیں ﴿ **وَ لَقَدْ آتَيْنا مُوسى تِسْعَ آياتٍ بَيِّناتٍ** ﴾ اسراء:۱۰۱، ہمارے نبی کریم لیے حسب عنکبوت:۵۱ ﴿ **أَ وَ لَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنا عَلَيْكَ الْكِتابَ يُتْلى عَلَيْهِمْ** ﴾ صرف قرآن دیا ہے۔﴿ **وَ لَقَدْ صَرَّفْنا لِلنَّاسِ فى هذَا الْقُرْآن** ﴾ سورہ اسراء:۸۹۔۴۱ کسی قسم کی اور آیت دینے سے انکار کیا ہے۔آپ نے من گھڑت نشانی شعل کرنے کیلئے آیت کی جگہ معجزات استعمال کیا ہے، خیانت کی ہے۔
۵۔فقہ لغت میں اور قرآن میں عمق گہرائی میں سمجھنے کو کہا ہے۔کلمہ فقہ میں معنی حکم حلال حرام، جائز ناجائز کی بو بھی نہیں آتی بلکہ مصطلحات کثیرہ رواج کلمہ حجۃ الاسلام ہے حجت غالب آنے کو کہتے ہیں ہر وہ چیز جو اللہ کے وجود الوہیت ربوبیت قیام قیامت کے بارے میں مدلل دلائل مکمل بیان کرنے کو کہتے ہیں۔اس بیان کے بعد فریق مقابل کو قیامت کے دن سزا دینا درست جائز قرار پاتا ہے۔کسی کو راہ غذر بہانہ باقی نہیں رہتا جبکہ آج کل اعلی پایہ فاضل علماء سیاسیات، سماجیات افک افتراء کا موسوعات لے آئے۔موسوعۃ سلونی وموسوعہ امام علی بھی اکاذیب در مصائب امام حسین والوں کو حجۃ

الاسلام کہتے ہیں۔ یہ علمی ڈگری نہیں بلکہ یہ دین کی طرف سے تمام ممکنہ دلائل دینے والوں کو کہتے ہیں۔قرآن کریم اوراسوۂ طیبہ حضرت محمد حجت عن اللہ کو کہتے ہیں۔

حجتہ الاسلام یعنی اسلام کی طرف بیان مکمل پہنچایا ہے عذر باقی نہیں رکھا ہے، جبکہ وہ یہ کلمہ بناتے بھول گئے اس کی سیاست ،اجتماعات،قومیات کی بات کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اسلام خالص مستند کیئے بغیر کسی کو کسی دلائل براہین قاطعہ سے منوانے ،غالب آنے کو حجتہ کہا ہے۔آپ نے اخبارات، غیر مستند مرسلات سے استناد کرنے والوں کو حجتہ الاسلام کہا جو کسی صورت میں اللہ کے عذاب کو ٹال نہیں سکتے ہیں۔اللہ کی طرف سے بیان مکمل ہو گیا اگر کوئی مخالفت کرے گا تو اس کو سزا دے سکتا ہے۔

قل فللہ حجتہ البالغہ نساء:۱۶۵ رسول اللہ کے بعد حجت ختم ہے۔علوم شعوبی کے اوقیانوس میں غواصی ہی کیوں نہ کرتے ہوں وہ کسی فرد کو اتمام حجت نہیں کر سکتے ہیں۔سیوطی کے اشعار مبانی بیان حجت نہیں ہو سکتے ۔ آیت اللہ العظمیٰ ،آیت عربی زبان میں نشانی کو کہتے ہیں۔کائنات، کیڑے مکوڑے بکٹیر یا یا، چیونٹی بھی آیت ہے۔لیکن العظمیٰ الحاق کرنے کے بعد اب رسول اللہ کیلئے کونسا صیغہ استعمال کریں گے؟ ہم مسجد نبوی میں بیٹھے تھے ہمارے بائیں طرف ایک عراقی بیٹھا ہوا تھا اس نے دیکھا ہم میں شاید شیعہ ہوں چونکہ سجدہ گاہ نہیں رکھی تھی۔سنی بھی نہیں چونکہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھی تھی۔ ہاتھ ملایا پوچھا شیعہ ہیں میں نے کہا نہیں، مسلمان ہوں۔کہاں سے آئے ہو؟ کہا پاکستان سے۔میں نے پوچھا آپ کہاں سے ہو؟ کہا عراق سے عراق کے کس صوبے سے اس نے کہا نجف۔ پھر از خود کہا آیت اللہ المرجع الاعلیٰ حافظ بشیر۔ میں نے پوچھا آپ پڑھے لکھے ہیں، کہا طبیب ہوں۔آپ نے قرآئن شواہد مدعی نبوت آیت کی جگہ معجزہ استعمال کیا ہے۔

کلمہ معجزہ مادہ عجز سے ہے یہ کلمہ کسی صورت میں ترجمہ آیت نہیں بنتا ہے۔ یہ تبدیلی عدم تمیز از روئے قرآن کراہت بلکہ بدنیتی پر مبنی ہے تا کہ آپ ہر کس و ناکس کیلئے معجزات جعل کر کے پورے ملک کو بت خانہ اور لوگوں کو بت پرست بنا سکیں۔ آپ اپنے خود ساختہ منصب امامت اولیاء کیلئے جتنا چاہیں معجزات کے کارخانہ لگائیں اللہ نے اہل اسلام کو ایک ہی نشانی دی ہے ۔اللہ نے سورہ اسراء میں ۸۹ سے ۹۵ تک معجزہ دینے سے انکار کیا ہے۔ چنانچہ مجلسی نے نبی کریم کے لئے ۴۴۴۴ معجزہ نقل کیئے ہیں۔

۲۔ایمان غیر مرئی، غیر محسوسات کو کثرت دلائل کی وجہ سے تصدیق ناگزیری کیلئے کلمہ ایمان آیا ہے۔ اسلام، قرآن محمد سے عداوت بغضاء سیاہ ابھی تک اس جگہ کیلئے کوئی کلمہ نہیں۔ مضطرب السان و مضطرب لقلوب ہے آپ نے ایمان کی جگہ عقائد اصول دین، جہاں بینی، تصور کائنات جعل کیا ہے جو کہ کلمہ ایمان کا معنی نہیں بنتا ہے۔ آپ قرآن کریم میں ناجائز تصرفات ناروا ایمان وعمل میں فرق کو ختم کریں اور دین میں جائز ناجائز متنازعات حتی بدعات کو بھی عقائد میں شامل کریں۔ معنی لغوی اور اصطلاح میں کسی قسم کا رشتہ ربط نہیں دیکھتے ہیں یہ بدنیتی پر مبنی ہے ۔جناب قبلہ موقر آپ کے مختصر صفحات اسلام قرآن محمد حضرت علی حضرت امام حسین کے بارے میں کتنے برے عزائم یا منویات پائے جاتے ہوں بطور امام حسین کے قیام کے بارے میں کسی قسم کی مدلل محلل تفسیر نہیں آنی چاہیے۔ یہ واقعہ امام اور اللہ کے درمیان میں معاہدہ تھا یا عشق شہادت میں خودکشی کی؟ علماء مقصود بھی عابد بھی جو خرافات چل رہی ہیں ان کی اصلاح نہیں ہوئی یا جو خرافات چل رہی ہے اس کو جوں کا توں رکھنا چاہیے؟

۳۔کلمہ شہید لغت اور قرآن میں حاضر و ناظر گواہ کیلئے استعمال ہوا ہے آپ نے اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کیلئے استعمال کیا پھر ہر وہ جس کسی نے قتل

کیا اس کو بھی شہید گردانا گیا چاہے بے دین، فاسد، فاسق ملحد ہی کیوں نہ ہو۔ ملحد کافر قرآن رسول اللہ سے استہزاء کرنے والے کو بھی کہا گیا ہے قرآن پرانی کتاب ہے اسلام کو فرسودہ نظام کہنے والی بینظیر منکر رسالت سلمان تاثیر بھی شہید ہو گئے جبکہ یہ مصطلح صوفی اتحادیہ شیعہ کی ساخت ہے مصطلح صوفی ہے انہوں نے اداکار عمران خان بانی مندر عدو ولد اسلام اللہ سے مشاھدہ کا دعویٰ کرنے کیلئے گھڑا ہے۔ محسوس ہوتا ہے بلکہ یقین جازم حق الیقین تک پہنچے والے ذوات کیلئے مخصوص ہے۔ چنانچہ قدیم کتب میں بدرو احد احزاب میں قتل ہونے والی ذوات کیلئے استعمال نہیں ہوا ہے۔ نیز عمر بن خطاب عثمان بن عفان علی ابن ابی طالب کو بھی قتل کیا گیا ہے ان کے لئے کلمہ شہید استعمال نہیں ہوا یا حتیٰ مقاتل قدیم امثال تاریخ طبری میں امام حسین کیلئے کلمہ شہید استعمال نہیں ہوا ہے۔ آپ نے گناہوں میں قتل ہونا یا خطاء سے قتل کو بھی شہید کہا ہے۔

۵۔ اما مجہتد کے معنی لغوی جد و جہد زحمت مشقت حصول مادیات کیلئے مخصوص ہیں۔ فکری عقلی کاوش کیلئے استعمال ہوتا نہیں دیکھا ہے۔ اس کا معنی اصطلاحی ادلہ ظنی سے احکام اللہ نکالنے کو کہتے ہیں نعوذ باللہ دلائل ساطعہ سے ثابت احکام کی جگہ ادلۃ ظنیہ سے استناد کر کے حکم صادر کرنا محارب اللہ ہوگا۔ حافظ بشیر جھنڈا، رومال کو بھی شعائر اللہ کہتے ہیں۔ آقای حافظ ریاض اور آقای جواد کو حاصل کرنے کا شوق یعقوب کا یوسف دیکھنے کے شوق سے زیادہ جنگ باللہ میں کمال اتاترک کا لقب لینے والوں، قرآن کو کتاب کہنہ کہنے والے کیسے بے نظیر بھٹو کو بھی شہید کہنے کیلئے تیار ہیں۔ حکم بیان کا حق صرف ملک کو حاصل ہے آپ نے حاکم شرع کی بھرمار کر دی ہے۔ اللہ سے یہ حق چھینا ہے۔ یہ بحث ہم کتاب عشوان علماء اور اجتہاد تقلید تجدید میں کر چکے ہیں۔ یہ کلمہ مولدہ ہے جو دوسری صدی تیسری صدی کے آغاز میں محاورات

مذاہب میں داخل ہوا ہے۔ کلمہ مجتہد بھی اپنے لغوی معنی سے صرف نظر کر کے اصطلاحی معنی میں استعمال ہو رہا ہے۔ آغا حافظ ریاض کو دونوں سے اعزاز و افتخار ہے کہ آپ نے اجتہاد یعنی صدور حکم اللہ سبحانہ سے چھینا ہے یعنی اللہ کے مقابل میں حکم دینے والوں کو کہا ہے جبکہ مائدہ ۴۴۔۴۵۔۴۷ اللہ کے علاوہ حکم کرنے والوں کو کافر، فاسق اور ظالم کہا گیا ہے۔ الغرض کلمہ مجتہد کا جو خاص وعوام میں بغیر کسی فرق امتیاز چل رہا ہے، وہ حق افتاء حلال وحرام میں موازی اللہ فتویٰ دیتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا اعلان مبارزہ باللہ مقابل قرآن استعمال ہوا ہے۔ احکام اللہ کو تہہ و بالا شمال وجنوب سے اڑایا ہے یہ ظلم فاحش ہے کیونکہ قرآن میں حدود اللہ کو توڑنے والوں کو ظالمین کہا گیا ہے ﴿ولئن أمهل الظالم فلن يفوت أخذه﴾

﴿وَ مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ﴾

چنانچہ اصولیوں نے تصریح سے کہا ہے مصادر فقہ چار ہیں۔ قرآن، سنت ،اجماع، قیاس جبکہ قرآن برائے نام کی حد تک ہے۔ مثل منافقین قرآن سے عداوت کڑواہٹ مشرکین سے زیادہ ہے۔ بہت سے احکام خلاف قرآن پر مبنی ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں نقل تمرازھجر نہیں کروں گا گرچہ علماء بزرگ پاکستان نے امثال حافظ ریاض، سید تقی شاہ، محسن نجفی صلاح الدین جعفری ودیگر نے میری توہین تذلیل میں کسی قسم کی کسر نہیں چھوڑی ہے میں ان کے برابر ایسا نہیں کروں گا۔

وسیلہ اور محبت اہلبیت ضرب مکعب ہے، اتحادیہ ،صوفیزم، فسطائیزم الحادیزم کا منشور ہے۔ یہاں سے اسلام آباد جانے کا آج کل کے زمانے میں آرام دہ اور کم وقت میں پہنچانے کا وسیلہ جمبو جیٹ جہاز ہے اس میں بھاری کرایہ دیکر نشست حاصل کرتے ہیں۔ لیکن جہاز میں سوار ہوتے

وقت جہاز کو چومتے نہیں ہیں، اسلام آباد پہنچنے کے بعد گاڑی یا ڈرائیور کا شکریہ نہیں کرتے ۔ چنانچہ اس محبت میں جھوٹ ہی ہوتا ہے اگر سچ ہے تو اپنا مقصد نکلنے کی حد تک ہوتا ہے۔ محبت اہلبیت کا رٹہ لگانے والوں کا اپنی حوائج کے لیے وہاں لگے صندوق میں پیسہ لگانا مراد ہے۔ وسیلہ بنانے والے سفید جھوٹ بولتے ہیں انہوں نے اہلبیت کو، قرآن، رسول اسلام کو پیچھے کرنے کے لیے بنایا ہے ان قبور کا پنجرہ چار دیواری بنایا ہے تا کہ متوسلین یہاں رقوم ڈالیں اس کے لیے وسیع پیمانے پر تبلیغات کرتے ہیں لیکن آپ کی سیرت کے کسی بھی گوشہ کی تاسی نہیں کرتے ہیں محبت علی کا دعویٰ کرتے ہیں اور شخصیت علی کو مسخ کرتے ہیں۔

اس لیے میں بھی سب خلفاء کے مخالف تھا۔ امیر المومنین علی حضرات حسین کو اسلام عزیز کا آئینہ سمجھتا تھا، مذہب شیعہ سے متعلق بہت سی کتب جمع کی تھیں۔ اسی طرح آئمہ اہلبیت سے متعلق بھی بہت سی کتب جمع کی تھیں۔ ان کے موالید وفیات بھی مناتے رہے۔ شیعہ اثنا عشری سے متعلق چار سیٹ کتاب نشر کی ہیں بالخصوص قیام امام حسین ہمارا مرکزی محور توجہ تھا۔

عزاداری امام حسین کے نام سے خرافات، اکاذیب، اباطیل، ضد اسلام، ضد قرآن، ضد دین، ضد مردان دین حمایت ملحدان، مفاد پرستان، ملحدین، ناسخین شریعت والوں کی حمایت لوگوں کے حقوق غصب سرقت لوٹ مار زواج متعہ کے نام سے ناموس مسلمین کی ہتک، حرمت ارث نفقات حتی حق صدقات سے محروم گلے میں پھنسی ہڈی، بے دردی شقاوت قساوت کے رواج، آپ لوگوں کی جاہلیت سے بدتر زندہ قبروں دفنانے والوں جیسا پایا ہے۔

قبلہ محترم آپ کا شکریہ، مہربانی، آپ کا احسان ہوگا میری سمجھ میں نہیں

آرہا ہے کہ اوپر سے گنتی کروں بارہ نہیں بنتے ہیں آخر سے گنتی کیا بارہ نہیں بنے پریشان تھا جان چھوٹی۔
اوپر سے شروع کیا بلافصل نہیں بنے پھر امام حسن اور امام حسین بیس سال معاویہ کی بیعت میں رہے کم ہوگئے امام رضا مامون رشید کی بیعت میں دنیا سے گزرے، چار کم ہوگئے، پھر نیچے گئے امام حسن عسکری لاولد دنیا سے گئے صا ندادجعفر کذاب نے لے لیا اگر آپ کے پاس گنتی کا کوئی اور طریقہ ہو تو بتائیں۔

آپ نے مجھے شیعہ اثنا عشری کے مسلمات سے انکار پر شیعیت سے اخراج کیا ہے۔ پتا نہیں آپ زیادہ غصہ نہ کریں۔ آپ مرتضٰی مطہری، آقائے جعفر سبحانی تاریخ اور عقائد کی پہلی کلاس بھی نہیں پڑھے۔ ابھی تک مبہم مجمل بھڑکانے والی ٹالنے والی بات کرتے ہیں۔ شیعہ سے متعلق بہت سے سوالات کہ آپ نے شیعوں کو جنت الفردوس کا ساکنین بتایا ہے۔ اسفل سافلین پائیں گے تو اپنا عمامہ پھینک کر سر پیٹنا شروع کردیں گے۔ آپ نے سمجھا کہ یہ اشرف المخلوقات ہیں۔ جانثاران علی امام حسین ہیں۔ شاید آپ صرف محدث نوری کی کتاب پڑھ کر فتویٰ صادر کرتے ہیں بعید نہیں مجلس پڑھنے والا تاریخ کا جاہل ہوتا ہے۔ مجتہدین قیام امام حسین سے اجہل ہوتا ہے امیر المومنین کو مصیبتوں میں پھنسانے والے امام حسن کو میدان جنگ لے جا کر صلح پر مجبور کیا پھر مذل مومنین کہنے والے امام حسین کو دعوت دے کر خود غائب ہونے والے یا لشکر قاتلین سے ملنے والے ہیں ان کے جرم اثر آج کل کے کرائے کے قاتلوں جیسے ہیں تفصیل بعد میں۔

کلمہ شیعہ سے متعلق بہت سے سوال کے جواب طلب ہیں۔ کلمہ شیعہ دائم الاضافۃ ہے مضاف الیہ مانگتا ہے کثرۃ فرق تشتت، تفرقہ، عداوت بغضا، اہل حسو وحقود کینہ والا گروہ بتایا جاتا ہے۔ یہ فرق ہمیشہ مضاف الیہ

محذوف رکھتا ہے کیونکہ شیعوں کے فرقوں کی تعداد کی کوئی حد کوئی نہیں بتا سکتا ہے۔ کیونکہ زیادہ مفاد پرست ہونے کی وجہ سے سرعۃ الانشقاق شگاخندہ نظر آتا ہے کافندہ ترین فرق میں شمار ہوتا ہے۔ وہ کسی فکر واصول پر قائم نہیں فہم قرآنی شگاف نہیں ہوتے ۔ بلکہ مفاد کی بنیاد پر ہوتا ہے مشہور ترین فرق سبائیہ، کیسانیہ، زیدیہ، اسماعیلیہ ،مبارکیہ، نصیریہ، جارودیہ، احائیہ، رشتہ احقافیۃ ،عصائیہ بایہہ، ہشامیہ، مختاریہ، خطابیہ، عجلیہ ،زاریہ، جعفریہ، موسویہ، اواقفیہ ،اثنا عشریہ، نصیریہ، قرمطیہ اور بوہرویہ اتفاق سے جس کی طرف اضافہ کریں گے ملحد بے دین پائیں گے آپ خود بتائیں آپ کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں؟ وضاحت نہیں کریں گے؟ چاہتا ہوں کہ وضاحت کریں۔

قرآن کے بارے میں امیرالمومنین نے ان کلمات میں فرمایا

خطبہ :۱۸﴿مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ، فِیْهِ تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ، وَ ذَکَرَ اَنَّ الْکِتَابَ یُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا، وَ اَنَّهٗ لَا اخْتِلَافَ فِیْهِ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ: وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا . وَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ ظَاهِرُهٗ اَنِیْقٌ وَّ بَاطِنُهٗ عَمِیْقٌ ،لَا تَفْنٰی عَجَآئِبُهٗ ، وَلَا تَنْقَضِیْ غَرَآئِبُهٗ ، وَلَا تُکْشَفُ الظُّلُمٰتُ اِلَّا بِهٖ . ﴾

اللہ نے قرآن میں تو یہ فرمایا ہے کہ: ”ہم نے کتاب میں کسی چیز کے بیان کرنے میں کوتاہی نہیں کی“ اور اس میں ہر چیز کا واضح بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے: قرآن کے بعض حصے بعض حصوں کی تصدیق کرتے ہیں اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ چنانچہ اللہ کا یہ ارشاد ہے: ”اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کا بھیجا ہوا ہوتا تو تم اس میں کافی اختلاف پاتے“ اور یہ کہ اس کا ظاہر خوش نما اور باطن گہرا ہے۔ نہ اس کے عجائبات مٹنے والے اور نہ اس کے لطائف ختم ہونے والے ہیں۔ ظلمت (جہالت) کا پردہ اسی سے چاک کیا جاتا ہے۔

خطبہ:۷۷ ﴿فَمَنْ صَدَّقَ بِهٰذَا فَقَدْ كَذَّبَ الْقُرْاٰنَ، وَاسْتَغْنٰى عَنِ الْاِسْتِعَانَةِ بِاللّٰهِ فِىْ نَيْلِ الْمَحْبُوْبِ وَدَفْعِ الْمَكْرُوْهِ﴾

تو جس نے اسے صحیح سمجھا، اس نے قرآن کو جھٹلایا اور مقصد کے پانے اور مصیبت کے دور کرنے میں اللہ کی مدد سے بے نیاز ہو گیا

خطبہ:۸۵ ﴿فَاَنْزِلُوْهُمْ بِاَحْسَنِ مَنَازِلِ الْقُرْاٰنِ﴾

جو قرآن کی بہتر سے بہتر منزل سمجھ سکو

خطبہ:۸۹ ﴿فَانْظُرْ اَيُّهَا السَّآئِلُ: فَمَا دَلَّكَ الْقُرْاٰنُ عَلَيْهِ مِنْ صِفَتِهٖ فَائْتَمَّ بِهٖ وَ اسْتَضِیْٓءْ بِنُوْرِ هِدَايَتِهٖ، وَمَا كَلَّفَكَ الشَّيْطٰنُ عِلْمَهٗ مِمَّا لَيْسَ فِى الْكِتَابِ عَلَيْكَ فَرْضُهٗ، وَلَا فِىْ سُنَّةِ النَّبِىِّ ﷺ وَاَئِمَّةِ الْهُدٰى اَثَرُهٗ، فَكِلْ عِلْمَهٗ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ مُنْتَهٰى حَقِّ اللّٰهِ عَلَيْكَ.﴾

اے (اللہ کی صفتوں کو) دریافت کرنے والے دیکھو! کہ جن صفتوں کا تمھیں قرآن نے پتہ دیا ہے (ان میں) تم اس کی پیروی کرو اور اسی کے نور ہدایت سے کسبِ ضیا کرتے رہو اور جو چیزیں کہ قرآن میں واجب نہیں اور نہ سنت پیغمبرؐ و آئمہؑ ہدیٰ میں ان کا نام ونشان ہے اور صرف شیطان نے اس کے جاننے کی تمھیں زحمت دی ہے، اس کا علم اللہ ہی کے پاس رہنے دو اور یہی تم پر اللہ کے حق کی آخری حد ہے۔

خطبہ:۱۰۸ ﴿وَتَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَحْسَنُ الْحَدِيْثِ، وَتَفَقَّهُوْا فِيْهِ فَاِنَّهٗ رَبِيْعُ الْقُلُوْبِ، وَاسْتَشْفُوْا بِنُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ شِفَآءُ الصُّدُوْرِ، وَاَحْسِنُوْا تِلَاوَتَهٗ فَاِنَّهٗ اَنْفَعُ الْقَصَصِ﴾

اور قرآن کا علم حاصل کرو کہ وہ بہترین کلام ہے اور اس میں غور وفکر کرو کہ یہ دلوں کی بہار ہے اور اس کے نور سے شفا حاصل کرو کہ سینوں (کے اندر چھپی ہوئی بیماریوں) کیلئے شفا ہے اور اس کی خوبی کے ساتھ تلاوت کرو کہ اس کے واقعات سب واقعات سے زیادہ فائدہ رساں ہیں۔

خطبہ:۱۱۹﴿ وَقَرَ اُوا الْقُرْاٰنَ فَاَحْکَمُوْہُ ﴾

اور قرآن کو پڑھا تو اس پر عمل بھی کیا

خطبہ:۱۲۳﴿ اِنَّا لَمْ نُحَکِّمِ الرِّجَالَ، وَ اِنَّمَا حَکَّمْنَا الْقُرْاٰنَ ۔ وَھٰذَا الْقُرْاٰنُ اِنَّمَا ھُوَ خَطٌّ مَّسْتُوْرٌ بَیْنَ الدَّفَّتَیْنِ ،لَا یَنْطِقُ بِلِسَانٍ ، وَلَابُدَّ لَہٗ مِنْ تَرْجُمَانٍ ، وَ اِنَّمَا یَنْطِقُ عَنْہُ الرِّجَالُ ﴾

ہم نے آدمیوں کو نہیں بلکہ قرآن کو حکم قرار دیا تھا۔ چونکہ یہ قرآن دو دفتیوں کے درمیان ایک لکھی ہوئی کتاب ہے کہ جو زبان سے بولا نہیں کرتی۔ اس لئے ضرورت تھی کہ اس کیلئے کوئی ترجمان ہو اور وہ آدمی ہی ہوتے ہیں جو اس کی ترجمانی کیا کرتے ہیں۔

﴿ وَ لَمَّا دَعَانَا الْقَوْمُ اِلٰی اَنْ نُحَکِّمَ بَیْنَنَا الْقُرْاٰنَ لَمْ نَکُنِ الْفَرِیْقَ الْمُتَوَلِّیْ عَنْ کِتَابِ اللہِ تَعَالٰی ، وَ قَدْ قَالَ اللہُ سُبْحَانَہٗ : فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ، فَرَدُّہٗ اِلَی اللہِ اَنْ نَّحْکُمَ بِکِتَابِہٖ ، وَ رَدُّہٗ اِلَی الرَّسُوْلِ اَنْ نَّاْخُذَ بِسُنَّتِہٖ ، فَاِذَا حُکِمَ بِالصِّدْقِ فِیْ کِتَابِ اللہِ فَنَحْنُ اَحَقُّ النَّاسِ بِہٖ ، وَ اِنْ حُکِمَ بِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَحْنُ اَوْلَاھُمْ بِہٖ ﴾

جب ان لوگوں نے ہمیں یہ پیغام دیا کہ ہم اپنے درمیان قرآن کو حَکم ٹھہرائیں تو ہم ایسے لوگ نہ تھے کہ اللہ کی کتاب سے منہ پھیر لیتے، جبکہ حق سبحانہ کا ارشاد ہے کہ: "اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو تو (اس کا فیصلہ نپٹانے کیلئے) اللہ اور رسولؐ کی طرف رجوع کرو"۔ اللہ کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کی کتاب کے مطابق حکم کریں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ہم ان کی سنت پر چلیں۔ چنانچہ اگر کتاب خدا سے سچائی کے ساتھ حکم لگایا جائے تو اس کی رُو سے سب لوگوں سے زیادہ ہم (خلافت کے) حقدار ہوں گے اور اگر سنتِ رسولؐ کے مطابق حکم لگایا جائے تو بھی ہم ان سے زیادہ اس کے اہل ثابت ہوں گے۔

خطبہ: ۱۲۵ ﴿ وَ اِنَّمَا حُکِّمَ الْحَکَمَانِ لِیُحْیِیَا مَا اَحْیَا الْقُرْاٰنُ، وَ یُمِیْتَا مَا اَمَاتَ الْقُرْاٰنُ ﴾

انہی چیزوں کو زندہ کریں جنہیں قرآن نے زندہ کیا ہے اور انہی چیزوں کونیست ونابود کریں جنہیں قرآن نے نیست ونابود کیا ہے۔

﴿ اَنْ لَّا یَتَعَدَّیَا الْقُرْاٰنَ ﴾

قرآن سے تجاوز نہ کریں

خطبہ: ۱۳۶ ﴿ یَعْطِفُ الْھَوٰی عَلَی الْھُدٰی اِذَا عَطَفُوا الْھُدٰی عَلَی الْھَوٰی، وَ یَعْطِفُ الرَّاْیَ عَلَی الْقُرْاٰنِ اِذَا عَطَفُوا الْقُرْاٰنَ عَلَی الرَّاْیِ ﴾

وہ خواہشوں کو ہدایت کی طرف موڑے گا جبکہ لوگوں نے ہدایت کو خواہشوں کی طرف موڑ دیا ہوگا اوران کی رایوں کوقرآن کی طرف پھیرے گا جب کہ انہوں نے قرآن کو (توڑ مروڑ کر) قیاس ورائے کے دھڑے پر لگالیا ہوگا

خطبہ: ۱۴۵ ﴿ فَبَعَثَ اللہُ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لِیُخْرِجَ عِبَادَہٗ مِنْ عِبَادَۃِ الْاَوْثَانِ اِلٰی عِبَادَتِہٖ، وَمِنْ طَاعَۃِ الشَّیْطٰنِ اِلٰی طَاعَتِہٖ، بِقُرْاٰنٍ قَدْ بَیَّنَہٗ وَ اَحْکَمَہٗ ﴾

اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوحق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کے بندوں کومحکم و واضح قرآن کے ذریعہ سے بتوں کی پرستش سے خدا کی پرستش کی طرف اور شیطان کی اطاعت سے اللہ کی اطاعت کی طرف نکال لے جائیں

خطبہ: ۱۵۶ ﴿ اَرْسَلَہٗ عَلٰی حِیْنِ فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ، وَطُوْلِ ہَجْعَۃٍ مِّنَ الْاُمَمِ، وَ انْتِقَاضٍ مِّنَ الْمُبْرَمِ، فَجَآءَھُمْ بِتَصْدِیْقِ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ، وَ النُّوْرِ الْمُقْتَدٰی بِہٖ. ذٰلِکَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَنْطِقُوْہُ، وَلَنْ یَّنْطِقَ، وَلٰکِنْ اُخْبِرُکُمْ عَنْہُ: اَلَا اِنَّ فِیْہِ عِلْمَ مَا یَاْتِیْ، وَالْحَدِیْثَ عَنِ الْمَاضِیْ، وَدَوَآءَ دَآئِکُمْ، وَنَظْمَ مَا بَیْنَکُمْ ﴾

(اللہ نے) آپ کواس وقت رسول بنا کر بھیجا جب کہ رسولوں کا سلسلہ رکا ہوا تھا اور اُمتیں مدت سے پڑی سورہی تھیں اور (دین کی) مضبوط رسی

کے بل کھل چکے تھے۔ چنانچہ آپؐ ان کے پاس پہلی کتابوں کی تصدیق (کرنے والی کتاب) اور ایک ایسا نور لے کر آئے کہ جس کی پیروی کی جاتی ہے اور وہ قرآن ہے۔ اس کتاب سے پوچھو لیکن یہ بولے گی نہیں، البتہ میں تمہیں اس کی طرف سے خبر دیتا ہوں کہ اس میں آئندہ کے معلومات، گزشتہ واقعات اور تمہاری بیماریوں کا چارہ اور تمہارے باہمی تعلقات کی شیرازہ بندی ہے

خطبہ:۱۷۴ ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّ ہٰذَا الْقُرْاٰنَ ہُوَ النَّاصِحُ الَّذِیْ لَا یَغُشُّ، وَالْہَادِیْ الَّذِیْ لَا یُضِلُّ، وَالْمُحَدِّثُ الَّذِیْ لَا یَکْذِبُ ۔ وَمَا جَالَسَ ہٰذَا الْقُرْاٰنَ اَحَدٌ اِلَّا قَامَ عَنْہُ بِزِیَادَۃٍ اَوْ نُقْصَانٍ: زِیَادَۃٍ فِیْ ہُدًی، اَوْ نُقْصَانٍ مِّنْ عَمًی﴾

یاد رکھو کہ یہ قرآن ایسا نصیحت کرنے والا ہے جو فریب نہیں دیتا اور ایسا ہدایت کرنے والا ہے جو گمراہ نہیں کرتا اور ایسا بیان کرنے والا ہے جو جھوٹ نہیں بولتا۔ جو بھی اس قرآن کا ہم نشین ہوا وہ ہدایت کو بڑھا کر اور گمراہی و ضلالت کو گھٹا کر اس سے الگ ہوا۔

﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّہٗ لَیْسَ عَلٰی اَحَدٍ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ مِنْ فَاقَۃٍ، وَلَا لِاَحَدٍ قَبْلَ الْقُرْاٰنِ مِنْ غِنًی، فَاسْتَشْفُوْہُ مِنْ اَدْوَآئِکُمْ، وَاسْتَعِیْنُوْا بِہٖ عَلٰی لَاْوَآئِکُمْ، فَاِنَّ فِیْہِ شِفَآءً مِّنْ اَکْبَرِ الدَّآءِ، وَہُوَ الْکُفْرُ وَالنِّفَاقُ، وَالْغَیُّ وَالضَّلَالُ، فَاسْئَلُوا اللّٰہَ بِہٖ، وَتَوَجَّہُوْا اِلَیْہِ بِحُبِّہٖ، وَلَا تَسْئَلُوْا بِہٖ خَلْقَہٗ، اِنَّہٗ مَا تَوَجَّہَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِہٖ﴾

جان لو کہ کسی کو قرآن (کی تعلیمات) کے بعد (کسی اور لائحہ عمل کی) احتیاج نہیں رہتی اور نہ کوئی قرآن سے (کچھ سیکھنے) سے پہلے اس سے بے نیاز ہو سکتا ہے۔ اس سے اپنی بیماریوں کی شفا چاہو اور اپنی مصیبتوں پر اس سے مدد مانگو۔ اس میں کفر و نفاق اور ہلاکت و گمراہی جیسی بڑی بڑی مرضوں کی شفا پائی جاتی ہے۔ اس کے وسیلہ سے اللہ سے مانگو اور اس کی دوستی کو لئے ہوئے اس کا رخ کرو اور اسے لوگوں سے مانگنے کا ذریعہ نہ بناو۔ یقیناً بندوں

کیلئے اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا اس جیسا کوئی ذریعہ نہیں۔

﴿ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ، وَ قَآئِلٌ مُّصَدَّقٌ، وَ اَنَّهٗ مَنْ شَفَعَ لَهُ الْقُرْاٰنُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُفِّعَ فِیْهِ، وَ مَنْ مَحَلَ بِهِ الْقُرْاٰنُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صُدِّقَ عَلَیْهِ، فَاِنَّهٗ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ: اَلَاۤ اِنَّ كُلَّ حَارِثٍ مُّبْتَلًى فِیْ حَرْثِهٖ وَ عَاقِبَةِ عَمَلِهٖ غَیْرَ حَرَثَةِ الْقُرْاٰنِ، فَكُوْنُوْا مِنْ حَرَثَتِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ، وَ اسْتَدِلُّوْهُ عَلٰى رَبِّكُمْ، وَ اسْتَنْصِحُوْهُ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ، وَ اتَّهِمُوْا عَلَیْهِ اٰرَآءَكُمْ، وَ اسْتَغِشُّوْا فِیْهِ اَهْوَآءَكُمْ ﴾

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت مقبول اور ایسا کلام کرنے والا ہے (جس کی ہر بات) تصدیق شدہ ہے۔ قیامت کے دن جس کی یہ شفاعت کرے گا وہ اس کے حق میں مانی جائے گی اور اس روز جس کے عیوب بتائے گا تو اس کے بارے میں بھی اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی۔ قیامت کے دن ایک ندا دینے والا پکار کر کہے گا کہ: دیکھو! قرآن کی کھیتی بونے والوں کے علاوہ ہر بونے والا اپنی کھیتی اور اپنے اعمال کے نتیجہ میں مبتلا ہے، لہٰذا تم قرآن کی کھیتی بونے والے اور اس کے پیروکار بنو اور اپنے پروردگار تک پہنچنے کیلئے اسے دلیل راہ بناو اور اپنے نفسوں کیلئے اس سے پند و نصیحت چاہو اور اس کے خلاف اپنی رائے پر بھروسا نہ کرو اور اس کے مقابلہ میں اپنی خواہشوں کو غلط و فریب خوردہ سمجھو

﴿ وَ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ لَمْ یَعِظْ اَحَدًا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ، فَاِنَّهٗ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ ﴾

بلاشبہ اللہ سبحانہ نے کسی کو ایسی نصیحت نہیں کی جو اس قرآن کے مانند ہو، کیونکہ یہ اللہ کی مضبوط رسی اور امانتدار وسیلہ ہے

خطبہ: ۱۷۵ ﴿ فَاَجْمَعَ رَاْیُ مَلَئِكُمْ عَلٰۤى اَنِ اخْتَارُوْا رَجُلَیْنِ، فَاَخَذْنَا عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یُّجَعْجِعَا عِنْدَ الْقُرْاٰنِ، وَ لَا یُجَاوِزَاهُ، وَ تَكُوْنَ اَلْسِنَتُهُمَا مَعَهٗ وَ قُلُوْبُهُمَا تَبَعَهٗ ﴾

تمہاری جماعت ہی نے دو شخصوں کے چن لینے کی رائے طے کی تھی۔ چنانچہ ہم نے ان دونوں سے یہ عہد لے لیا تھا کہ وہ قرآن کے مطابق عمل کریں اور

اس سے سر مُو تجاوز نہ کریں اور ان کی زبانیں اس سے ہمنوا اور ان کے دل اس کے پیرو رہیں

خطبہ: ۱۸۰ ﴿اَوِّهِ عَلٰى اِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ تَلَوُا الْقُرْاٰنَ فَاَحْكَمُوْهُ، وَ تَدَبَّرُوا الْفَرْضَ فَاَقَامُوْهُ، اَحْيَوُا السُّنَّةَ، وَ اَمَاتُوا الْبِدْعَةَ، دُعُوْا لِلْجِهَادِ فَاَجَابُوْا، وَ وَثِقُوْا بِالْقَائِدِ فَاتَّبَعُوْهُ﴾

آہ! میرے وہ بھائی کہ جنہوں نے قرآن کو پڑھا تو اسے مضبوط کیا، اپنے فرائض میں غور وفکر کیا تو انہیں ادا کیا، سنت کو زندہ کیا اور بدعت کو موت کے گھاٹ اتارا، جہاد کیلئے انہیں بلایا گیا تو انہوں نے لبیک کہی اور اپنے پیشوا پر یقین کامل کے ساتھ بھروسا کیا تو اس کی پیروی بھی کی

خطبہ: ۱۸۱ ﴿فَالْقُرْاٰنُ اٰمِرٌ زَاجِرٌ، وَصَامِتٌ نَّاطِقٌ. حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، اَخَذَ عَلَيْهِ مِيْثَاقَهُمْ، وَ ارْتَهَنَ عَلَيْهِ اَنْفُسَهُمْ، اَتَمَّ نُوْرَهٗ، وَ اَكْمَلَ بِهٖ دِيْنَهٗ، وَقَبَضَ نَبِيَّهٗ صلی اللہ علیہ وسلم وَ قَدْ فَرَغَ اِلَى الْخَلْقِ مِنْ اَحْكَامِ الْهُدٰى بِهٖ﴾

قرآن (اچھائیوں کا) حکم دینے والا، برائیوں سے روکنے والا، (بظاہر) خاموش اور (بباطن) گویا اور مخلوقات پر اللہ کی حجت ہے کہ جس پر (عمل کرنے کا) اس نے بندوں سے عہد لیا ہے اور ان کے نفسوں کو اس کا پابند بنایا ہے، اس کے نور کو کامل اور اس کے ذریعہ سے دین کو مکمل کیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دنیا سے اٹھایا کہ وہ لوگوں کو ایسے احکام قرآن کی تبلیغ کر کے فارغ ہو چکے تھے کہ جو ہدایت و رستگاری کا سبب ہیں

خطبہ: ۱۹۰ ﴿عُمَّارُ اللَّيْلِ، وَمَنَارُ النَّهَارِ، مُتَمَسِّكُوْنَ بِحَبْلِ الْقُرْاٰنِ﴾

وہ شب زندہ دار، دن کے روشن مینار اور خدا کی رسی قرآن سے وابستہ رہیں

خطبہ: ۱۹۱ ﴿اَمَّا اللَّيْلَ فَصَافُّوْنَ اَقْدَامَهُمْ، تَالِيْنَ لِاَجْزَاءِ الْقُرْاٰنِ يُرَتِّلُوْنَهٗ تَرْتِيْلًا، يُحَزِّنُوْنَ بِهٖ اَنْفُسَهُمْ، وَيَسْتَثِيْرُوْنَ بِهٖ دَوَاءَ دَائِهِمْ، فَاِذَا مَرُّوْا بِاٰيَةٍ فِيْهَا

تَشْوِیْقٌ رَکَنُوْا اِلَیْهَا طَمَعًا، وَتَطَلَّعَتْ نُفُوْسُهُمْ اِلَیْهَا شَوْقًا، وَظَنُّوْا اَنَّهَا نُصْبُ اَعْیُنِهِمْ، وَاِذَا مَرُّوْا بِاٰیَةٍ فِیْهَا تَخْوِیْفٌ اَصْغَوْا اِلَیْهَا مَسَامِعَ قُلُوْبِهِمْ، وَظَنُّوْا اَنَّ زَفِیْرَ جَهَنَّمَ وَ شَهِیْقَهَا فِیْ اُصُوْلِ اٰذَانِهِمْ، فَهُمْ حَانُوْنَ عَلٰی اَوْسَاطِهِمْ، مُفْتَرِشُوْنَ لِجِبَاهِهِمْ وَاَکُفِّهِمْ وَ رُکَبِهِمْ، وَاَطْرَافِ اَقْدَامِهِمْ، یَطْلُبُوْنَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ فَکَاکِ رِقَابِهِمْ

رات ہوتی ہے تو اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر قرآن کی آیتوں کی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے ہیں، جس سے اپنے دلوں میں غم واندوہ تازہ کرتے ہیں اور اپنے مرض کا چارہ ڈھونڈتے ہیں۔ جب کسی ایسی آیت پر ان کی نگاہ پڑتی ہے جس میں (جنت کی) ترغیب دلائی گئی ہو تو اس کے طمع میں ادھر جھک پڑتے ہیں اور اس کے اشتیاق میں ان کے دل بے تابانہ کھنچتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ (پرکیف) منظر ان کی نظروں کے سامنے ہے اور جب کسی ایسی آیت پر ان کی نظر پڑتی ہے کہ جس میں (دوزخ سے) ڈرایا گیا ہو تو اس کی جانب دل کے کانوں کو جھکا دیتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ جہنم کے شعلوں کی آواز اور وہاں کی چیخ پکار ان کے کانوں کے اندر پہنچ رہی ہے۔ وہ (رکوع میں) اپنی کمریں جھکائے اور (سجدہ میں) اپنی پیشانیاں، ہتھیلیاں، گھٹنے اور پیروں کے کنارے (انگوٹھے) زمین پر بچھائے ہوئے ہیں اور اللہ سے گلوخلاصی کیلئے التجائیں کرتے ہیں

مکتوبات

مکتوب: ۴۷ وَاللّٰهَ اللّٰهَ فِی الْقُرْاٰنِ، لَا یَسْبِقُکُمْ بِالْعَمَلِ بِهٖ غَیْرُکُمْ

قرآن کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ دوسرے اس پر عمل کرنے میں تم پر سبقت لے جائیں

مکتوب: ۴۸ وَقَدْ دَعَوْتَنَا اِلٰی حُکْمِ الْقُرْاٰنِ وَلَسْتَ مِنْ اَهْلِهٖ وَلَسْنَا اِیَّاکَ اَجَبْنَا، وَلٰکِنَّا اَجَبْنَا الْقُرْاٰنَ فِیْ حُکْمِهٖ، وَالسَّلَامُ

اور تم نے ہمیں قرآن کے فیصلہ کی طرف دعوت دی حالانکہ تم قرآن

کے اہل نہیں تھے، تو ہم نے تمہاری آواز پر لبیک نہیں کہی، بلکہ قرآن کے حکم پر لبیک کہی۔ والسلام

مکتوب: ۵۵ ﴿فَعَدَوْتَ عَلٰی طَلَبِ الدُّنْیَا بِتَأْوِیْلِ الْقُرْاٰنِ﴾

مگر تم قرآن کی (غلط سلط) تاویلیں کر کے دنیا پر چھاپہ مارنے لگے

مکتوب: ٦٩ ﴿وَتَمَسَّکْ بِحَبْلِ الْقُرْاٰنِ وَاسْتَنْصِحْہُ، وَاَحِلَّ حَلَالَہٗ وَحَرِّمْ حَرَامَہٗ، وَصَدِّقْ بِمَا سَلَفَ مِنَ الْحَقِّ، وَاعْتَبِرْ بِمَا مَضٰی مِنَ الدُّنْیَا مَا بَقِیَ مِنْہَا، فَاِنَّ بَعْضَہَا یُشْبِہُ بَعْضًا، وَاٰخِرَہَا لَاحِقٌ بِاَوَّلِہَا، وَکُلُّہَا حَآئِلٌ مُفَارِقٌ﴾

قرآن کی رسی مضبوطی سے تھام لو، اس سے پند و نصیحت حاصل کرو، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو، اور گزشتہ حق کی باتوں کی تصدیق کرو، اور گزری ہوئی دنیا سے باقی دنیا کے بارے میں عبرت حاصل کرو، کیونکہ اس کا ہر دور دوسرے دور سے ملتا جلتا ہے اور اس کا آخر بھی اپنے اوّل سے جا ملنے والا ہے، اور یہ دنیا سب کی سب فنا ہونے والی اور بچھڑ جانے والی ہے

کلمات قصار

کلمات: ۱۰۴ ﴿وَالْقُرْاٰنَ شِعَارًا﴾

قرآن کو سینے سے لگایا

کلمات: ۲۲۸ ﴿وَمَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَہُوَ مِمَّنْ کَانَ یَتَّخِذُ اٰیَاتِ اللّٰہِ ہُزُوًا﴾

اور جو شخص قرآن کی تلاوت کرے پھر مر کر دوزخ میں داخل ہو تو وہ ایسے ہی لوگوں میں سے ہوگا جو اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے۔

کلمات: ۳۱۳ ﴿وَفِی الْقُرْاٰنِ نَبَأُ مَا قَبْلَکُمْ، وَخَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ، وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ﴾

قرآن میں تم سے پہلے کی خبریں، تمہارے بعد کے واقعات اور تمہارے درمیانی حالات کیلئے احکام ہیں

کلمات:۳۶۹ ﴿یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی فِیْہِمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ، وَ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ﴾

لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جب ان میں صرف قرآن کے نقوش اور اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا

کلمات:۳۹۹ ﴿وَحَقُّ الْوَلَدِ عَلَی الْوَالِدِ اَنْ یُحَسِّنَ اسْمَہٗ، وَیُحَسِّنَ اَدَبَہٗ، وَیعلمہ الْقُرْاٰنَ﴾

اور فرزند کا باپ پر یہ حق ہے کہ اس کا نام اچھا تجویز کرے، اچھے اخلاق وآداب سے آراستہ کرے اور قرآن کی اسے تعلیم دے

کلمات:۴۳۹ ﴿اَلزُّہْدُ کُلُّہٗ بَیْنَ کَلِمَتَیْنِ مِنَ الْقُرْاٰنِ: قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ: لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰیکُمْ، وَمَنْ لَّمْ یَاْسَ عَلَی الْمَاضِیْ، وَلَمْ یَفْرَحْ بِالْاٰتِیْ، فَقَدْ اَخَذَ الزُّہْدَ بِطَرَفَیْہِ﴾

زہد کی مکمل تعریف قرآن کے دو جملوں میں ہے: ارشاد الٰہی ہے: ''جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر رنج نہ کرو، اور جو چیز خدا تمہیں دے اس پر اتراؤ نہیں''۔ لہٰذا جو شخص جانے والی چیز پر افسوس نہیں کرتا اور آنے والی چیز پر اتراتا نہیں، اس نے زہد کو دونوں سمتوں سے سمیٹ لیا۔

فقیہ غلات

﴿یَا أَھْلَ الْکِتَابِ لا تَغْلُوا فِی دِینِکُمْ وَ لا تَقُولُوا عَلَی اللَّهِ إِلَّا الْحَق﴾ سورہ النساء آیت:۱۷۱

ہم نے علامہ محمد حسین نجفی صاحب کو فقیہ غلات کے نام سے یاد کیا یا موسوم کیا معلوم نہیں فقیہ غلات اس کو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔ کہیں ان کیلئے دشنام نہ ہو اور مجھے مزید تذلیل تحقیر نہ کریں انتقام نہ لیں۔ خاص کر ان کے

جیالے مقلدین متشددین کے تشدد ملحمی سے ڈر کر امام مہدی ظہور کرنے میں تعطل کا شکار ہے احتجاج کریں کیوں فقیہ غلات نے لکھا ہے لہٰذا مناسب سمجھتا ہوں کہ غلات کے بارے میں کچھ وضاحت کروں یہ بات واضح واقعات میں سے ہے کہ شیعہ غالی ہیں۔اس پر سب کا اتفاق ہے بلکہ بعض کا کہنا ہے کہ اس میں اختلاف ہوتا ہے کہ کیا شیعوں میں کوئی غیر غالی بھی ہوتا ہے بعض کہتے ہیں یہ کیسا شیعہ ہے جو غالی نہیں ہے۔قرآن کریم میں سورہ نساء:۱۷۱اور سورہ مائدہ ۷۱ یا۷۷ان دونوں آیات میں اھل الکتاب سے کہا ہے کہ دین میں غلومت کرو۔ایک ہوتا ہے دین میں غلواور ایک ہوتا ہے شخص میں غلو، ایک غلوتعریف میں ہوتا ہے۔اعلیٰ حضرت آیات العظمیٰ مرجع اعلی امام اس طریقے سے شخصیت کو بڑھاتے ہیں۔ ہمارے مذہب میں غلو جو ہے ہمارے دین میں غلو ہے ہمارے اشخاص میں غلو ہے، شخصیات اور دین دونوں میں غلو ہے لیکن غلوحقیقت میں اکثریت میں تابع دین یا تابع فطرت کی وجہ سے دین میں غلوکوحرام ناپسند کرتے ہیں۔ چنانچہ عالم اسلامی میں دوتین کانفرنسیں ہوئیں۔اسماعیلیوں کوغالی قرار دے کراس سے باہر رکھا تھا لہٰذا علماء غلومیں متشدد ہونے کے باوجود یاغلوحد سے زیادہ پھیلانے کے باوجود کہتے ہیں کہ ہم غلونہیں کرتے جیسا کہ علامہ سبحانی اور محمد جواد مغنیہ نے خود کہا ہے تکرار سے کہا ہے کہ ہم غلونہیں کرتے ہمارے آئمہ نے منع کیا ہے۔ اس کے باوجود انھوں نے فضائل امیر المؤمنین والی کتاب میں لکھا ہے آئمہ کے بارے میں جو کچھ ممکن ہے ایک انسان کے لئے وہ آپ بتا سکتے ہیں۔ بغیر کسی قید کے بغیر حدود کے جو منہ میں آئے بولیں۔اس مسئلے میں آیت تو موجود ہے کہ روایات میں احادیث کی مذمت ہے یا نہیں بعض نے نبی کریم سے استناد کی ہیں کہ پیغمبر اکرم نے حضرت علی کے بارے میں فرمایا آپ کی تعریف میں بعض غلوکریں گےاور بعض آپ کی دشمنی میں غلوکریں گے،بعض

دوستی میں غلو کریں گے یہ بھی نہیں کہ بعض دوستی میں غلو کریں وہ بھی نہیں اور بعض دشمنی میں غلو کریں بلکہ مذھب کو علی سے لینے والے سارے غلو ہیں۔ پاکستان میں شیعہ پورے کے پورے غالی ہیں لیکن بھکر، پاراچنار، گلگت، نگر شدید تریں غلو رکھتے ہیں۔ ہم ایک دفعہ مکہ میں حرم شریف میں کعبے کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے بلتستان خپلو کے چھوڑبت سے تعلق والے وکیل اور سیاسی نمائندے نے ہم سے آکے پوچھا قبلہ نوربخشون کے بارے میں کچھ فرمائیں میں نے کہا یہ بات جو کہنا درست نہیں یہاں فلاں گروپ غالی ہیں بلکہ کہا سنی نوربخشی صوفی سب کے سب غالی ہیں یعنی بغیر غلو کوئی ایک فرد وہاں نہیں ہے۔ ان کا دین غلو پر قائم ہے لیکن لوگوں کی دروغ گوئی میں مہارت خاص کر اس کو تقیہ میں کہنے والے جائز کہہ کر بونے والے یہ کہیں گے کہ ہم غلو نہیں کرتے۔ کسی شخص کے غالی ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ خود اس شخص کے تکلمات تصرفات سے واضح ہوتا ہے کہ یہ شخص غالی ہے یا نہیں۔ اس کے لئے اس کو قسم دلانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کے گفتار سے واضح ہے بطور مثال نصیری، آغا خانی اسماعیلیوں کو غالی کہتے ہیں کہ وہ علی کو خدا کہتے ہیں لیکن ہم علی کو خدا نہیں کہتے۔ جو افراد علی کو خدا نہیں کہتے ہیں کیوں کہ وہ غلو ہے وہ غلو کو کسی اور طریقے سے کرتے ہیں یعنی امیرالمؤمنین کی شان میں ایسی صفات بیان کرتے ہیں جو علامت نشان غلو ہے۔ بطور مثال کہتے ہیں علی علوم اولین و آخرین رکھتے ہیں کوئی ایک انسان بشر علوم اولین آخرین کیسے رکھ سکتا ہے؟ کہاں سے لاتے ہیں ایسی باتیں علی کو علوم اولین و آخرین جمع کرنے کا وسیلہ کیا ہے؟ انسان بشر علوم اولین و آخرین کیسے جمع کر سکتا ہے؟ آپ کا اصرار ہے کہ علی جانشین رسول اللہ ہیں آپ کا اصرار ہے کہ ہم نے سب کچھ رسول اللہ سے سیکھا ہے۔ میرے پاس علم جو ہے رسول اللہ کا علم ہے اللہ نے قرآن میں چندین بار رسول اللہ سے اقرار کروایا ہے کہ میں

علم غیب نہیں جانتا ہوں۔ میرے پاس کائنات پر تصرف کرنے کی طاقت نہیں تو جب اللہ نے رسول کے علم کو ایک ناقص بہت کم علم بتایا ہے اب علی جو آپ کے شاگرد ہیں وہ کہے کہ میرے پاس علم غیر محدود ہے اسی کا نام غلو ہے۔ اس اصول کے تحت ہمارے مولانا فقیہ غلات نے جن روایات کی بنیاد پر جس کو میں نے غلو کی وجہ سے سبب غلو کی بنیاد مرجوع و مردود قرار دیا تھا آپ نے کہا ان احادیث کو نہ ماننے والے شیعہ نہیں۔ چنانچہ اسی طرح ایک شخص نے علامہ ریاض سے پوچھا تو انھوں نے تقریر کی میرا مولا وہ ہیں جو آدم کے ساتھ تھے میرا مولا وہ ہیں جو ابراہیم کے ساتھ تھے موسی عیسیٰ کے ساتھ تھے تو کسی نے پوچھا حضور اس وقت تو آپ کے مولا نہیں تھے تو کہا کہ آپ شیعہ ہیں؟ اس نے کہا ہم شیعہ ہیں جواب دیا اگر آپ شیعہ ہیں اور اس کو نہیں مانتے تو آپ شیعہ نہیں ہیں۔ لہٰذا ہمارے پاس شواہد کثیرہ ہیں اور فقیہ غلات سخت ترین بلکہ آخر ترین نمبر ا غلات پر فائز ہیں۔

ثقافۃ القرآن العظیم

نختتم هذه الكتبه لكلمات وجيزه غايه الاختصار عن مجد عظمة القرآن حتى تيسالكو متبحم و يتوسم عطور القرآن العظيم فان ثقله الله على حامله شاقه قال الله تعالى انا سنلقى عليك قولا ثقيلا

قارئین کرام مخفی و پوشیدہ نہیں ملک میں قائم **يسمى ما يسمى لعلوم الدين وليس فيه من الدين شئى وهذا لعلم يسمى لعلوم الشعوبى** علوم شعوبی میں تبحران متکبران کو عزاداری میں گزاف گوئی افسانہ گوئی خلطات شیاطین مردہ حسب تفسیر قروا القراء ینعهم الغاوان میں افاقۃ ثقیل نہیں لگتا **فانهم عملوة اسفا حمل الحمار** جبکہ حکم قرآن

کے تحت ہر فرد مسلمان حسین ابن علی سے انتساب کو افتخار سمجھتا ہے۔

فانهم يستقلونة كتقل الارض الجبال فانه من ورثه علا الملاحدة كذب افتراء اهانت جسارت بزهراء مرضية كريمة امیر المومنین صاحب غیرت ناموس رکھنے والے پر گراں گزرے ہیں تو سارا غم وغصہ فقیہ غلات کو قرآن بلند کرنے پر ہوا تھا۔آپ کو جاہلِ قرآن تو میں نہیں کہہ سکتا ہوں لیکن عادی قرآن واضح نظر آتا ہے۔بہر حال میری ذمہ داری مملکت خداداد پاکستان عزیز آبرو مسلمانان عالم اسلامی سے متعلق چند سطورات معلومات آگاہی کیلئے اگر پیش کروں تو اس میں کوئی ملالت نہیں ہو گی۔قارئین کرام ہم یہاں انتہائی اختصار کے ساتھ ثقافت قرآن پیش کریں گے۔اس وقت اس وطن عزیز پاکستان میں چار قسم متصور ثقافتوں میں سے تین ثقافتوں کا حل مسلمانوں کو دیار میں سے ہے۔اگر اللہ نے توفیق دی یہ چند سطور اختتامیہ ہوں گی لیکن ابھی آخری کچھ سطورات پیش کرتا ہوں کہ دنیا میں ہر چیز کا ایک نام ہوتا ہے چند صفات القابات، کنیات ہوتی ہیں۔دو نام دنیا میں استعمال نہیں ہوتے اگر ہو جائیں تو کہتے ہیں عرف میں فلاں ہے اور اصل نام یہ ہے تو دو نام رکھنے کا کوئی خاص معنی مطلب مقصد نہیں ہوتا ہے۔لیکن اللہ سبحانہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز کے چار نام اور القاب کثیر رکھے ہیں۔کثیر القاب میں کوئی باعث سوال نہیں لیکن تعدد اسماء کی کیا وجہ ہو سکتی ہے تو اس کے چار نام ہیں۔قرآن، کتاب، ذکر، فرقان۔کیوں قرآن اور کتاب چنانچہ بعض سوروں کی ابتداء میں آیا ہے ﴿**الٓر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَ قُرْآنٍ مُبِين**﴾، قرآن و کتاب مبین کے ساتھ دونوں نام ذکر کئے ہیں کیوں؟ کس لئے؟ یہ کتاب دائم دہر ہر ایک کیلئے تھی تو اس کی حفاظت دو طریقے سے کی ہے ایک طریقہ حفظ جمع فی الصدور پیغمبر نے آغاز دعوت میں حافظان اور کاتبان دونوں رکھے، کاتبان نے کتابت کی، حفظان

نے سینوں میں حفظ کیا تو دنیا میں ابھی تک یہ سلسلہ اس ذات کے وعدے کے مطابق جاری ہے دوسرے دو نام فرقان وذکر۔ فرقان یعنی فرق کو کہتے ہیں شگاف کو کہتے ہیں کسی بھی چیز کو شگاف کر کے الگ کرنے کو کہتے ہیں اس سے فرقان بنایا ہے صیغہ مبالغہ ہے فرقان یعنی حق و باطل میں تمیز کرنا یہ حق و باطل میں تمیز اور قضاوت بھی کرتے ہیں۔

یہ کتاب اپنی جگہ دو مقصد و ہدف، دو غرض و غایت کی حامل نازل ہوئی ہے ایک یہ ہے کہ حضرت محمد کی نبوت کی نشانی ہے محمد بن عبداللہ، اللہ کی طرف سے نبی آئے ہیں یہ ان کی نبوت کی نشانی ہے۔ موسیٰ ہمارے پیغمبر ہیں کثرتِ تکرار میں آیا ہے دنیا مانتی ہے لیکن ہمارے پاس دوسروں کو دکھانے کی کوئی واضح نشانی نہیں ہے۔ عیسیٰ نبی ہیں دنیا میں ان کے نہ ماننے والوں کو، ہندوؤں کو، ان کے ماننے والوں کے پاس دکھانے کیلئے کوئی واضح نشانی نہیں ہے لیکن ہمارے نبی کریم حضرت محمد ہیں محمد اللہ کے نبی ہیں۔ اس کی کیا نشانی ہے؟ تو بتائیے یہ قرآن ہے اس قرآن کا کوئی مدعی دنیا میں نہیں ہے کہ یہ کتاب ہے یا یہ میں نے لائی ہے سوائے محمد ﷺ کے، محمد قرآن لائے ہیں یہاں قرآن اور محمد میں تعارف میں محمد فرماتے ہیں یہ قرآن محمد نے لایا ہے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ میں نے لکھا ہے۔ فرق کریں سوچیں اگر پیغمبر یہ فرماتے کہ میں نے لکھا تو کون رد کرسکتا تھا لیکن نہیں کہا ﴿**وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ، لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ**﴾ اگر کوئی چیز ہماری طرف غلط نسبت دی تو ہم گردن پکڑیں گے تو نبی ہیں۔ اب مجھے یہاں رونا آتا ہے ان ملاؤں سے، ان علاموں سے، ان مجتہدین سے ان فقہاء سے کبھی محمد کے اوپر حسنین کو چڑھاتے ہیں کہ حسنین افضل ہیں کیوں افضل ہیں انتساب محمد کی وجہ سے، افضل تفضّل لینے والے سے کیسے خود محمد سے افضل ہوئے تو کیوں اور کیسے افضل ہو گئے؟۔ کبھی کہتے ہیں نبی کریم مسجد میں تھے مسجد الٰہی

میں اس وقت متعدد نمازی ہونگے ان کے بچے بھی ایسا کرتے تھے۔ تفضّل حسین تذلیل وتحقیر محمد کیلئے ہے کبھی علی افضل از نبی گرادنتے ہیں اور کبھی فاطمہ الزہراء کو۔ یہ پورے ہم وغم وتمام تر حرکت میں ہیں کہ محمدؐ کو کسی طرح کنارے پر لگایا جائے تو یہ کتاب من اللہ نازل ہوئی ہے۔ کتاب افضل ہے محمد افضل ہیں آپ سے اگر پوچھیں تو کیا کہیں گے شاہد افضل ہے یا مشہود افضل ہے؟ ایک شخص کسی کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا لوگ نہیں مان رہے تھے تو ایک آدمی نے گواہی دی تو گواہی افضل ہوگی یا جس کے حق میں گواہی دے رہے ہیں وہ افضل ہوگا؟ قرآن افضل ہے محمد سے۔ تو کیوں مجعول حدیث کساء کو قرآن کے اوپر چڑھایا ہے؟ برتری دی ہے اس کتاب عظیم پر۔ عزاداری امام حسین منانے والوں کو چیلنج ہے کہ بتائیں ظلم وزیادتی محمد پر زیادہ ہوئی ہے یا حسین پر؟ غرض یہ کتاب شاہد محمد ہے نشانی نبوت محمد ہے نشانی محمد ابن عبداللہ ہے دوسرا یعنی یہ قیام قیامت تک آنے والی انسانیت کیلئے آئین سعادت ہے۔ اگر سعادت چاہتے ہیں شقاوت وبدبختی سے نکلنا چاہتے ہیں امن وامان کی زندگی چاہتے ہیں ملک کی سلامتی چاہتے ہیں تو آجائیں۔ اس قرآن کو ظالمین کے ہاتھوں سے نجات دلائیں۔ اس کے اوپر چڑھے ہوئے قوانین کو نیچے پھینک کر اس کو اوپر رکھیں یہ قرآن آئین حیات ہے، آج کوئی آکر ہم سے کہیں کہ محمد ابھی بھی نبی ہے تو اس کی کیا دلیل ہے؟ ہم کہیں گے یہ قرآن ہے دنیا کی ترقی وتمدن متغیر کیلئے آئین حیات کون سا ہے؟ تو کہیں گے قرآن ہے ﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ﴾ اس کو باطل کرنے کی کوئی چیز نہ آگے سے آسکتی ہے نہ پیچھے سے آسکتی ہے۔ پیغمبر کے نبی ہونے کا شاہد قرآن کے علاوہ اور کتنے ہیں اور کوئی شاہد ہے یا نہیں؟ علامہ مجلسی سے لے کر عصر معاصر تک فقہاء مجتہدین کا کہنا ہے ماشاء اللہ آپ کے معجزوں کی کوئی حد نہیں۔ علماء نے ابھی تک ۴۴۴۴

معجزے لکھے ہیں لیکن اللہ فرماتا ہے کتنے دیئے ہیں سورہ عنکبوت کی آیت نمبر ۵۱ میں اللہ فرماتا ہے﴿أَ وَ لَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنا عَلَيْكَ الْكِتابَ ﴾کیا اس پر کفایت نہیں کرتے کہ ہم نے ان پر قرآن نازل کیا ہے۔اللہ فرماتا ہے ہم نے ان کو صرف ایک ہی نشانی دی۔ یہ معجزات کی فیکٹری کسی ضریح میں لینے والے پیسوں جیسی ہے۔ یہ معجزات کی لمبی فہرست مانند توسل کشکول ہے محمد کیلئے صرف ایک ہی گواہ ہے اگر پیغمبر کا کوئی معجزہ ہے تو وہ پیغمبر کے ساتھ وفات پا چکا ہے وہ زندہ نہیں ہے لیکن محمدؐ کی زندہ نشانی صرف قرآن ہے۔

گروہ مصنفین ومولفین
ردنقدات ناقدین
علی شرف الدین
۱۰ محرم الحرام ۱۴۴۵ھ

فہرست

شیعہ علی کے نافرمان
شیعان سرکش طاغی
فدک مقتل شخصیت رسول ورسالت
ہر چیز کی نہایت اسکی بدائت کا آئینہ ہوتی ہے
سقیفہ
سقیفہ: سازش خانہ یا مایہ افتخار
اجتماع غدیر پر ڈاکہ
تاریخ اسلام خطبہ ۵
میں کیوں ذلیل ہوں
اعیاد و ماتم
عزاداری امام حسین میں دست اندازی
علماء فقہاء دانشوران قاتلان اہداف سامیہ امام حسین
شیعہ اثنا عشری تمام فرق میں سب سے زیادہ پیچیدہ نا قابل تحلیل
کلمہ امام علم محبت ثالوث نا مقدس
اقنوم امامت
دوستداران وشیعیان امیر المؤمنین
دوستان علی کو محمد برداشت نہیں یا دوست دار علی دشمن محمد
یوم ظالم اشد من یوم المظلو
غدیر و عاشورہ اسلام کے خلاف مشقیں
انقلاب ایران اسلامی نہیں مذہبی تھا
اثنا عشری اور اسماعیلی میں تقابل
اس کتاب کو ہم نے کیوں چھپایا کیسے چھپایا
ختنا مناسک فلنک فلینا نسوں

غشوان علم، محبت، امام
امامت
مسلمانوں پر کافرین کو برتری دیتے ہیں
قرآن کے بارے میں امیر المومنین نے ان کلمات میں فرمایا
فقیہ غلات
ثقافة القرآن العظیم

تالیفات متواضعانہ منکسرانہ اصلاح طلبانہ علی شرف الدین

۱۔ قرآن سے پوچھو
۲۔ قرآن اور مستشرقین
۳۔ انبیاء قرآن آدم نوح وابراہیم
۴۔ انبیاء قرآن موسیٰ و عیسیٰ
۵۔ انبیاء قرآن ھود صالح ذوالکفل
۶۔ انبیاء قرآن حضرت محمد
۷۔ قرآن میں شعر و شعراء
۸۔ قرآن میں مذکر و مونث
۹۔ اٹھو قرآن سے دفاع کرو
۱۰۔ تفسیر موضوعی
۱۱۔ ربوبیت والوہیت
۱۲۔ تفسیر موضوعی نبوت رسالت
۱۳۔ تفسیر موضوعی یوم آخرت
۱۴۔ تفسیر احکام قرآنیہ
۱۵۔ ترجمہ تفسیر موضوعی آیت اللہ باقر الصدر
۱۶۔ کتب تشیع اور قرآن
۱۷۔ قرآن میں امام وامت
۱۸۔ سوالنامہ معارف قرآنیہ
۱۹۔ اہل ذکر کے جوابات
۲۰۔ مدخل الدراسات تاریخ اسلامی
۲۱۔ دور رشد ورشادات
۲۲۔ سلاطین عضوض مسلمین حصہ اول
۲۳۔ سلاطین عضوض مسلمین حصہ دوم
۲۴۔ سلاطین عضوض مسلمین حصہ سوئم
۲۵۔ تاریخ الحاد وطاغیت
۲۶۔ برصغیر میں طلوع اسلام سے انتہا مغلین
۲۷۔ مدخل الدراسات رواۃ وروایات
۲۸۔ قیام پاکستان

۲۹۔ مردان فرق ومذاہب
۳۰۔ تفسیر عاشورا
۳۱۔ تفسیر سیاسی قیام امام حسین
۳۲۔ عنوان عاشورا
۳۳۔ معجم تالیفات دشمنین امام حسین
۳۴۔ قیام امام حسین کا جغرافیہ جائزہ
۳۵۔ اصول عزاداری
۳۶۔ مثالی عزاداری
۳۷۔ عزاداری کیسے اور کیوں
۳۸۔ مجلس مذاکرہ امام حسین
۳۹۔ اسرار قیام امام حسین
۴۰۔ انتخاب مصائب
۴۱۔ قیام امام حسین غیر مسلموں کی نظر میں
۴۲۔ قرآن وسنت میں حج وعمرہ
۴۳۔ معجم حج وعمرہ
۴۴۔ احکام قرآنیہ
۴۵۔ اجتہاد تقلید تجدید کا آغاز وانجام
۴۶۔ عصر حاضر کی مرجعیت
۴۷۔ مذاہب فقہی مسلمین
۴۸۔ موضوعات متنوعہ
۴۹۔ ولایت فقیہ
۵۰۔ الف گفتگو
۵۱۔ مدارس وحوزات پر گذارشات
۵۲۔ فیصلہ مہ عدالت
۵۳۔ شکوؤں کے جوابات
۵۴۔ جواب شکوہ
۵۵۔ بک گئے جواب ڈاکٹر حسن
۵۶۔ اعلام تقریب بین المذاہب
۵۷۔ چھوڑ کا والوں کا مذہب
۵۸۔ دارالثقافہ سے عروۃ الوثقیٰ

۵۹۔ سیکولرزم وحشت الحاد وازم خواہی بیہودہ ازم
۶۰۔ ملاحظات برپایان نامہ فدا حسین حیدری
۶۱۔ اخوان صفا معاصر
۶۲۔ شاہراہ سکوتی
۶۳۔ مجلہ ثقافت اسلامیہ مقالات قرآنیہ
۶۴۔ مجلہ اعتقاد چار شمارے
۶۵۔ مجلہ صریح حق
۶۶۔ مدخل الدراسات فی الفرق والمذاہب
۶۷۔ دراسات فی الفرق والمذاہب
۶۸۔ حقوق طلبی
۶۹۔ فصل جواب
۷۰۔ آمریت کے خلاف آخری کی جدوجہد
۷۱۔ باطنیہ وبہائیہ
۷۲۔ شیعہ اہل بیت
۷۳۔ علم اور دین
۷۴۔ عقائد ورسومات
۷۵۔ خطر احیوان
۷۶۔ پیغام سووا اخبار سووا پیام نجم سحر
۷۷۔ علماء ودانشوران بلتستان
۷۸۔ فدک وماادراما الفدک
۷۹۔ اعیاد مسلمین میں اسلام نہیں
۸۰۔ ملاحظات خاطفہ برپایان نامہ صاحب